عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

جنوری 2005ء

ذوالقعدہ ۱۴۲۵ھ

احترام رسالت کے ایمانی تقاضے

محمد نام کے مسافر سے توہین آمیز سلوک

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ اور حضرت بنوریؒ

پرویز مشرف کی حقیقت پسندی سے حقیقت پسندانہ درخواست

احکام عیدالاضحیٰ و قربانی

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فی الفور بحال کیا جائے

www.khatm-e-nubuwwat.com

شمارہ نمبر 11 ...... جلد نمبر 39/8

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ نمبر ۱۱ .... جلد نمبر ۸/ ۳۹

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
فاتح قادیان مولانا محمد حیات
شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمن
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ
شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

بانی	مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی	خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم
زیر سرپرستی	پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ
نگران اعلیٰ	حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ
نگران	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ
چیف ایڈیٹر	صاحبزادہ طارق محمود صاحب مدظلہ
ایڈیٹر	حضرت مولانا مفتی جمیل خان صاحب مدظلہ
سرکولیشن منیجر	رانا محمد طفیل جاوید صاحب
منیجر	قاری محمد حفیظ اللہ صاحب

مجلس منتظمہ

- علامہ احمد میاں حمادی
- مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
- مولانا بشیر احمد
- حافظ محمد یوسف عثمانی
- مولانا محمد اکرم طوفانی
- چوہدری محمد اقبال
- مولانا خدا بخش شجاع آبادی
- مولانا احمد بخش شجاع آبادی
- مولانا مفتی حفیظ الرحمن
- مولانا محمد نذر عثمانی
- مولانا محمد علی صدیقی
- مولانا غلام حسین
- مولانا قاضی احسان احمد
- مولانا محمد اسحاق ساقی
- مولانا محمد قاسم رحمانی
- مولانا غلام مصطفےٰ
- مولانا محمد طیب فاروقی
- مولانا فقیر اللہ اختر
- مولانا عزیز الرحمن ثانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

پرویز مشرف کی حقیقت پسندی سے حقیقت پسندانہ درخواست	مولانا اللہ وسایا	3
پرویز مشرف کے نام کھلا خط	ادارہ	6
حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی ہنگامی پریس کانفرنس	ادارہ	7
آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کونشن کی قراردادیں	ادارہ	8

مقالات ومضامین

پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرنے کی خبر	مولانا زاہد الراشدی	10
پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فی الفور بحال کیا جائے	مولانا محمد ازہر	13
پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ اور حضرت بنوریؒ	مولانا محمد راشد مدنی	15
احترام رسالت ﷺ کے ایمانی تقاضے	پروفیسر قاضی حلیم فضلی	18
احکام عید الاضحیٰ اور قربانی	مولانا مفتی محمد شفیعؒ	26
محمد نام کے مسافر سے توہین آمیز سلوک	عطاء الحق قاسمی	31
شکارگاہ	عرفان صدیقی	33
فضائل مدینہ منورہ اور آداب زیارت	مولانا عبدالشکور لکھنویؒ	36

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں!	ادارہ	51
تبصرہ کتب	ادارہ	55

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

جناب پرویز مشرف کی حقیقت پسندی سے حقیقت پسندانہ درخواست!

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فوری بحال کیا جائے!

برصغیر میں انگریز حکومت کے مفادات کی پشتیبانی کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی سے جھوٹا دعویٰ نبوت کرایا گیا۔ تب سے اب تک امت مسلمہ قادیانی سازشوں کا انگریزی جال توڑنے کی جدوجہد میں مصروف عمل ہے۔ محض اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے عہد اقتدار میں قادیانیوں کو پارلیمنٹ میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ آئینی ترمیم کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے:

(۱)...... شناختی کارڈ فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ شامل کیا گیا۔

(۲)...... پاسپورٹ فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ شامل کیا گیا۔

(۳)...... ووٹر لسٹوں میں یہی حلف نامہ شامل کیا گیا۔

(۴)...... پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا گیا۔

یہ اقدامات اس لئے کئے گئے کہ قادیانی گروہ نے اس آئینی ترمیم کو تسلیم کرنے سے انکار کر کے آئین سے بغاوت کا ارتکاب کیا تھا۔ وہ اپنے آپ کو مسلمان اور مسلمانوں کو کافر کہنے پر مصر تھے۔ وہ کسی طرح اپنے آپ کو غیر مسلم نہ کہتے تھے۔ مسلمانوں کے لئے ختم نبوت کا حلف نامہ شامل کیا گیا تاکہ جو حلف نامہ پر کرے اسے مسلم شمار کیا جائے گا۔ قادیانیوں کے لئے مشکل پیدا ہوگئی۔ اگر وہ ختم نبوت کا حلف نامہ پر کرتے ہیں تو مرزا غلام احمد قادیانی کے کذاب ہونے پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔ اگر حلف نامہ پر نہیں کرتے تو ان دستاویزات میں خود کو مسلمان نہیں کہلا سکتے۔ قادیانی ووٹر لسٹوں میں اس حلف نامہ کے باعث خود کو مسلمان نہ کہہ سکتے تھے۔ تو مجبوراً ووٹ بنوانے سے انکار کر دیا۔ یہ چیزیں ان کے مسلمان کہلانے میں روک تھیں۔ وہ مناسب موقعہ کی تلاش میں رہے۔

اس کے لئے جرنیلی حکومت یعنی جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے زمانہ میں انہوں نے پر پرزے نکالے۔ جسٹس مولوی مشتاق عدالتی فیصلہ میں جناب ذوالفقار علی بھٹو کی پھانسی پر دستخط کر چکے تھے اور حالات سے خوف زدہ تھے کہ نئے الیکشن میں اگر پیپلز پارٹی برسر اقتدار آ گئی تو اس فیصلہ کی وجہ سے میرا شکنجہ نہ کس دے۔ جج کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے تو انہیں اس فیصلہ کی مزید ''بخششیں'' کے طور پر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے چیف الیکشن کمیشن بنادیا۔

قادیانی شاطر قیادت نے موقع غنیمت جانا۔ اس کے چیف الیکشن کمشنر بنتے ہی قادیانیوں کی رال ٹپکنے لگی۔ بھاگم بھاگ قادیانی چیف گرو مرزا ناصر نے چیف الیکشن کمشنر مولوی جسٹس مشتاق کے ہاں رات کے اندھیرے میں چوروں کی طرح اس کے دروازہ پر ناک رکھ دی۔ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دو دشمن مشتاق اور مرزا ناصر دونوں نے سازش کی جس میں طے پایا کہ مشتاق چیف الیکشن کمشنر ہونے کے ناطے ووٹر فارم کے حلف نامہ میں ایسی تبدیلیاں کردے کہ قادیانی ہونے کے باوجود ہر قادیانی کے لئے اس حلف نامہ کا پر کرنا ممکن ہو جائے۔ رام بھی ناراض نہ ہو اور خدا بھی راضی ہو جائے اور قادیانی حلف نامہ میں تبدیلی کے معاوضہ میں جسٹس مشتاق کو عالمی عدالت کا جج بنوا دیں گے۔ اس وقت ہیگ عالمی عدالت میں قادیانیت نفس امارہ سر ظفر اللہ خان قادیانی موجود تھا۔ اس معاہدہ پر میٹنگ ختم ہوگئی۔

''من درچه خالیم وفلك درچه خیال'' کے مطابق خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما حضرت مولانا تاج محمودؒ کو جسٹس مشتاق اور مرزا ناصر کی خفیہ ملاقات کی بھنک پڑ گئی۔ ہفت روزہ لولاک فیصل آباد میں خبر شائع ہوگئی۔ تب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ تھے اور قومی اتحاد کے سربراہ جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ تھے۔ مولانا جالندھریؒ اسلام آباد تشریف لے گئے۔ مولانا مفتی محمودؒ شوگر کے باعث پاؤں کے زخم کے علاج کے لئے سی ایم ایچ راولپنڈی میں زیر علاج تھے۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے نوابزادہ نصر اللہ خانؒ کو جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے پاس بھیجا۔ ضیاء الحق صاحب نے انکوائری کی۔ معلوم ہوا کہ کروڑوں کی تعداد میں ترمیم شدہ فارم چھپ گئے ہیں۔ ضیاء صاحب نے ان فارموں کو ضائع کرنے کی صورت میں کروڑوں کے قومی نقصان کا بہانہ کیا۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے ضیاء الحق صاحب سے رابطہ کیا۔ وہ عمرے کے لئے محو پرواز تھے۔ جدہ ائیر پورٹ پر رابطہ ہوا۔ مفتی صاحبؒ نے فرمایا کہ کروڑوں کے اس نقصان کی مشتاق سے ریکوری کی جائے۔ اسے سزا دی جائے کہ اس نے یہ کھیل کیسے کھیلا؟ اس سے تین باتیں ثابت ہوئیں۔

نمبر۱...... کہ قادیانی لابی ہمیشہ جرنیلی عہد اقتدار میں سازش کو پروان چڑھاتی ہے۔

نمبر۲...... اگر اس وقت مشتاق چیف الیکشن کمشنر کو سزا دے دی جاتی تو آئندہ کے لئے ان سازشیوں کو پر پرزے نکالنے کی جرأت نہ ہوتی۔

نمبر۳...... قادیانی ہمیشہ خود پس منظر میں رہ کر مسلمانوں سے اپنی مطلب براری کرتے ہیں۔ تاکہ پتہ چلنے پر ان پر حرف نہ آئے۔

دوسری بار پھر قادیانی لابی نے چیف الیکشن کمشنر ارشاد حسین کے دور میں سازش کی اور یقین فرمایئے کہ اس کے لئے بھی انہوں نے جرنیلی دور حکومت جناب جنرل پرویز مشرف کے دور کا انتخاب کیا کہ موجودہ مخلوط الیکشن میں ووٹر لسٹوں سے حلف نامہ کی عبارت حذف کرادی۔ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی

بیدار مغزی کام آئی۔ پوری ملک کی سیاسی' مذہبی' قوتوں کو ختم نبوت آل پارٹیز کونشن میں لاہور جمع کر کے حکومت سے پھر مطالبہ کیا۔ جنرل پرویز مشرف نے حقیقت پسندی سے کام لیا اور پھر یوں ووٹر فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ بحال ہوا۔ لیکن اس وقت انہوں نے بھی ان افراد کو تنبیہ نہ کی۔ جنہوں یہ تانا بانا تیار کیا تھا۔ ورنہ ان کو آئندہ کے لئے جرأت نہ ہوتی۔ تیسری بار اب کمپیوٹرائز پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کر دیا گیا ہے۔ اسلامیان پاکستان اور جانثاران ختم نبوت کو ایک بار پھر آزمائش میں ڈال دیا گیا ہے۔ حالانکہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ اس لئے ضروری تھا اور ہے کہ:

نمبر۱...... اس سے قادیانیوں اور مسلمانوں میں تمیز قائم ہوتی ہے۔

نمبر۲...... قادیانیوں سے متعلق آئینی ترمیم کا یہ آئینی تقاضہ ہے۔

نمبر۳...... قادیانیوں کے لئے بوجہ غیر مسلم ہونے کے حرمین شریفین میں داخلہ کے لئے روک ہے۔

مذہب کا خانہ عرصہ پچیس سال سے پاسپورٹ میں موجود تھا۔ اب فوری وہ کونسی مجبوری یا ضرورت تھی جس کی بنیاد پر اسے حذف کیا گیا؟۔ سوائے اس کے کہ قادیانی لابی کے کسی فرد یا افراد وہ وزارت داخلہ میں ہوں یا نادرا میں۔ انہوں نے مذہب کے خانہ کے بغیر ڈیزائن تیار کر کے چپکے سے کسی کو کانوں کان خبر کئے بغیر اس ڈیزائن کی منظوری لے لی ہوگی اور پھر یوں ملک کو ایک بار آزمائش میں ڈال دیا گیا۔

خدایا! اس ملک میں کوئی قانون ہے؟۔ اس ملک کا کوئی وارث ہے؟۔ اگر ہے اور یقیناً ہے تو اسلامی جمہوریہ پاکستان میں طے شدہ مذہبی معاملات کو کیوں متنازعہ بنایا جارہا ہے؟۔ اس پر جتنا افسوس وصدمہ ہو کم ہے۔

الیس منکم رجل رشید!

اسلام کی شناخت اور پاکستان کی شناخت کو مسخ کیا جارہا ہے۔ زندہ قومیں اپنے تعارف وشناخت کو اجاگر کرتی ہیں۔ ہم شناخت نامہ سفری دستاویز میں اسلام کی شناخت کو اپنے لئے گراں سمجھتے ہیں۔ کہیں یہ گرانی ہمیں ظلمت کی گہرائی میں نہ لے جائے۔ اس کے تصور سے روح کی موت واقع ہوا چاہتی ہے۔

جناب پرویز مشرف صاحب بارہا اعلانیہ فرما چکے ہیں کہ میں حقیقت پسند ہوں۔ ان کی حقیقت پسندی کو ہم بصد عجز وادب دہائی دیتے ہیں کہ:

(۱)...... پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ آئینی تقاضا تھا۔

(۲)...... پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ منکرین ختم نبوت کی چالوں کا توڑ تھا۔

(۳)...... پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ مسلم اور غیر مسلم میں تمیز وفرق تھا۔

(۴)...... پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ منکرین ختم نبوت کے حرمین میں داخلہ کے لئے روک تھا۔

(۵)...... پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ امت مسلمہ کی سو سالہ جدوجہد کا نتیجہ تھا۔

(۶)...... پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ربع صدی سے نافذ العمل تھا۔

(۷)...... پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ کے خانہ کی حذفی عذاب خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

یقین کامل ہے کہ صدر مملکت جناب جنرل پرویز مشرف کے علم کے بغیر اور وزیر اعظم شوکت عزیز کی دوربین نگاہ کرم کے بغیر یار لوگ قادیانیوں نے ہاتھ دکھایا ہوگا۔ لیکن وفاقی وزیر داخلہ جناب آفتاب شیر پاؤ کے بارہ میں ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان کی لاعلمی میں ایسے ہوگیا ہوگا۔ اس لئے کہ محترم وفاقی وزیر داخلہ کے پشاور میں قادیانی لابی میں گھرے ہونے کی سرحد کے درودیوار شہادت دیتے ہیں۔ موصوف پکے مسلمان ہیں۔ اپنے سے ان کو ہم اچھا مسلمان سمجھتے ہیں۔ لیکن قادیانی لابی کے ہالہ میں محبوس ہونے سے وہ انکار نہیں کریں گے۔ ان کے الیکشن اور حکومت سازی کی کوششوں میں قادیانی لابی نے بھرپور لابنگ کی اور اب پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے خاتمہ سے اس کا نقد معاوضہ وصول کرلیا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! متذکرہ بلند و بالا شخصیات سے خدا اور رسول کے نام پر درخواست ہے کہ اپنے کئے کا مداوا فرما کر اسلامیان پاکستان اور عقیدہ ختم نبوت پر رحم کریں۔ اس کی تلافی کریں۔ دیر گیرد سخت گیرد!

صدر مملکت! پاکستان، اسلام اور اسلامیان پاکستان پر رحم کریں اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی اور جنہوں نے اسے حذف کرنے کا ناٹک رچایا ان کی ایسی گوشمالی کریں کہ آئندہ کسی طالع آزما کو یہ جرأت نہ ہونے پائے۔ کیا ایسا ہو جائے گا؟۔ یہ جناب پرویز مشرف صاحب کی حقیقت پسندی سے ہماری عاجزانہ درخواست ہے۔ کیا اسے درخور اعتنا سمجھا جائے گا؟ یا مظلوم امت مسلمہ کو پھر ختم نبوت کی صدا پاکستان کے گلی کوچوں میں بلند کرنی پڑے گی۔ یہ اب ان کی سوچ پر مبنی ہے کہ وہ کیا فیصلہ کرتے ہیں؟۔ امید ہے فوری توجہ کامل فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشیں۔ وماذالک علی اللّٰہ بعزیز!

صدر مملکت جناب پرویز مشرف صاحب کے نام کھلا خط!

جناب عالی! ایک ضروری، اہم، قومی، مذہبی، آئینی حساس مسئلہ کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ حال ہی میں جدید کمپیوٹرائز پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کردیا گیا۔ جس سے اسلامیان پاکستان سخت ہیجان میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ اس لئے کہ قادیانیوں کو آئین پاکستان میں واضح طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاچکا ہے۔ قادیانی شرعی و آئینی طور پر غیر مسلم ہونے کے باوجود پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کے باعث حرمین شریفین چلے جاتے تھے۔ حالانکہ حرمین شریفین میں ان کا قانونی طور پر سعودی عربیہ حکومت نے داخلہ بند کر رکھا ہے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ آئین پاکستان کا تقاضہ ہے۔ تاکہ مسلمان اور قادیانیوں میں تمیز و فرق قائم ہوسکے۔

گزشتہ پچیس برس سے پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ موجود تھا۔ اب پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کو حذف کرکے آئین سے انحراف کیا گیا۔ قادیانیوں کے حرمین شریفین میں داخلہ کے لئے روک کو دور کردیا گیا۔ مسلمانوں اور قادیانیوں میں سفری دستاویزات پر شناخت ختم کردی گئی۔ قادیانی سازش کامیاب ہوگئی اور مسلمان قوم' جانثاران ختم نبوت ایک نئی آزمائش میں مبتلا کردیے گئے۔ یقیناً آپ کو لاعلم رکھ کر قادیانی لابی نے ہاتھ دکھایا۔ پہلے بھی متعدد مواقع پر وہ ایسی وارداتیں کرتے رہے ہیں اور ہر دفعہ ان کو منہ کی کھانی پڑی۔ اب وہ آپ کے عہد اقتدار میں اس سازش میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ آپ سے دردمندانہ اپیل ہے کہ قبل اس کے کہ ملک بھر میں اس ایشو پر شورشرابہ ہو۔ آپ فوری توجہ فرمائیں اور ایک طے شدہ مسئلہ کو متنازعہ ہونے سے بچائیں۔ جن افراد نے ایسے کیا انہیں قرار واقعی سزادیں۔ تاکہ آئندہ کسی طالع آزما کو ایسی سازش دہرانے کی جرات نہ ہوسکے۔ آپ کی ذات گرامی سے توقع ہے کہ فوری اس کی تلافی کرکے اسلامیان پاکستان کی دعاؤں سے سرفراز ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق مزید سے ہمکنار فرمائیں۔ آمین!

حکومت فوری طور پر پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو بحال کرے!

پریس کانفرنس ۲۳/نومبر ۲۰۰۴ء حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

اسلامیان برصغیر کی سو سالہ اور اسلامیان پاکستان کی نصف صدی پر محیط جدوجہد کے نتیجہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے پاسپورٹ کے فارموں میں حلف نامہ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا گیا۔

مخلوط یا جداگانہ طرز انتخاب دونوں صورتوں میں ووٹر فارم میں ختم نبوت کے حلف نامہ کا اضافہ کیا گیا۔

پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ جہاں آئینی ضرورت تھی۔ وہاں اس لئے بھی ضروری تھا کہ قادیانی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کے باعث حرمین شریفین چلے جاتے تھے۔ حکومت سعودی عرب نے شاہ فیصل مرحوم کے زمانہ میں قادیانیوں کے حرمین شریفین میں داخلہ پر پابندیاں عائد کر رکھی ہے۔ علاوہ ازیں پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے ہونے سے قادیانیوں اور مسلمانوں میں تمیز اور فرق قائم ہوگیا تھا۔ ربع صدی سے اس پر عمل درآمد ہورہا تھا۔ قادیانی اس آئینی ترمیم کو نہیں مانتے اور وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلانے پر اصرار کرکے مسلمانوں کے حقوق غصب کرنا چاہتے تھے۔ آئین سے انہوں نے صراحتاً بغاوت کا وطیرہ اختیار کیا۔ ان کو آئین کا پابند بنانے کی بجائے اب موجودہ حکومت نے نئے کمپیوٹرائز بننے والے پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا خاتمہ کردیا

ہے۔ ربع صدی سے قادیانی جن سازشوں کا تانا بانا تیار کر رہے تھے اب وہ اس میں کامیاب ہوگئے۔ جو ایک بہت بڑا حادثہ اور اسلامیان عالم کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔

ربع صدی سے ایک طے شدہ امر کو متنازعہ بنانا افسوس ناک امر ہے۔ خالصتاً مذہبی و اساسی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سو سالہ جدوجہد کو سبوتاژ کرنے کے مترادف ہے۔ اس پر جتنا افسوس اور غم کیا جائے کم ہے۔

ان حالات پر غور کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا فوری لاہور میں اجلاس طلب کر لیا ہے۔ ۲۶/نومبر کے جمعہ کو ملک بھر کی تمام جامع مساجد میں خطیب حضرات سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ احتجاجی قراردادیں منظور کرائیں۔

ملک بھر کے اپنے دفاتر اور جماعتوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ہر ضلعی مقام پر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شامل دینی جماعتوں اور شخصیات کے اجلاس طلب کر کے صورت حال ان کے سامنے رکھیں۔

ان حالات میں ہماری صدر مملکت پاکستان' وزیر اعظم پاکستان اور وفاقی وزیر داخلہ سے درخواست ہے کہ وہ اس حساس مسئلہ کو سنجیدگی سے لیں اور فوری طور پر پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو بحال کریں۔ پاکستان آئینی طور پر ایک اسلامی جمہوری مملکت ہے۔ اس کے تمام تر قوانین کو اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں اسلام کے مطابق بنانا حکومتی ذمہ داری ہے۔ اسے پورا کرنے کی بجائے پہلے سے موجود طے شدہ امور کو آئین سے ہٹ کر ختم کرنا افسوس ناک ہے۔ اس کا حکومت مداوا کرے اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرے۔

قومی پریس' دانش ور' قانون دان' علماء اور مشائخ تمام حضرات سے اپیل ہے کہ وہ اس دینی اسلامی مسئلہ کے تحفظ کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو پورا فرمائیں۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ملتان کے زیر اہتمام

آل پارٹیز کنونشن میں منظور ہونے والی متفقہ قراردادیں!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مجلس کے مرکزی دفتر میں پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرنے کے خلاف آل پارٹیز ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے کی۔ کنونشن میں مسلم لیگ (ن)' پیپلز پارٹی' پی ڈی پی' جمعیت علمائے اسلام' جمعیت علمائے پاکستان' متحدہ مجلس عمل' وفاق المدارس العربیہ پاکستان' مجلس علمائے اہل سنت' تنظیم اہل سنت' جماعت اسلامی' مرکزی جمعیت اہل حدیث' جماعت اہل سنت' مجلس احرار اسلام' اسلامی تحریک' قومی تاجر اتحاد' چیمبر آف سمال ٹریڈرز' اہل حدیث یوتھ فورس' کاروان حق' پاورلومز ایسوسی ایشن' تاجر رہنما اور دیگر مذہبی وسیاسی رہنماؤں نے شرکت کی۔

آل پارٹیز ختم نبوت کنونشن میں متفقہ طور پر قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت پاکستان نئے بننے والے پاسپورٹوں میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ قادیانیوں سے متعلق آئینی ترمیم کا منطقی تقاضہ پورا کرنے اور حدود حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً وتعظیماً میں قادیانیوں کا داخلہ روکنے کے لئے ربع صدی سے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ موجود تھا۔ اب اسے حذف کر کے آئینی ترمیم کے تقاضوں کو ڈائنامیٹ کیا گیا ہے جو خالصتاً قادیانی عزائم کی تکمیل ہے۔ اس سے اسلامیان پاکستان کے بالخصوص اور عالم اسلام کے مسلمانوں کے بالعموم جذبات مجروح ہوئے۔ پاکستان میں آئینی وقانونی طور پر طے شدہ معاملات کو متنازعہ بنا کر مملکت کو غیر مستحکم کرنے کی غیر شعوری کوشش کی گئی ہے۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ آئینی امور کو متنازعہ نہ بنایا جائے اور اس غیر آئینی اقدام کو واپس لیا جائے۔ صدر مملکت، وزیراعظم اور وفاقی وزیر داخلہ فوری طور پر اس زیادتی کا نوٹس لے کر اس کے مرتکب افراد کو قرار واقعی سزا دیں۔ یہ اجلاس حکومت پر واضح کرتا ہے کہ رحمت دو عالم ﷺ کی ختم نبوت کے مسئلہ کے تحفظ کے لئے سب کچھ قربان کرنا اسلامیان عالم کے ایمان کا حصہ ہے۔ اس مسئلہ سے حکومتی زیادتی یا بے اعتنائی ناقابل برداشت ہے۔ حکومت پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرے۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فوری طور پر بحال کیا جائے بغیر مذہب کے خانہ کے جو پاسپورٹ بنے ہیں انہیں کینسل کیا جائے۔ ورنہ اس کے لئے امت مسلمہ اپنی تمام تر جدوجہد ازسرنو شروع کر دے گی۔ اس کے لئے ملک گیر ہڑتال، قومی اسمبلی وسینٹ کے سامنے مظاہرے اور تحریک کسی بھی امر سے گریز نہیں کیا جائے گا۔ حکومت قادیانی لابی کے سامنے سپرانداز ہونے کی بجائے امت مسلمہ کے مسئلہ ختم نبوت سے متعلق موقف اور سابقہ روایات کو سامنے رکھے۔ حکومت نے غیر آئینی اقدام واپس نہ لیا تو یہ ملک گیر تحریک کی طرف امت کو دھکیلنے کی حکومتی پالیسی سمجھا جائے گا۔ امت مسلمہ کے تمام طبقات، تمام دینی وسیاسی جماعتیں مسئلہ ختم نبوت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گی۔ اس وقت تک جو کمپیوٹرائز پاسپورٹ بغیر خانہ مذہب کے جاری ہو چکے ہیں ان کو کینسل کیا جائے۔ اس کے تمام اخراجات ان ذمہ دار حضرات سے وصول کئے جائیں جنہوں نے یہ کھیل کھیلا ہے اور اس تمام کھیل کی انکوائری کی جائے اور مطلوبہ اشخاص کو قرارواقعی سزا دی جائے۔ تاکہ آئندہ اس قسم کے گھناؤنے جرم کرنے کی کسی بھی شخص کو جرات نہ ہو۔ حکومت عشق مصطفی ﷺ کا امتحان نہ لے۔ ورنہ اس کے سامنے اس کے سامنے نہ ٹھہر سکے گی۔

یہ اجلاس حکومت کو واضح طور پر متنبہ کرتا ہے کہ ایک بھی منٹ ضائع کئے بغیر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرے۔

پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرنے کی خبر!

مولانا زاہد الراشدی!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے آج صبح فون پر یہ افسوسناک اطلاع دی کہ حکومت پاکستان نے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کر دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سلسلہ میں صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے 25 نومبر بروز جمعرات کو لاہور میں مختلف دینی جماعتوں کے رہنماؤں کا مشترکہ اجلاس طلب کیا جارہا ہے۔ میں نے گزارش کی کہ میں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق بدھ اور جمعرات کو اسلام آباد میں ہوں گا۔ اس لئے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکوں گا۔ مگر مشترکہ اجلاس میں باہمی مشورہ سے جو پروگرام بھی طے ہوگا اس میں بہرحال حسب سابق شریک ہوں گا۔ انشاءاللہ!

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے بتایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی طرف سے جو کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سربراہ بھی ہیں۔ ایک اپیل جاری کی جارہی ہے کہ 26 نومبر کو پورے ملک میں علمائے کرام جمعۃ المبارک کے خطاب میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں اور پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کرنے پر احتجاج کرتے ہوئے اس کی دوبارہ بحالی کا مطالبہ کریں۔ انہوں نے بطور مشورہ دریافت کیا کہ ہمیں اس سلسلہ میں کیا کرنا چاہئے؟۔ میری گزارش ہے کہ ہمارے پاس ہمیشہ ایک ہی ہتھیار رہا ہے کہ ہم عوام کو اعتماد میں لیتے ہیں اور رائے عامہ کو بیدار کر کے اس کے ذریعہ حکمرانوں کو آمادہ کرتے ہیں کہ وہ ہمارے مطالبات پر توجہ دیں۔ اب بھی ہمیں یہی کچھ کرنا ہوگا اور مجھے یقین ہے کہ ہم اگر اپنے اس جائز اور اصولی مطالبہ کے لئے تمام مکاتب فکر کی جماعتوں اور رہنماؤں کو حسب سابق اعتماد میں لیتے ہوئے رائے عامہ کو بیدار اور منظم کرنے کے لئے سنجیدہ محنت کریں تو حکومت کے لئے اس مطالبہ کو نظر انداز کرنا مشکل ہو جائے گا۔

پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی موجودگی یا اسے ختم کرنے کے مسئلہ کا تعلق موجودہ اور معروضی حالات میں دو امور سے ہے اور یہ صرف اتنا مسئلہ ہی نہیں ہے کہ ایک سرکاری دستاویز میں مذہب کا خانہ موجود تھا جسے اب مبینہ طور پر ختم کر دیا گیا ہے۔ بلکہ اس کے پیچھے ایک طویل پس منظر ہے جسے ذہن میں رکھے بغیر اس کی اہمیت اور نزاکت کو سمجھنا بہت مشکل ہے۔ ایک بات کا تعلق ملک کی اسلامی نظریاتی شناخت سے ہے کہ گزشتہ کئی برسوں سے اس بات کی مسلسل کوشش کی جارہی ہے کہ پاکستان کی اسلامی شناخت کو ختم کر دیا جائے اور ایسی ہر علامت کو مٹا دیا جائے جس کا تعلق اسلام سے ہے اور جسے دیکھ کر یہ تاثر ملتا ہے کہ یہ ملک ان مسلمانوں کا ہے جو اپنے مذہب کی بنیادوں پر نہ

صرف یقین رکھتے ہیں۔ بلکہ اپنے ملک‘ قوم اور سوسائٹی کی تشکیل میں بھی ان مذہبی بنیادوں کو کارفرما دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہ بات آج کے عالمی حلقوں اور ان کے فکر وفلسفہ کے سامنے سپرانداز ہوجانے والے عناصر کے لئے قابل قبول نہیں ہے اور ان کی خواہش اور کوشش یہ ہے کہ جس طرح مغرب نے قومی زندگی میں مذہب کا لبادہ اتار دیا ہے ہم بھی ان کی طرح مذہب کا لباس اتار کر اس حمام میں ننگے ہوجائیں اور مذہب کو فرد کا اختیاری معاملہ قرار دے کر قومی اور معاشرتی زندگی میں اسلام اور کفر یا مسلمان اور کافر کے فرق کو ہمیشہ کے لئے ختم کردیں۔ پاکستان کے دستور میں موجود اسلامی دفعات اسی لئے قابل اعتراض ٹھہرتی ہیں۔ حدود کے شرعی قوانین اسی وجہ سے موردالزام بنتے رہتے ہیں۔ توہین رسالت ﷺ پر موت کی سزا کا قانون صرف اسی وجہ سے انسانی حقوق کے منافی دکھائی دینے لگتا ہے۔ قرآن وسنت کے بہت سے خاندانی احکام وقوانین اسی بنیاد پر مساوات کے خلاف اور امتیازی قوانین قرار پاجاتے ہیں اور دینی مدارس کا سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ وہ مسلم معاشرہ میں اسلام اور کفر کے فرق کا ذہن باقی رکھے ہوئے ہیں اور ان کی وجہ سے مسلمان اور کافر کا امتیاز ابھی تک موجود ہے۔ جبکہ ہمارے بارے میں عالمی استعمار کا ایجنڈا یہ ہے کہ یہ سارے فرق اور امتیاز ختم کر کے مسلمانوں اور کافروں کی ایسی مخلوط سوسائٹی قائم کردی جائے جس میں نہ کوئی کسی کو مسلمان نظر آئے اور نہ کوئی کسی کافر دکھائی دے۔ لیکن اس سلسلہ میں سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ پاکستان کے قیام کی بنیاد ہی مسلمان اور کافر کے فرق پر ہے اور جس دوقومی نظریہ کو پاکستان کی اساس قرار دیا جاتا ہے اس کی اس کے سوا کوئی توجیہ ہی ممکن نہیں ہے کہ مسلمان اور ہندو دو الگ الگ قومیں ہیں۔ دونوں کی تہذیب اور تمدن ایک دوسرے سے الگ ہے اور دونوں ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔ اس لئے مسلمانوں کا ایک الگ وطن قائم ہونا ضروری ہے جس میں وہ اپنے مذہب کے اصولوں پر عمل کرسکیں اور اپنے کلچر اور تہذیب کو آزادانہ طور پر اپنا سکیں۔ پاکستان کے قیام کا سب سے بڑا جواز یہی ہے اور اسی جواز کے سہارے پاکستان اب تک ایک الگ ملک کے طور پر کھڑا ہے۔ ورنہ اگر خدانخواستہ اس فلسفہ اور اصول کی نفی کردی جائے تو پاکستان کے وجود کا اخلاقی اور سیاسی طور پر کوئی جواز باقی نہیں رہ جاتا اور غالباً پاکستان کی اسلامی شناخت کی علامتوں کو ایک ایک کر کے ختم کرتے چلے جانے والے حضرات چاہتے بھی یہی ہیں۔ تاکہ جنوبی ایشیاء کے بارے میں عالمی استعمار کے اس ایجنڈے کو آگے بڑھانے کی راہ ہموار کی جائے جس کا مقصد جنوبی ایشیاء کو پھر سے ایک سیاسی وحدت کے دائرے میں سمیٹ کر اس خطہ کے مسلمانوں کو اس صلاحیت اور اس کے اظہار کے مواقع سے محروم کردینا ہے کہ وہ جداگانہ تشخص کے ساتھ اسلام اور عالم اسلام کے بہتر مستقبل کے لئے کوئی کردار ادا کرسکیں۔ اس سے قبل شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کرنے کا فیصلہ کر کے اسے واپس لینے کا پس منظر بھی یہی تھا۔ شناختی کارڈ اور ووٹر فارم میں مذہب کا خانہ اور عقیدہ ختم نبوت کا حلف نامہ ختم کرنے کی وجہ بھی یہی تھی اور اب پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کرنے کا پس منظر بھی اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ پاکستان میں مسلمان اور کافر کا فرق مٹادیا جائے۔ تاکہ نہ کوئی امتیاز موجود رہے اور نہ ہی اس امتیاز اور فرق کو قانونی اور معاشرتی طور پر ملحوظ رکھنے کے مطالبات کا کوئی جواز باقی رہے۔

اس مسئلہ کا دوسرا پہلو قادیانیت کے حوالہ سے ہے کہ جب قادیانیوں کو دستوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور انہیں اسلام کا نام اور مسلمانوں کی مخصوص علامات وشعائر کے استعمال سے روک دیا گیا تو آل پارٹیز ختم نبوت ایکشن کمیٹی نے یہ مطالبہ کیا کہ چونکہ قادیانیوں کے نام مسلمانوں جیسے ہیں اور چونکہ قادیانی گروہ اپنے غیر مسلم ہونے کے دستوری فیصلہ کو تسلیم نہیں کررہا اور چونکہ قادیانی گروہ کے افراد بیرون ملک جاکر مسلمانوں والے ناموں اور اسلام کے دعویٰ کے ساتھ اسلام اور پاکستان کے خلاف کام کرتے ہیں۔اس لئے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی موجودگی ضروری ہے۔تاکہ کوئی قادیانی دستور پاکستان سے انحراف کرتے ہوئے بیرون ملک خود کو مسلمان ظاہر کرکے ایسی سرگرمیوں کا ارتکاب نہ کرسکے۔یہی وجہ ہے کہ شناختی کارڈ' ووٹر فارم یا پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی موجودگی پر سب سے زیادہ قادیانی جز بز ہوتے ہیں اور ان کی مسلسل کوشش چلی آرہی ہے کہ انہیں غیر مسلم قرار دینے والے دستوری اور قانونی فیصلے ختم ہوجائیں یا کم از کم وہ عملی امتیازات یا علامتیں قانونی طور پر باقی نہ رہیں جن کی وجہ سے ان کی شناخت مسلمانوں سے الگ ہوجاتی ہے اور اگر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کرنے کا فی الواقع فیصلہ ہوگیا ہے تو اس کا سب سے بڑا فائدہ قادیانیوں کو ہوگا اور اس کی سب سے زیادہ خوشی بھی انہیں کو ہوگی۔قادیانیوں کو اگر جائز طور پر کوئی فائدہ پہنچتا ہے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ ہم تو انہیں مسلسل یہ دعوت دے رہے ہیں کہ وہ اپنے بارے میں ملک کی منتخب پارلیمنٹ کا جمہوری اور اصولی فیصلہ تسلیم کرتے ہوئے وہ تمام حقوق حاصل کریں جو معروف اور مسلم طور پر انہیں حاصل ہونے چاہئیں۔لیکن قوم اور اس کی پارلیمنٹ کے جمہوری فیصلہ کو مسترد کرکے وہ جو کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ نہ ان کا حق بنتا ہے اور نہ ہی وہ اس طرح ہٹ دھرمی کے ساتھ قوم سے وہ کچھ لے سکتے ہیں۔بدقسمتی سے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کرنے سے قادیانیوں کو جو فائدہ مل رہا ہے اس کا تعلق ان کے مسلمہ اور جائز حقوق سے نہیں۔بلکہ پارلیمنٹ اور دستور کے فیصلے سے ان کے کھلم کھلا انحراف سے ہے اور ہماری کوئی بھی حکومت جب بھی مسلمانوں اور قادیانیوں میں فرق قائم رکھنے والی کسی علامت کو ختم کرتی ہے تو گویا وہ قادیانیوں کی اس ہٹ دھرمی کے آگے ہتھیار ڈال دیتی ہے جو وہ پوری قوم اور دستور کے خلاف اختیار کئے ہوئے ہیں۔

اس لئے صدر جنرل پرویز مشرف اور وزیر اعظم جناب شوکت عزیز سے ہماری مودبانہ گزارش ہے کہ وہ اس مسئلہ کو صرف چند این جی اوز کی قراردادوں یا کچھ بین الاقوامی لابیوں کی خواہشات کے حوالہ سے نہ دیکھیں۔بلکہ اس کے وسیع تر پس منظر اور عمومی تناظر میں اس کا جائزہ لیں اور یہ بات ذہن میں رکھیں کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان یہ معاشرتی فرق قائم کرنے کا مطالبہ سب سے پہلے مفکر پاکستان علامہ اقبال مرحوم نے کیا تھا۔یہ ان کا مطالبہ تھا کہ مسلماموں اور قادیانیوں کی شناخت کو الگ الگ رکھا جائے۔اس لئے مولوی کی بات آپ کی سمجھ میں نہیں آتی تو مفکر پاکستان سے ہی پوچھ لیں کہ وہ قادیانیوں کے بارے میں کیا خیال رکھتے تھے اور ان کی شناخت کو مسلمانوں سے الگ کرنے کے کیوں درپے تھے۔!!!

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فی الفور بحال کیا جائے!

مولانا محمد ازہر!

پاکستان کے طول وعرض میں اس خبر سے اضطراب کی ایک لہر دوڑ گئی ہے کہ کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں نے ایک سازش کے تحت پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کرا دیا ہے۔ قادیانیت کا وجود دجل وفریب‘ مکروخداع اور سازشوں کا مرہون منت ہے۔ حق کے آفتاب کے سامنے ان کا چراغ نہیں جلتا۔ اس لئے وہ زیرزمین سازشوں میں مصروف رہتے ہیں اور مسلمانوں سے اپنے کفریہ عقائد ونظریات اور قادیانی خاندان کے ’’کارنامے‘‘ چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی اولاد کی اخلاقی حالت کیا تھی۔ اس موضوع پر لاہور کے ایک اخبار نویس مرزا شفیق نے آج سے تین چار سال قبل ’’شہر سدوم‘‘ کے نام سے ایک تحقیقی کتاب لکھی تھی۔ جس میں تاریخی شواہد‘ واقعات دستاویزات اور مستند خطوط سے قادیانی خاندان کے تقدس کا پردہ چاک کیا گیا تھا۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کی اخلاقی پستی اور مکروہ حالت سے آگاہی ہوتی ہے اور مرزا قادیانی کے شیطانی وشہوانی کرتوت اور حرکات کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن ملک کے بااثر قادیانیوں نے حسب فطرت اس کتاب پر پابندی لگوادی۔ ورنہ قادیانیوں کی رسوائی کے لئے تنہا یہی کتاب کافی تھی۔

چونکہ پاسپورٹ میں مذہب کے اندراج سے قادیانیت کی حقیقت عیاں ہوجاتی ہے۔ اس لئے قادیانی مسلسل اس کوشش میں تھے کہ کسی طرح انہیں چور دروازے سے مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کا موقع ملے اور وہ عام لوگوں کو مسلمانوں جیسے ناموں سے دھوکہ دے کر کفروارتداد کی تبلیغ کرسکیں۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ تیس سال قبل 1974ء میں آئین پاکستان میں قادیانیوں سے متعلق ایک متفقہ ترمیم کے قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔ پاکستان میں قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دینے کے بعد اس کے لازمی تقاضوں کے طور پر ووٹرلسٹوں‘ پاسپورٹ اور شناختی کارڈ کے فارموں میں ختم نبوت پر ایمان کا حلف نامہ رکھا گیا اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا گیا۔ ان فیصلوں پر بلا اختلاف عمل درآمد ہوتا رہا۔ مگر قادیانیوں نے ملک کی منتخب پارلیمنٹ کے اس متفقہ فیصلہ کو نہ صرف قبول کرنے سے انکار کیا۔ بلکہ اس فیصلہ کی وجہ سے سرعام خاکم بدھن پاکستان کو لعنتی ملک قرار دیا اور اس آئینی وجمہوری فیصلے کو کالعدم یا کم ازکم غیرموثر بنانے کی کوشش میں مسلسل مصروف رہے۔ تاآنکہ موجودہ حکومت کے دور میں وہ ووٹرلسٹوں سے ختم نبوت پر ایمان کا حلف نامہ حذف کرانے میں کامیاب ہوگئے۔ اس قادیانی شرارت یا سازش پر ملک کے تمام دینی حلقے سراپا احتجاج واضطراب بن گئے۔ آخرکار وفاقی حکومت کو ووٹرلسٹوں میں ختم نبوت پر ایمان کا حلف نامہ بحال کرنا پڑا۔

اب قادیانیوں نے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کرا کے ایک نئی سازش کو جنم دیا ہے جس کا مقصد مسلمانوں

جیسے ناموں اور اسلام کے دعویٰ سے بھولے بھالے مسلمانوں کو دھوکہ دینا اور انہیں قادیانیت کے دام فریب میں پھانستا ہے۔ بالخصوص بیرون ملک جاکر اسلام کے نام پر کفر وارتداد اور قادیانیت کے فروغ کی تبلیغ ہے۔ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان نے آئینی طور پر ایک طے شدہ مسئلہ کو سبوتاژ کرنے کی اس قادیانی سازش پر شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے اور اس مسئلہ پر آل پارٹیز کانفرنس بلانے کا اعلان کیا ہے۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا موقف ہے کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ جہاں آئینی تقاضا ہے وہاں اس لئے بھی ضروری ہے کہ دیگر غیر مسلموں کی طرح قادیانیوں کا بھی حدود حرمین شریفین میں داخلہ ممنوع ہے۔ شاہ فیصل مرحوم نے حدود حرمین شریفین میں قادیانیوں کے داخلہ پر قانوناً پابندی عائد کی تھی۔ کیونکہ سعودی حکومت کے علم میں یہ بات آئی تھی کہ بعض قادیانی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کی وجہ سے دھوکہ دہی کے ساتھ خود کو مسلمان ظاہر کرکے سعودی عرب پہنچ جاتے ہیں۔ پاسپورٹ میں مذہب کے اندراج کے بعد قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں کافی حد تک سرد پڑگئی تھیں۔ لیکن اب پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کرنے سے قادیانی دجل وفریب پرمبنی کارروائیوں کا سلسلہ پھر سے شروع ہوجائے گا۔ جس میں بالواسطہ حکومت بھی شریک ہوگی۔

ہمارے محترم ومکرم اور روزنامہ ''اسلام'' کے ہردلعزیز کالم نگار حضرت مولانا زاہد الراشدی زیدمجدہم نے اپنے ایک تازہ مضمون میں قادیانیوں کی الگ شناخت کو دینی' دستوری اور قانونی تقاضا قرار دیتے ہوئے بجا طور پر لکھا ہے کہ: ''مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان فرق قائم کرنے کا مطالبہ سب سے پہلے مفکر پاکستان علامہ محمد اقبال مرحوم نے کیا تھا۔ یہ ان کا مطالبہ تھا کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کی شناخت کو الگ الگ رکھا جائے۔ اس لئے اگر مولوی کی بات آپ کی سمجھ میں نہیں آتی تو مفکر پاکستان سے ہی پوچھ لیں کہ وہ قادیانیوں کے بارے میں کیا خیال رکھتے تھے اور ان کی شناخت کو مسلمانوں سے الگ کرنے کے کیوں درپے تھے؟۔''

حضرت مولانا کی تائید میں علامہ اقبال مرحوم کے ایک اہم مکتوب کا تذکرہ ضروری ہے جسے شورش کاشمیری مرحوم نے ''اسٹیٹس مین کے نام خط مطبوعہ 10 جون 1935ء'' کے حوالہ سے ''فیضان اقبال'' میں نقل کیا ہے۔ علامہ صاحب لکھتے ہیں کہ: قادیانیوں کی تفریق کی پالیسی کے پیش نظر جوانہوں نے مذہبی اور معاشرتی معاملات میں ایک نئی نبوت کا اعلان کرکے اختیار کی ہے۔ خود حکومت کا فرض ہے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے بنیادی اختلافات کا لحاظ رکھتے ہوئے آئینی قدم اٹھائے۔ یعنی مسلمانوں سے انہیں الگ کردے اور اس کا انتظار نہ کرے کہ مسلمان کب مطالبہ کرتے ہیں۔'' (فیضان اقبال 333 مطبوعہ فضل سنز کراچی)

اس لئے یہ صرف مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان ہی نہیں پوری ملت اسلامیہ کی آواز ہے کہ حکومت پاسپورٹ کے فارم میں ختم نبوت کے ایمان کے حلف نامہ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو حسب سابق بحال کرے اور کفر واسلام کے درمیان فرق کو مٹانے کی قادیانی سازش کو ناکام بنائے۔ یہ ایک حساس ترین دینی مسئلہ ہے۔ حکومت اسے حل کرنے میں جتنی تاخیر کرے گی۔ اہل ایمان کے اضطراب میں اسی قدر اضافہ ہوگا۔ اس لئے صدر مملکت اور وزیر اعظم کو اس کا فوری نوٹس لینا چاہئے اور اہل وطن اور خود اپنی حکومت کو کسی امتحان میں پڑنے سے بچانا چاہئے۔!!!

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ اور حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ!

مفتی محمد راشد مدنی!

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ۰ بعدالحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات کثیرا!

’’ یاایھاالذین آمنو انما المشرکون نجس فلا یقربو المسجد الحرام بعد عامھم ھذا ۰ سورۃ توبہ‘‘

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کفار ومشرکین کوان کے نجس اور گندے عقائد کی بناء پر نجس قرار دیا ہے اور اس نجاست کا تقاضا یہ ہے کہ ان کے وجود کو مساجد سے دور رکھا جائے۔ ایمان بلاشبہ عطر ومشک ہے۔ لیکن اگر گندگی اور نجاست کے ساتھ اختلاط ہو جائے تو کچھ دیر بعد وہ عطر’عطر نہ رہے گا بلکہ وہ عطر بھی بدبودار اور گندہ ہو جائے گا۔ جبکہ کفار ومشرکین سرتاپا نجاست ہی نجاست ہیں۔ اس آیت مبارکہ میں صراحتاً یہ حکم دیا گیا ہے کہ یہ ناپاک اور نجس لوگ مسجد حرام میں نہ جائیں۔ بلکہ قریب بھی نہ آنے پائیں۔ یہ خطہ نہایت معطر اور مطہر ہے۔ کفر وشرک کی نجاستوں سے اس کی تطہیر واجب ہے۔

نیز اس خطہ میں ہروقت طواف کرنے والوں کا ہجوم رہتا ہے۔ ان کفار ومشرکین کی حاضری سے اندیشہ ہے کہ ان کی باطنی نجاست اہل ایمان کے انوار کو مکدر نہ کردے اور جہاں ہروقت ملائکہ کا نزول ہوتا ہے ان مشرکین وکفار کی موجودگی میں ان کی نجاست کی بو سے انہیں تکلیف ہوگی۔ جمہور علمائے کرام کے نزدیک آیت مبارکہ میں نجاست سے مراد نجاست اعتقادی ہے۔ عموماً مسجد حرام کا لفظ اس جگہ کے لئے بولا جاتا ہے جو بیت اللہ کے گرد چہار دیواری قائم ہے۔ لیکن قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں بعض اوقات یہ لفظ پورے حرم مکہ کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ واقعہ معراج میں من المسجد الحرام سے مراد بالاتفاق یہی معنی مراد لئے گئے ہیں۔ کیونکہ واقعہ معراج معروف مسجد حرام سے نہیں۔ بلکہ حضرت ام ہانیؓ کے مکان سے ہوا تھا۔ پس معلوم ہوا کہ آیت مبارکہ میں مسجد حرام سے مراد پورا حرم ہی ہے۔ یہ آیت مبارکہ ۹ ہجری میں نازل ہوئی تب سے مسجد حرام میں مشرکین وکفار کا داخلہ ممنوع ہے۔

نیز جیسا کہ واضح ہوا کہ حرم سے فقط مسجد حرام ہی نہیں بلکہ پورا حرم مراد ہے۔ اس لئے صرف مسجد حرام ہی سے نہیں بلکہ پورے حرم میں کفار ومشرکین کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا۔ مزید وضاحت یہ کہ کفار ومشرکین کا عام مساجد میں بلاضرورت شدیدہ داخلہ ممنوع ہے۔ چہ جائیکہ حرم محترم!

قاضی ابوبکر ابن العربیؒ اس آیت مبارکہ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ: ’’پس اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو مسجد حرام میں داخل ہونے سے صاف صاف منع کردیا اور دیگر مساجد سے یہ کہہ کر روک دیا کہ وہ ناپاک ہیں اور چونکہ

مسجد کو ہر نجاست سے پاک رکھنا ضروری ہے۔اس لئے کافروں کے ناپاک وجود سے بھی اس کو پاک رکھا جائے گا اور یہ سب کچھ ظاہر ہے جس میں ذرا بھی خفا نہیں۔'' (احکام القرآن ص۹۰۲ ج۲)

امام محی السنۃ بغوی معالم التنزیل میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ:''ایک حرم مکہ پس کافر کو اس میں داخل ہونا کسی حال میں بھی جائز نہیں۔خواہ کسی اسلامی مملکت کا شہری ہو یا امن لے کر آیا ہو۔کیونکہ ظاہر آیت کا یہی تقاضا ہے۔'' (تفسیر بغوی ص۳۳ ج۳)

واضح رہے کہ اس آیت میں مفسرین کرام نے مشرکین اور کفار کو حکم عدم دخول میں برابر قرار دیا ہے۔کیونکہ کفر کی نجاست سب کافروں کو شامل ہے۔مزید یہ کہ جو شخص مرزائیوں کی طرح عقیدہ کفر رکھنے کے باوجود اسلام کا دعویٰ کرتا ہو اسلام کی اصطلاح میں اس کو زندیق اور منافق کہا جاتا ہے اور منافقین کے بارے میں اسلام کا یہ حکم ہے کہ انہیں مسجدوں سے نکال دیا جائے۔حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ:''آپ ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہوئے تو فرمایا! اے فلاں! اٹھ یہاں سے نکل جا کیونکہ تو منافق ہے اور فلاں! تو بھی اٹھ نکل جا تو منافق ہے۔اس طرح آپ علیہ السلام نے ایک ایک کا نام لے کر ۳۶ آدمیوں کو مسجد سے نکال دیا۔حضرت عمرؓ کو آنے میں دیر ہوگئی تھی۔چنانچہ وہ اس وقت آئے جب یہ منافق مسجد سے نکل رہے تھے تو انہوں نے خیال کیا کہ شاید جمعہ کی نماز ہو چکی ہے اور لوگ نماز سے فارغ ہو کر واپس جا رہے ہیں۔لیکن جب اندر گئے تو معلوم ہوا ابھی نماز نہیں ہوئی۔مسلمان ابھی بیٹھے ہیں۔ایک شخص نے بڑی مسرت سے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اے عمرؓ مبارک ہو۔اللہ تعالیٰ نے آج منافقوں کو ذلیل ورسوا کر دیا اور آنحضرت ﷺ نے نام لے لے کر بیک بینی ودوگوش انہیں مسجد سے نکال دیا۔'' (تفسیر روح المعانی ص۱۱ ج۱۱)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو غیر مسلم فرقہ منافقانہ طور پر اسلام کا دعویٰ کرتا ہے ان کو مسجدوں سے نکال دینا ہی سنت نبوی ہے۔غرض کہ قرآن وسنت سے یہ بات واضح ہوئی کہ مساجد خصوصاً حرم مکہ میں کفار ومشرکین کا داخلہ شرعاً ممنوع ہے۔وجوہات ممانعت ابتداء میں واضح ہو چکیں۔انہیں کفار کی صف میں بلکہ بدترین کفار میں قادیانیت سے موسوم لوگ ہیں۔کہ جو مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے کلمہ تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ! ہی پڑھتے ہیں۔لیکن محمد سے مراد (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد قادیانی کو لیتے ہیں۔جس نے تقریباً ایک صدی قبل نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔اس کے متبعین کو قادیانی/مرزائی کہا جاتا ہے اور قادیانی اپنے آپ کو احمدی کہہ کر پکارتے ہیں۔

۷ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں ان مرزائیوں کے نجس اور کفریہ عقائد کی بناء پر انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔جس وقت یہ قانون قومی اسمبلی سے پاس ہوا اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر دلی کامل شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ تھے۔آپ کی امارت میں اس عظیم الشان کامیابی کے بعد آپ اس مسئلہ کی طرف متوجہ ہوئے کہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے حرمین شریفین جارہے تھے اور قرآن مجید میں واضح حکم ہے کہ:''حرم شریف میں کافر ومشرک داخل نہیں ہو سکتے۔بلکہ قریب بھی نہیں جا سکتے۔'' کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں اور حرمین کے تقدس کو پامال کر رہے ہیں۔

امیر وقت شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اس سلسلہ میں سعودی عرب کے حکمران شاہ فیصل مرحوم سے ملنے کے لئے حجاز مقدس تشریف لے گئے اور ان سے حجاز مقدس میں مرزائیوں کے داخلے پر پابندی کا ذکر کیا کہ سعودیہ میں پابندی کے باوجود بعض مرزائی پھر بھی سعودیہ آجاتے ہیں اور حرمین شریفین میں غیر مسلموں کا داخلہ شرعاً ممنوع ہے۔ تو اس پر صحیح عمل درآمد نہیں ہورہا۔ اس پر شاہ فیصل مرحوم نے کہا کہ شیخ بنوری! کسی کے ماتھے پر تو نہیں لکھا ہوتا کہ یہ شخص قادیانی ہے؟۔ آپ اپنی پاکستانی حکومت سے کہیں کہ وہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کردے۔ پھر کوئی مرزائی حدود حرم میں داخل ہو تو ہم مجرم ہیں۔ اس پر حضرت شیخ بنوریؒ اٹھ کھڑے ہوئے اور گلوگیر لہجہ میں فرمایا کہ شاہ فیصل! میں آپ کو حضور علیہ السلام کی عزت وناموس کا نگہبان سمجھ کر آیا تھا کہ مرزائی حضور علیہ السلام کے دشمن ہیں۔ آپ مجھے پاکستان کی حکومت کے دروازے پر جانے کو کہتے ہیں۔ اگر وہ میری بات مانتے تو میں آپ کے پاس کیوں آتا؟۔ آپ کا یہ فرمانا تھا کہ شاہ فیصل مرحوم کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور جھڑی لگ گئی۔ فرمایا شیخ بنوری! میں آپ کی مشکلات سے آگاہ نہیں تھا۔ اگر یہ بات ہے تو آئندہ آپ اپنے لیٹر پیڈ پر جس شخص کے متعلق لکھ دیں گے کہ وہ قادیانی ہے تو وہ شخص ہمارے ہاں نہیں آسکے گا۔ اگر وزیراعظم پاکستان لکھے کہ فلاں شخص مسلمان ہے اور آپ لکھیں کہ یہ قادیانی ہے تو میں آپ کی بات کو ترجیح دوں گا۔ پھر اس پر عمل ہوا۔

ایک مرتبہ شبقدر پشاور کے ایک قادیانی نے حج کے لئے بحری جہاز سے درخواست دی۔ مسلمانوں کو پتہ چل گیا۔ اس کا فارم مسترد ہوگیا۔ اس قادیانی نے اپنا نام اور پتہ سب کچھ تبدیل کر کے انٹرنیشنل پاسپورٹ بنوایا اور روانہ ہوگیا۔ حضرت بنوریؒ کو معلوم ہوا تو آپ نے سعودیہ کے قونصل خانے کو فون کیا۔ صورت حال بتائی۔ پتہ چلا کہ جہاز روانہ ہو چکا ہے۔ فوراً جدہ فون کیا گیا۔ جب جدہ جہاز نے لینڈ کیا تو جہاز کو پولیس نے گھیرے میں لے لیا اور مرزائی کو گرفتار کر کے دوسرے جہاز پر واپس پاکستان بھیج دیا۔

سعودی عرب کا یہ قانون ہے کہ غیر مسلم کو حرمین شریفین میں داخلہ کی اجازت نہیں۔ جبکہ یہ قانون شرعاً بھی ضروری ہے اور درست ہے۔ حضرت بنوریؒ کی کوششوں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مساعی پیہم سے بالآخر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے دور میں اس مسئلہ کے سدباب کے لئے کہ قادیانی حرمین شریفین میں نہ جاسکیں۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا گیا۔ چونکہ عموماً مرزائیوں کے نام مسلمانوں کے نام سے ملتے جلتے ہیں اور مسلمانوں کے بھیس میں حرمین تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس وجہ سے اس خانہ کے اضافہ کے بعد قادیانیوں کا حرمین میں جانا تقریباً ناممکن ہوگیا۔ حال ہی میں قریباً پچیس سال سے آئین پاکستان کے تحت پاسپورٹ میں جس مذہب کے خانہ کا اضافہ چلا آرہا تھا اس خانے کو جدید مشینی پاسپورٹ بناتے وقت ختم کردیا گیا اور اس نئے پاسپورٹ کی وجہ سے قادیانی دوبارہ مقامات مقدسہ کی حرمت کو پامال کرتے ہوئے حرمین پہنچ سکتے ہیں۔ کیونکہ علامت امتیاز وشناخت (یعنی مذہب کا خانہ) پاسپورٹ سے ختم کردی گئی ہے۔ حکمرانوں کو چاہئے کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو فوراً دوبارہ بحال کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں اور دارین میں سرخرو ہوں۔

پروفیسر قاضی حلیم فضلی *

احترام رسالت کے ایمانی تقاضے

اقتباز زیر موضوع مع ترجمہ:

یاایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون۔ (سورۃ حجرات۔۲)

''اے ایمان والو! اپنی آواز نبیؐ کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ نبیؐ سے اونچی آواز سے باتیں کرو جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ تمہارا کیا کرایا نیک عمل ضائع ہو جائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔''

تفسیر وتشریح:

مندرجہ آیت سورۃ الحجرات کی پہلی آیت کی طرح حضور ﷺ کی مجلسوں میں بیٹھنے اور آپؐ سے گفتگو کرنے کے آداب سے متعلق ہے تا کہ آپ پر ایمان لانے والے آپؐ کے احترام ان کی عظمت اور مرتبہ سے واقف ہو کر ان آداب کا خیال رکھیں اور غیر شعوری طور پر کسی ایسی بے ادبی اور گستاخی کے مرتکب نہ ہو جائیں جو ان کے اعمال کے ضیاع کا موجب بن جائے' حضور ﷺ کے ساتھ پیش آتے وقت یہ احساس دامن گیر رہے کہ وہ کسی عام آدمی سے مخاطب نہیں اور نہ عام آدمی ان سے گفتگو کر رہا ہے' باہمی ہم مرتبہ افراد کے ساتھ گفتگو اور حضور ﷺ کے ساتھ گفتگو کا انداز جدا ہونا چاہیے۔

یہ آداب بظاہر حضور ﷺ کی زندگی میں ان کے ساتھ موجود صحابہ کرامؓ کی روزمرہ آمد ورفت میل جول اور طرز تخاطب سے متعلق معلوم ہوتے ہیں' اور عام آدمی اس حکم کو حضور کی زندگی تک محدود سمجھتا ہے' اور یہ خیال کرتا ہے کہ اب جب کہ حضورؐ ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں تو اس احتیاط کی ضرورت باقی نہیں رہی' لیکن حقیقتاً ایسا نہیں ہے' یہ حکم حد درجہ حضور کی زندگی میں اہم تھا اتنا ہی آج بھی ہے۔

اگر چہ حضور کی ذات گرامی قدر ہمارے درمیان موجود نہیں ہے تو بھی آپؐ کے احکامات' ان کا طرز عمل' انداز

حیات اور ہدایات موجود ہیں اور یہ اتنے ہی واجب الاحترام' لائق تعظیم وتکریم اور مستحق محبت اور عقیدت ہیں جتنے ان کی زندگی میں تھے۔ اب آپؐ کے وہ احکامات' ان کا طرزعمل و ہدایات ہوتے ہوئے اپنی رائے اپنی بات اور اپنے افکار ونظریات کو مقدم سمجھے اپنی بات کو اونچا رکھے' یہ اتنی ہی گستاخی اور بے ادبی ہے جتنی ان کے سامنے آواز اونچی رکھنا' آپؐ کا فیصلہ موجود ہو' ان کا ذکر ہورہا ہو' ان کی تعلیمات کا بیان ہورہا ہو تو انہیں خاموشی سے سننا' ان پر عمل کرنا اسی آیت کے حکم اور تعلیم کے ذیل میں آتا ہے۔

عمومی تعلیم:

اسی آیت کے ذریعے اسلامی تعلیمات و آداب کا عمومی انداز بھی سکھایا گیا ہے کہ اپنے میں سے بزرگ اشخاص خاندانی ہوں یا شہری ہوں' عمر میں بڑے ہوں یا علم وتقویٰ میں بڑے ہوں ان کے ساتھ اسی طرح کے طرز تخاطب اور طرز کلام کی نصیحت ملتی ہے' اپنے بزرگوں کے ساتھ ہم مرتبہ لوگوں یا ہم عمر ساتھیوں کا سا انداز گفتگو بے ادبی جہالت اور عدم احترام کا ثبوت ہوتا ہے۔ اسی آیت میں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دین میں ذاتِ رسول کی عظمت کا مقام کتنا بلند ہے' رسولؐ کے سوا کوئی شخص ایسا نہیں' خواہ وہ کتنا ہی قابل احترام ہو یہ حیثیت نہیں رکھتا کہ اس کے ساتھ بے ادبی ہو' اس کے سامنے بلند آواز سے بولنا اتنا بڑا جرم ہے کہ کفر کے برابر اس کی سزا دی جائے' ہے اس کے اعمال صالحہ غارت کردیئے جائیں ورنہ ان کے حق میں بے ادبی' بلند کلامی کو زیادہ سے زیادہ گستاخی و بدتمیزی کہا جائے گا۔

احترام رسالت کے احکام:

رسول خدا ﷺ کا احترام خدا کا احترام ہے۔ اس آیت سے متصل اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ اللہ کے اس امتحان میں پورے اترتے ہیں' یعنی اپنی آوازیں حضورؐ کے سامنے نیچی رکھتے ہیں ان کے دل تقویٰ کے لئے چن لئے جاتے ہیں' ان کے لئے بخشش بھی ہے اور بہت بڑا اجر بھی ہے۔ گویا حضورؐ کے احترام سے خالی دل تقویٰ سے خالی ہوتے ہیں' حضورؐ کے مقابلے میں کسی کی آواز بلند کرنا محض ظاہری بدتہذیبی نہیں بلکہ باطنی پرہیزگاری کے بھی منافی ہے' قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ ورسولہ ولا تولوا عنہ وانتم تسمعون۔ ''اے ایمان والوں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی تابعداری کرو اور انکی ہدایت سے منہ نہ موڑو جبکہ تم اسے سنو۔''

حضورؐ کے دور حیات انہی احکامات و ہدایات کو سننا ان کی زبانی مبارک تھا' آپ کے بعد ان احکامات و تعلیمات کو اس وقت سے لے کر اب تک سنایا جارہا ہے' پڑھا جاتا ہے' پڑھایا جارہا ہے' اب اپنی زندگی میں ان احکامات وتعلیمات پر نہ چلنا یقیناً روگردانی اور منہ موڑنا ہے۔

کیا ہم اپنی زندگی میں اپنے معاملات میں اپنے رسوم وروایات میں اپنے تعلقات میں' اپنے قوانین میں'

اپنی زراعت وتجارت میں حضور ﷺ کی تعلیماتی 'احکاماتی اور ہدایاتی آواز کے مقابلے میں اپنی آواز اپنی خواہش اپنی مرضی کی آواز ضمیر کی آواز اور نفس کی آواز کو دباتے ہیں؟ اگر نہیں دباتے اور انہیں اونچا رکھتے ہیں تو پھر خدا کے اس خطرناک وعدے اور دردناک سزا کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ' یدخلہ نارا خالدا فیہا ولہ عذاب مھین۔ ۔" جس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اور ان کی قائم کردہ حدود کو توڑا اسے ہمیشہ کے لئے آگ میں ڈالا جائے گا اور ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا" (سورۃ جن ۲۳)

اس کے برعکس خدا اور رسول کی تابعداری کرنے والوں کو یہ خوشخبری سنائی گئی ہے: اطیعوا اللہ ورسولہ لعلکم ترحمون۔ "خدا اور رسول کی تابعداری کرو تا کہ تم پر رحم فرمایا جائے۔"

مومنین کا کردار:

مومن کا کردار تو یہ ہوتا ہے۔ انما کان قول المومنین اذا دعوا الی اللہ ورسولہ لیحکم بینھم ان یقولوا سمعنا واطعنا اولئک ھم المفلحون۔ (سورۃ نور ۔ ۵۱)

جب مومن لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ ان کے اختلافات کا فیصلہ کیا جائے تو مومنین خدا اور رسول کا فیصلہ سن کر پکار اٹھتے ہیں کہ ہم نے یہ فیصلہ سن لیا اور مان لیا۔ یہی لوگ بامراد اور فلاح پانے والے ہوتے ہیں وہ خدا اور اس کے رسول کے فیصلے پر سر جھکا دیتے ہیں اختلافات پر اڑے نہیں رہتے۔

پھر اسی سورۃ نور کی اگلی آیت ۵۲' میں مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

من یطع اللہ ورسولہ ویخش اللہ ویتقہ' فاؤلئک ھم الفائزون ۔

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری میں زندگی کے معاملات گزار ہیں اللہ سے ڈریں اور پرہیزگاری اختیار کیں وہی لوگ کامیاب و بامراد قرار دیئے جاتے ہیں' اور اعلیٰ درجات پر بٹھائے جاتے ہیں"

ہمارے نزدیک کامیابی کا معیار جدا ہے ہم خدا اور رسول کی نافرمانی کرتے ہوئا اپنی چالاکی اور دھوکہ دہی سے جعل سازی اور چاپلوسی سے' جھوٹ اور وعدہ خلافیوں سے' اپنا ایمان اخلاق اور ضمیر بیچ کر ترقیوں پر فائز ہونے کو کامیابی سمجھتے ہیں' آج ہمارے آس پاس سیاسی اعتبار سے' کاروباری طور پر' اپنے اپنے مناصب کے لحاظ سے اور دولت کے لحاظ سے جتنے لوگوں کی زندگیوں میں چمک دمک نظر آتی ہے وہ بلاشبہ کامیابی کی علامتیں نظر آتی ہیں' مگر ان کے اندر جھانک کر دیکھئے تو ساری چمک دمک خدا اور رسول کے احکامات کی خلاف ورزیوں کے ذریعہ حاصل کردہ ہوگی' پھر ماشاء اللہ' اصل کامیابی خدا اور رسول کی اطاعت میں ہے اس کے بغیر تمام اعمال باطل اور غارت ہیں' اطیعو اللہ ورسولہ ولا تبطلو اعمالکم ۔ خدا اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو۔

سورۃ نور آیت ۶۲۔۶۳ میں ارشاد ہے: ولا تجعلو دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم

بعضاً۔ قد یعلم اللہ الذین یتسللون منکم لواذا۔ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم" "مومنو! پیغمبرؐ کے بلانے کوتم ایسا خیال نہ کرو کہ تم اس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ بے شک خدا کو وہ لوگ معلوم نہیں جو پیغمبر کے بلاوے' دعوت پر آنکھ بچا کر چل دیتے ہیں' یعنی سنی ان سنی کر دیتے ہیں' جو لوگ پیغمبر کی مخالفت کرتے ہیں' انہیں اس انجام سے ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی آفت نہ پڑ جائے یا تکلیف دہ عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں اس آیت میں واضح طور پر کہہ دیا گیا ہے کہ حضورؐ کی دعوت یا بلاوا کسی ایسے ویسے کا حکم اور بلاوا نہیں جیسے کان بہرے کر کے آنکھ بچا کر یا کنی کترا کر نہ سنا جائے بلکہ حضورؐ کا بلاوا اور آپ کی بات ہی اونچی رہے' قابل ترجیح رہے۔

آج ساری دنیا کے مسلمان اپنے اپنے ملکوں میں جس مصیبت اور عذاب میں مبتلا ہیں' فلسطین' کشمیر' عراق' کابل' بوسنیا' چیچنیا' کوسوو' الجزائر' وہ سب حضورؐ کی نافرمانی کا نتیجہ ہے' اپنے پاکستان خدا اور رسولؐ سے بڑھ کر امریکہ اور مغربی طاقتوں کو خدا مان کر ان کے اشاروں پر ہم نے جو کچھ کیا' اس کی سزا اتنی قربانیوں اور تابعداریوں کے باوجود ہم بھگت رہے ہیں اور نہ جانے ابتداء کیا کچھ بھگتتے رہیں گے۔ مہنگائی کا عذاب' لوٹ مار' ڈاکہ زنی' ورہزنی کے آئے دن واقعات نے لوگوں کا جینا حرام کر دیا ہے' جب دلوں میں رسول خداﷺ کا احترام تھا' آپ کی بات کو اونچا سمجھا جاتا تھا تو وہ ہمارے عروج اور ترقی کا دور تھا جب مسلمانوں نے امریکہ کی بات کو اونچا سمجھا اس کے اشاروں پر عمل کر دیا اور نصف صدی سے اس پر عمل ہوتا رہا تو آج ہم ذلت و رسوائی کی دلدل میں پھنستے چلے جا رہے ہیں اور ہم آج یہود و ہنود کے رحم و کرم پر ہیں۔

کسی کی بات کو توجہ سے سننا اسے بسر و چشم تسلیم کرنا اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب بات کرنے والے کی عزت و احترام دل میں موجود ہو۔ یہ قلبی احترام جہاں اس شخصیت کے سامنے اونچی آواز سے باز رکھتا ہے' وہاں اس کی ہدایت اور احکام کی تعمیل میں مستعدی' بلکہ مجنونانہ بجا آوری پر آمادہ رکھتا ہے۔ اردو کے شاعر میر تقی میر نے کیا خوب کہا ہے

دور بیٹھا غبار رہ سے میر عشق بن یہ ادب نہیں آتا

حضورﷺ کے ساتھ دور اول کے مومنین و صحابہ کرام کو جس قدر محبت تھی اور جتنا احترام تھا ان کے سامنے اونچی آواز سے بولنا تو کجا حضورؐ کی ہر ہر بات پر ہر حکم پر' ہر عادت و انداز پر سو جان سے فدا ہوتے تھے اور ایک دوسرے سے سبقت لے جاتے تھے' خواہ حضورؐ کا وہ عمل دینی ہدایات پر ہوتا! حضورؐ کی ذاتی اور طبعی عادت کے مطابق ہوتا' اس کے برعکس ہمارا یہ حال ہے کہ حضورؐ کی واضح ہدایات کو جانتے ہوئے بھی اپنی زندگیوں کے معاملات و درجات' رسومات اور فیصلوں میں اپنی بات اونچی رکھتے ہیں اپنا شملہ اپنی ناک اونچی رکھتے ہیں' ہم اپنی بات کی تردید اور مخالفت میں شملہ گرنے اور ناک کٹنے سے کتراتے ہیں۔

۵۸۱

ہماری زیر بحث آیت اتری تو حضرت ثابت بن قیس بن شماس گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھ رہا اور رونے لگے کیونکہ وہ اپنی قوم کے سردار تھے' زیب و زینت کے دل دادہ' بارعب و بلند آواز تھے' انہیں یہ فکر لاحق ہوئی کہ اونچی آواز کی وجہ سے میرے اعمال غارت ہو جائیں گے اور میں دنیا و آخرت میں نامراد ہو جاؤں گا' حضور علیہ نے ان کی مسلسل غیر حاضری کو محسوس فرما کر دریافت فرمایا تو بتایا گیا کہ اس آیت کی تہدید و تنبیہ کی وجہ سے وہ ڈرتے ہیں کہ انہی اونچی آواز کی وجہ سے کہیں خدا کے غضب کے سزاوار نہ بن جائیں' حضور علیہ نے انہیں بلا کر تسلی دی کہ آپ نے میرے احترام اور خدا کے حکم کا اتنا خیال رکھا اس کے بدلے میں آپ نے انہیں جنت کی بشارت. اور شہادت کی پیشن گوئی فرمائی۔

۲۔ حضور علیہ کی مجلس میں صحابہ کرام کا یہ عالم ہوتا تھا کہ حضرت اسامہ بن شریک کی روایت کے مطابق صحابہؓ ایسے بت بنے بیٹھے ہوئے تھے جیسے ان کی سروں پر چڑیاں بیٹھی ہوں کہ ذرا حرکت ہوئی تو وہ اڑ جائیں گی' عقیدت و محبت کا یہ حال تھا کہ آپؐ وضو کا پانی بھی نیچے نہ گرنے دیتے تھے' ہاتھوں پر تھام کر چہروں پر ملتے تھے حضورؐ نے سب دریافت فرمایا تو کہنے لگے ہم اس سے برکت حاصل کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول کی دوستی چاہتا ہے اسے گفتگو میں سچائی' معاملات میں دیانت اور پڑوسیوں کو تکلیف دینے سے باز رہے۔

۳۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مکان میں حضور علیہ ہجرت کے بعد کچھ عرصہ مقیم رہے' آپؐ مکان کی نچلی منزل میں ٹھہرے ہوئے تھے اور حضرت ابوایوب انصاریؓ اوپر کی منزل میں رہتے تھے۔ حضرت ابوایوبؓ کا آپؐ سے محبت کا عالم تھا' اور احترام کی یہ کیفیت کہ اوپر منزل میں سوتے وقت کونوں میں دبکے پڑے رہتے تھے کہ ایسا نہ ہو جہاں وہ سوئے ہوں ٹھیک نیچے حضورؐ سوئے ہوئے ہوں تو یہ بے ادبی ہوگی۔ آپ کے گھر سے حضور علیہ کے لئے کھانا آتا تھا جب برتن واپس ہوتے تھے تو برتن میں بچے ہوئے کھانے کو بڑی رغبت سے کھاتے تھے اور پلیٹ کے اسی حصے سے کھاتے تھے جہاں آپ کی انگلیوں کے نشان ہوتے تھے اور حضورؐ نے کھایا ہوتا۔ حضورؐ لہسن اور پیاز نہ کھاتے تھے کہ اس کی بُو منہ سے نہ آئے۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ نے اپنے لئے بھی لہسن اور پیاز کا استعمال ترک کر دیا تھا۔ ایک دن رات کو پانی کا گھڑا ٹوٹ گیا' تو ابوایوب انصاریؓ نے وہ تمام پانی اوڑھنے والے کمبل میں جذب کرلیا تا کہ اوپر سے پانی کا کوئی قطرہ حضورؐ پر نہ گر پڑے اور خود ساری رات بغیر کمبل کے سردی میں ٹھٹھرتے رہے کہ کمبل گیلا ہو گیا تھا۔

حضرت عبداللہ ابن مبارک بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک دن استادِ محترم امام مالکؒ کے درس حدیث میں شریک تھا میں نے دیکھا کہ حضرت امام مالکؒ کے چہرے پر جھرجھری آئی۔ چہرے پر اذیت اور تکلیف کے آثار نمودار ہوئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے چہرہ زرد پڑ گیا' لیکن درس کا سلسلہ حسب دستور جاری رہا کہ حضرت امام مالکؒ وہی ہیں جن کی کتاب ''موطا امام مالک احادیث نبوی کی مستند مجموعہ ہے یہ غیر معمولی حافظ کے مالک تھے خود فرماتے تھے کہ ایک دفعہ

کوئی عبادت یاد تو پھر بھی ذہن سے نہ نکلی۔ ان کی طالب علمی کا دور نہایت تنگی ترشی سے گزرا بارہا مکان کی چھت سے لکڑیاں نکال کر فروخت کرنا پڑیں اور تعلیم کے اخراجات پورے کئے۔ خداوند تعالیٰ نے بدلہ دیا تو خوشی کے دن نصیب ہوئے' اچھے سے اچھا کپڑا پہنتے اور اچھا کھانا کھاتے۔ عبداللہ ابن مالک فرماتے ہیں کہ درس کے دوران چہرے کا رنگ بدلا' تکلیف کے آثار ظاہر ہوئے درس حدیث کے دوران وہ جس پہلو بیٹھے ہوتے دوسرا پہلو نہ بدلتے ایسا کرنا ان کے نزدیک تدریس حدیث کی بے ادبی تھی' درس ختم ہونے کے بعد لوگ چلے گئے' تو میں نے چہرے کی کیفیت کا سبب پوچھا۔ فرمایا" درس کے دوران بچھو نے کاٹا تھا' دس بار اس نے ڈنگ مارا' میں نے برداشت کیا' تا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے ہوئے ضبط سے کام نہ لیتا' اٹھتا یا پہلو بدل دیتا تو یہ حدیث کی بے ادبی ہوتی"

ہم حضور ﷺ کی حدیث سنتے بھی ہیں سناتے بھی ہیں اس دوران کتنی بے ادبیاں سرزد نہیں ہوتیں۔ حضور کی باتیں ہو رہی ہوں تم ہم اپنے جسمانی تقاضے اور معمولی کھجلی تک کو برداشت نہیں کر سکتے' اپنی سرگوشیاں جاری رہتی ہیں گویا ہم حضور کی بات سے اپنی بات مقدم رکھتے ہیں۔ پھر جہاں آپ کا حکم ہوتا ہے ہم اپنا حکم' اپنا فیصلہ' اپنی رائے اونچی رکھتے ہیں' جو یقیناً ہمارے اعمال صالحہ کے ابطال کا سبب ہوتا ہے۔

ہندوستان کی سرزمین پر بہت سے حکمرانوں نے حکومت کی ہے مگر ان میں سلطان ناصر الدین جیسا کوئی نہ ہوگا' ناصر الدین سلطان التمش کے بیٹے تھے وہی التمش جن کی پرہیزگاری کا مشہور واقعہ ہے کہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی وصیت کے مطابق کہ ان کا جنازہ وہ شخص پڑھائے جس نے کبھی نماز تہجد قضا نہ کی ہو نہ کسی غیر عورت پر نگاہ ڈالی ہو' انکی نماز جنازہ میں ہزاروں مشائخ علماء' روسا اور عام افراد موجود تھے مگر ان شرائط پر کوئی بھی پورا نہ اترتا تھا' آخر سلطان التمش آگے بڑھے اور قطب الدین بختیار کاکیؒ کی نماز جنازہ پڑھائی کہ وہ قطب صاحب کی شرائط پر پورے اترتے تھے۔

سلطان ناصر الدین اسی پرہیزگار باپ سلطان التمش کا بیٹا تھا' ملکی امور میں مہارت کا علاوہ پرہیزگاری اور اطاعت خداوندی میں بھی کامل تھا' قرآن کریم کی کتابت کر کے گھر کا خرچ چلاتا تھا سرکاری خزانہ سے ایک پائی بھی اپنے گھریلو اخراجات میں خرچ نہ کی' ناصر الدین بائیس سال تک ہندوستان پر حکمران رہا۔ ان کے دور حکمرانی میں ان کی بیوی گھر کا سارا کام کاج خود کرتی' کھانا پکانا' جھاڑو دینا اور برتن دھونا' ان کے معمولات تھے ایک دفعہ روٹی پکاتے ہوئے ہاتھ جل گیا' اور سلطان ناصر الدین سے کہا کہ گھر کے کام کاج کے لئے لونڈی خرید لیجئے' سلطان نے جواب دیا کہ میری مالی حالت ایسی نہیں' سرکاری خزانہ کا میں نگران اور رعیت کا خادم ہوں' سرکاری خزانہ سے لینے کا حقدار نہیں ہوں' صبر کرو' اللہ تمہیں محنت کا اجر دے گا۔ اور آج ہمارے پیارے پاکستان میں سرکاری خزانہ کو باپ کی وراثت سمجھا جا رہا ہے۔ اور لوٹ مار مچی رہتی ہے۔

سلطان ناصر الدین کے درباری بھی اس کی طرح عابد و زاہد تھے' ہما شا قسم کے نہ تھے' ایک دن سلطان نے اپنے قریبی درباری کو اس کے اصلی نام کی بجائے وقتی طور پر فرضی نام سے پکارا' درباری نے فرضی نام سن کر حیران ہوا کہ بادشاہ کو میرا نام تک یاد نہیں۔ مجھے فرضی نام سے پکار کر میری توہین و تذلیل کی ہے اور اس غصہ میں تین دنوں تک دربار میں جانا چھوڑ دیا۔ چوتھے دن حاضر ہوا تو سلطان ناصر الدین نے اس سہ روزہ غیر حاضری کا سبب پوچھا۔ درباری نے جواب دیا: آپ نے اس دن میرے نام سے نہ پکارا تو میں سمجھا کہ آپ ناراضگی کی وجہ سے میرا نام لینا نہ چاہتے ہیں' سلطان ناصر الدین نے کہا واللہ ایسا نہیں تھا' یہ فرضی نام کسی ناراضگی کی وجہ سے نہ تھا' بلکہ میں اس وقت بے وضو تھا اور بے وضو آپ کا نام لینا اس نام کی بے حرمتی و بے ادبی تھا کہ تمہارا نام جو ہم سب کے آقا کا نام ہے۔ بھئی تمہارا نام آقائے نامدار ﷺ نام محمدؐ کے نام پر محمد ہے جسے بے وضو لینا اس نام کی توہین ہوتی۔

حضور ﷺ کے نام کی یہ توقیر یہ احترام سبحان اللہ۔ بات وہی ہوتی

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک و گلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

ادھر ہمارا یہ حال ہے کہ حضورؐ کے نام پر رکھے گئے ناموں اور خود خداوند کریم کے ناموں سے موسوم افراد کے ناموں کو بے وضو لینا تو دور کی بات ہے ہم ان ناموں کا ایسا حلیہ بگاڑتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔ ماننہ' مانی رحمٰن کی بگڑی ہوئی صورتیں ہیں' ہمد' ہمدا' محمدن' موہد Mohd مستی' ممد اور مصطفیٰ کی بگڑی ہوئی شکلیں ہیں' اس کے بعد حضورؐ اور خداوند تعالیٰ کے احکامات اور تعلیمات کے چہرے مسخ کر کے اپنے رسوم و رواج' روایات و اقدار پر چلنا اور حضور کی بات کو دبا کر اپنی آواز اٹھانا' ہمارے لئے کون سا مشکل ہے۔ باادب بانصیب بے ادب بے نصیب کے کرشمے نہیں کہ آج ہم دنیا میں ذلیل و خوار ہیں جو قومیں اپنی روایات و اقدار دینی کو خود پامال کرنے لگ جائیں وہ غیروں میں کب عزت مند اور مہذب ہو سکتی ہیں۔

عزیزے کہ از در گہش سر بتافت بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

کوئی بھی عزت مند خدا اور رسولؐ کے دروازے سے منہ موڑے گا اسے کہیں بھی عزت نہ ملے گی' عزت و احترام کے مستحق خدا اور اس کا رسول ہیں اور انہی انسانوں کے ساتھ وابستگی میں ہماری عزت کا دار و مدار ہے' حضرت بشیر بن حارث راستے پر جا رہے تھے کہ انہیں زمین پر کاغذ کا پرزہ پڑا ہوا ملا جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا تھا' انہوں نے وہ پرزہ نہایت احترام سے اٹھایا' چوما' اسی وقت ان کے جیب میں دو درہم تھے قریب ہی عطار کی دکان تھی' ان دو درہموں کا بہترین عطر خریدا اور اس پرزے کو اس کی خوشبو میں بسا دیا' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے مختصر فقرے میں خداوند تعالیٰ کے تین ذاتی و صفاتی نام ہیں۔ حضرت بشیر بن حارث نے قرآن کریم آیت اور خدا کے ناموں کو خوشبو میں بسایا تو ہم تمہارے نام کو دنیا و آخرت میں خوشبو سے مہکائیں گے۔

۵۸۴

محبت کا تقاضا ہے کہ جس سے محبت ہوتی ہے اس کی ہر ادا اپنائی جاتی ہے اور ہر بات مانی جاتی ہے دیکھ لیجئے ہماری موجودہ نسلوں کو قومی کھلاڑیوں' فلمی اداکاروں' گلوکاروں سے محبت ہے' تو ہمارے انداز طور طریقے' لباس' بالوں کی تراش خراش' فیشن کے طریقے انہی جیسا اپنائے جارہے ہیں' قوم کی نسلوں کی اسی رغبت اور پسندیدگی کو دیکھ کر مصنوعات انہیں کے اشتہارات کے ذریعہ فروخت کرتے ہیں' کیونکہ یہی لوگ آج کی دنیا کے آئیڈیل اور معیار ہیں۔

ایک نانبائی روٹیاں بیچا کرتا تھا' آواز لگاتا' تازہ روٹی ایک پیسہ اور باسی روٹی دو پیسے' ایک شخص نے یہ انوکھی آواز سنی تو پاس جاکر پوچھا کہ یہ کیا بات ہوئی کہ تازہ روٹی سستی اور بارہ روٹی مہنگی ہو نانبائی نے کہا' بھائی ہمارا تو یہی نرخ ہے تم تازہ روٹی لے لو۔ اس شخص نے کہا مجھے اس الٹے نرخ کا راز معلوم کرنا ہے۔ مجھے بتاؤ کہ باسی روٹی کیوں مہنگی ہے؟ نانبائی نے بتایا باسی روٹی رسول خدا کے زمانے سے ایک دن قریب ہونے کی وجہ سے زیادہ بابرکت اور قیمتی ہے جبکہ تازہ روٹی ایک دن دوری کی وجہ سے وہ برکت وسعادت نہیں رکھتی۔ خریدار یہ سن کر چیخ اٹھا اور کہا پھر تو یہ اور بھی سستی ہے' نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز رہے حضورؐ کے ساتھ سچی محبت کرنے والوں کا جذبہ کہ وہ اتنی سی بات میں بھی محبت اور عقیدت کے اظہار کے لئے بہانے ڈھونڈتے ہیں۔

اور یہ واقعہ تو احادیث کی کتابوں صحابہ کرامؓ کی بڑی تعداد نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی میں جہاں کھڑے ہوکر خطبہ دیا کرتے تھے' وہاں آپ کے سہارے کے لئے بطور منبر کھجور کا خشک تنا گاڑ دیا گیا تھا' جب خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے منبر تیار ہوکر رہ گیا۔ حضورؐ نے تنے کا سہارا لینا چھوڑ دیا' تو کھجور کا وہ خشک تنا آپ کی جدائی میں درد سے بلبلا اٹھا' بخاری شریف میں حضرت جابر بن عبداللہؓ کی روایت ہے کہ جس طرح پورے دنوں کی گابھن اونٹنی بچے جنتے وقت بلبلاتی ہے اس خشک تنے کا رونا ایسا ہی تھا' مشکوٰۃ شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ جس طرح درد سے تڑپتا ہوا بچہ روتا ہے کھجور کا تنا ایسا ہی رو رہا تھا اس کے یوں رونے سے مسجد نبوی کی فضا سوگوار ہوگئی اور صحابہ کرامؓ بھی رونے لگے' حضور سرور کائنات ﷺ تنے کی طرف تشریف لے گئے' اسے سینے سے لگا دیا تو وہ بچوں کی طرح سسکیاں بھرنے لگا' تنے کے درد میں تمام صحابہ کرامؓ شریک تھے' رو رہے تھے' کہ تنا خاموش ہوگیا اور مطمئن نظر آنے لگا' حضور ﷺ نے فرمایا' میں نے اسے تسلی دے دی ورنہ قیامت تک روتا رہتا۔ حضور ﷺ سے زیادہ دردمندوں کے بہلاؤ اور کون تھے۔ آپ نے تنے سے پوچھا کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے سابقہ ماحول میں لوٹ جاؤ اور پھر سے سرسبز شاداب ہوجاؤ تو میں تمہارے حق میں دعا کرتا ہوں۔ اگر چاہتے ہو کہ خدائے بزرگ وبرتر تجھے جنت میں کوئی مقام عطا فرمائے تو اسکی دعا کروں۔ صحابہ کرامؓ منتظر تھے کہ تنے نے کون سا مقام پسند کیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد زبان مبارک سے نکلا کہ اس تنے نے دنیا کی چند روزہ بہاروں اور شادابی کی بجائے جنت الخلد کے مقام اور مرتبہ کو پسند کیا ہے۔ چنانچہ مسجد نبوی کی ابتدائی صفوں میں جگہ کھود کر تنے کو دبا دیا گیا۔

بقیہ صفحہ 30 پر

احکام عیدالاضحیٰ وقربانی!

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمتہ اللہ!

عشرہ ذی الحجہ کے فضائل

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے عشرہ ذی الحجہ سے بہتر کوئی زمانہ نہیں۔ان میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر اور ایک رات میں عبادت کرنا شب قدر کے برابر ہے۔(ترمذی وابن ماجہ)

قرآن مجید کی سورۃ والفجر میں اللہ تعالیٰ نے دس راتوں کی قسم کھائی ہے۔وہ دس راتیں جمہور کے قول میں یہی عشرہ ذی الحجہ کی راتیں ہیں۔خصوصاً نویں تاریخ یعنی عرفہ کا دن اور عرفہ اور عید کے درمیانی رات۔ان تمام ایام میں بھی خاص فضیلت رکھتے ہیں۔عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ رکھنا ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کا کفارہ ہے اور عید کی رات میں بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہنا بہت بڑی فضیلت اور ثواب کا موجب ہے۔

تکبیر تشریق

اللہ اکبر ۔ اللہ اکبر ۔ لاالہ الااللہ واللہ اکبر ۔ اللہ اکبر وللہ الحمد! عرفہ یعنی نویں تاریخ کی صبح سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک ہر نماز کے بعد باآواز بلند ایک مرتبہ یہ تکبیر پڑھنا واجب ہے۔فتویٰ اس پر ہے کہ باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے اس میں برابر ہیں۔اسی طرح مرد وعورت دونوں پر واجب ہے۔البتہ عورت باآواز بلند تکبیر نہ کہے بلکہ آہستہ کہے۔(شامی)

تنبیہ: اس تکبیر کا متوسط بلند آواز سے کہنا ضروری ہے۔بہت سے لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں۔پڑھتے ہی نہیں یا آہستہ پڑھ لیتے ہیں۔اس کی اصلاح ضروری ہے۔عید کے روز یہ چیزیں مسنون ہیں:

نماز عید

صبح سویرے اٹھنا۔غسل ومسواک کرنا۔پاک صاف عمدہ کپڑے جو اپنے پاس ہوں پہننا۔خوشبو لگانا۔عید کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا۔عیدگاہ کو جاتے ہوئے تکبیر مذکور الصدر باآواز بلند کہنا۔نماز عید دو رکعت ہیں۔مثل دوسری نمازوں کے۔فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں ہر رکعت کے اندر تین تین تکبیریں زائد ہیں۔پہلی رکعت میں:''سبحانک اللھم ...... الخ ''پڑھنے کے بعد قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع

سے پہلے ۔ ان زائد تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھانا چاہئے۔ پہلی رکعت میں دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں۔ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں۔ دوسری رکعت میں تینوں تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں۔ چوتھی تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلے جائیں۔ نماز عید کے بعد خطبہ سننا سنت ہے۔

قربانی

قربانی ایک اہم عبادت اور شعائر اسلام میں سے ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا۔ مگر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے۔ اسی طرح آج تک بھی دوسرے مذاہب میں قربانی مذہبی رسم کے طور پر ادا کی جاتی ہے۔ بتوں کے نام پر یا مسیح کے نام پر قربانی کرتے ہیں۔ سورۃ الکوثر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا ہے کہ جس طرح نماز اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہوسکتی۔ قربانی بھی اسی کے نام پر ہونی چاہئے۔ فصل لربک وانحر ! کا یہی مفہوم ہے۔ دوسری ایک آیت میں اسی مفہوم کو دوسرے عنوان سے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ: ’’ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین ۔‘‘

رسول اللہ ﷺ نے بعد ہجرت دس سال مدینہ طیبہ میں قیام فرمایا۔ ہر سال برابر قربانی کرتے تھے۔ (ترمذی) جس سے معلوم ہوا کہ قربانی صرف مکہ معظمہ کے لئے مخصوص نہیں۔ ہر شخص پر ہر شہر میں بعد تحقیق شرائط واجب ہے اور مسلمانوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے۔ اسی لئے جمہور اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے۔ (شامی)

قربانی کس پر واجب ہوتی ہے؟

قربانی ہر مسلمان عاقل' بالغ اور مقیم پر واجب ہوتی ہے۔ جس کی ملک میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا مال اس کی حاجات اصلیہ سے زائد موجود ہو۔ یہ مال خواہ سونا چاندی یا اس کے زیورات ہوں۔ یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان یا مسکونہ مکان سے زائد کوئی مکان وغیرہ ہو۔ (شامی)

قربانی کے معاملہ میں اس مال پر سال بھر گزرنا بھی شرط نہیں۔ بچہ اور مجنون کی ملک میں اگر اتنا مال ہو بھی تو اس پر یا اس کی طرف سے اس کے ولی پر قربانی واجب نہیں۔ اسی طرح جو شخص شرعی قاعدے کے موافق مسافر ہو اس پر بھی قربانی لازم نہیں۔ (شامی)

مسئلہ: جس شخص پر قربانی واجب نہ تھی اگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اس کی قربانی واجب ہوگئی۔ (شامی)

قربانی کے دن

قربانی کی عبادت صرف تین دن کے ساتھ مخصوص ہے۔ دوسرے دنوں میں قربانی کی کوئی عبادت نہیں۔

قربانی کے دن ذی الحجہ کی دسویں' گیارھویں اور بارھویں تاریخیں ہیں۔ اس میں جب چاہے قربانی کر سکتا ہے۔ البتہ پہلے دن قربانی کرنا افضل ہے۔

قربانی کے بدلہ میں صدقہ وخیرات

اگر قربانی کے دن گزر گئے۔ ناواقفیت یا غفلت یا کسی عذر سے قربانی نہ کر سکا تو قربانی کی قیمت فقراء اور مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے۔ لیکن قربانی کے تین دنوں میں جانور کی قیمت صدقہ کر دینے سے یہ واجب ادا نہ ہوگا۔ ہمیشہ گناہ گار رہے گا۔ کیونکہ قربانی ایک مستقل عبادت ہے۔ جیسے نماز پڑھنے سے روزہ اور روزہ رکھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے حج ادا نہیں ہوتا۔ ایسے ہی صدقہ وخیرات کرنے سے قربانی ادا نہیں ہوتی۔ رسول کریم ﷺ کے ارشادات اور تعامل اور پھر اتفاق صحابہ کرامؓ اس پر شاہد ہیں۔

قربانی کا وقت

جن بستیوں یا شہروں میں نماز جمعہ' عیدین جائز ہے وہاں نماز عید سے پہلے قربانی جائز نہیں۔ اگر کسی نے نماز عید سے پہلے قربانی کر دی تو اس پر دوبارہ قربانی لازم ہے۔ البتہ چھوٹے گاؤں جہاں جمعہ وعیدین کی نمازیں نہیں ہوتیں یہ لوگ دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد قربانی کر سکتے ہیں۔ ایسے ہی کسی عذر کی وجہ سے نماز عید پہلے دن نہ ہو سکے تو نماز عید کا وقت گزر جانے کے بعد قربانی درست ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: قربانی رات کو بھی جائز ہے۔ مگر بہتر نہیں۔ (شامی)

قربانی کے جانور

بکرا' دنبہ' بھیڑ' ایک ہی شخص کی طرف سے قربان کیا جا سکتا ہے۔ گائے' بیل' بھینس اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ایک کافی ہے۔ بشرطیکہ سب کی نیت ثواب کی ہو۔ کسی کی نیت محض گوشت کھانے کی نہ ہو۔

مسئلہ: بکرا اور بکری ایک سال کا پورا ہونا ضروری ہے۔ بھیڑ اور دنبہ اگر اتنا فربہ اور تیار ہو کہ دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہو تو وہ بھی جائز ہے۔ گائے' بیل اور بھینس دو سال کی ہو۔ اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے۔ ان عمروں سے کم کے جانور قربانی کے لئے کافی نہیں۔

مسئلہ: اگر جانور کا فروخت کرنے والا پوری عمر بتاتا ہے اور ظاہری حالات سے اس کے بیان کی تکذیب نہیں ہوتی تو اس پر اعتماد کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: جس جانور کی سینگ پیدائشی طور پر نہ ہوں یا بیچ میں سے ٹوٹ گیا ہو اس کی قربانی درست ہے۔ ہاں! سینگ جڑ سے اکھڑ گیا ہو جس کا اثر دماغ پر ہونا لازم ہے تو اس کی قربانی درست نہیں۔ (شامی)

مسئلہ: خصی (بدھیا) بکرے کی قربانی جائز بلکہ افضل ہے۔ (شامی)

مسئلہ: اندھے، کانے، لنگڑے جانور کی قربانی درست نہیں۔ اسی طرح ایسا مریض اور لاغر جانور جو قربانی کی جگہ تک اپنے پیروں پر نہ جاسکے۔ اس کی قربانی بھی جائز نہیں۔

مسئلہ: جس جانور کا تہائی سے زیادہ کان یا دم کٹی ہوئی ہو اس کی قربانی جائز نہیں۔ (شامی)

مسئلہ: جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں یا اکثر نہ ہوں اس کی قربانی جائز نہیں۔ (شامی، درمختار)

مسئلہ: اسی طرح جس جانور کے کان پیدائشی طور پر بالکل نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ: اگر جانور صحیح سالم خریدا تھا پھر اس میں کوئی عیب مانع قربانی پیدا ہوگیا تو اگر خریدنے والا غنی صاحب نصاب نہیں ہے تو اس کے لئے اسی عیب دار جانور کی قربانی جائز ہے اور اگر یہ شخص غنی صاحب نصاب ہے تو اس پر لازم ہے کہ اس جانور کے بدلے دوسرے جانور کی قربانی کرے۔ (درمختار)

قربانی کا مسنون طریقہ

اپنی قربانی کو خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے۔ اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا تو دوسرے سے ذبح کراسکتا ہے۔ مگر ذبح کے وقت خود بھی حاضر رہنا افضل ہے۔

مسئلہ: قربانی کی نیت صرف دل سے کرنا کافی ہے۔ زبان سے کہنا ضروری نہیں۔ البتہ ذبح کرنے کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر! کہنا ضروری ہے۔ سنت ہے کہ جب جانور ذبح کرنے کے لئے روبقبلہ لٹائے تو یہ دعا پڑھے: ''انی وجهت وجهی للذی فطر السماوات والارض حنيفا وما آنا من المشركين ۰ ان صلاتي ونسكي ومحياى ومماتي لله رب العالمين ۰ ''اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے: ''اللهم تقبله منى كما تقبلت من حبيبك محمد وخليللك ابراهيم عليهما السلام ۰''

آداب قربانی

قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے۔

مسئلہ: قربانی کے جانور کا دودھ نکالنا یا اس کے بال کاٹنا جائز نہیں۔ اگر کسی نے ایسا کرلیا تو دودھ اور بال یا ان کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ (بدائع)

مسئلہ: قربانی سے پہلے چھری کو خوب تیز کرلے اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے اور ذبح کے بعد کھال اتارنے اور گوشت کے ٹکڑے کرنے میں جلدی نہ کرے۔ جب تک کہ پوری طرح جانور ٹھنڈا نہ ہوجائے۔ (بدائع)

قربانی کے متفرق مسائل

مسئلہ: عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں۔ لیکن جس شہر میں کئی جگہ نماز عید ہوتی ہو تو شہر میں کسی ایک جگہ بھی نماز عید ہوگئی تو پورے شہر میں قربانی جائز ہو جاتی ہے۔ (بدائع)

مسئلہ: قربانی کے جانور کے اگر ذبح سے پہلے بچہ پیدا ہوگیا یا ذبح کے وقت اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکل آیا تو اس کو بھی ذبح کر دینا چاہئے۔ (بدائع)

مسئلہ: جس شخص پر قربانی واجب تھی اگر اس نے قربانی کا جانور خرید لیا پھر وہ گم ہوگیا یا چوری ہوگیا یا مر گیا تو واجب ہے کہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے۔ اگر دوسری قربانی کرنے کے بعد پہلا جانور مل جائے تو بہتر یہ ہے کہ اس کی بھی قربانی کر دے۔ لیکن اس کی قربانی اس پر واجب نہیں۔ اگر یہ غریب ہے جس پر پہلے سے قربانی واجب نہ تھی نفلی طور پر اس نے قربانی کے لئے جانور خرید لیا پھر وہ مر گیا یا گم ہوگیا تو اس کے ذمہ دوسری قربانی واجب نہیں۔ ہاں! اگر گمشدہ جانور قربانی کے دنوں میں مل جائے تو اس کی قربانی کرنا واجب ہے اور ایام قربانی کے بعد ملے تو اس جانور کی یا اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ (بدائع)

قربانی کا گوشت

مسئلہ: جس جانور میں کئی حصہ دار ہوں تو گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے۔ اندازہ سے تقسیم نہ کریں۔

مسئلہ: افضل ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصے کر کے ایک حصہ اپنے اہل وعیال کے لئے رکھے۔ ایک حصہ احباب واعزہ میں تقسیم کرے۔ ایک حصہ فقراء ومساکین میں تقسیم کرے اور جس شخص کا عیال زیادہ ہو وہ تمام گوشت خود بھی رکھ سکتا ہے۔

مسئلہ: قربانی کا گوشت فروخت کرنا حرام ہے۔

مسئلہ: ذبح کرنے والے کی اجرت میں گوشت یا کھال دینا جائز نہیں۔ اجرت علیحدہ دینی چاہئے۔

بقیہ ایمانی تقاضے حضور ﷺ کے ساتھ کھجور کا خشک تنا اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے۔ آپ ﷺ کی دوری وجدائی میں تڑپتا ہے اور بے قرار ہوتا ہے تو اس کے بدلے میں اسے دنیا کی چندروزہ بہاروں کی بجائے جنت کی پائیدار وابدی سرسبزی وشادابی نصیب ہوتی ہے تو کیا ہم حضور ﷺ پر ایمان لانے والے ان سے محبت وعقیدت کے دعویدار انسان آپ ﷺ کی محبت احترام وعقیدت کی وہی کیفیت اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتے جس کے نتیجہ میں دنیا کی چندروزہ بہاروں اور شادابیوں کی بجائے حضور ﷺ کے احکامات وتعلیمات وہدایات کو ترجیح دے کر اولیت دے۔ آپ ﷺ کی شفقت وشفاعت کے مستحق بن جائیں۔ حضور ﷺ کی بات اونچی رہ جائے اور ہم اپنی بات اونچی رکھنے پر اصرار نہ کریں۔ اسے اونچا رکھیں۔ جیسے خدا نے اونچا رکھا ہے: ورفعنا لك ذكرك! ''ہم تمہارا ذکر بلند رکھیں گے۔'' آؤ ہم بھی آپ ﷺ کے ذکر کو بلند رکھنے میں شریک ہو جائیں۔ ماہنامہ الحق دسمبر ۲۰۰۴ء

”محمد“...نام کے مسافر سے توہین آمیز سلوک!

جناب عطاء الحق قاسمی!

میں تو اس بات پر خوش ہو رہا تھا کہ پاکستانی عوام نے مختلف فرقوں کی مساجد پر حملوں اور قتل و غارت گری سے اس امر کا ادراک کر لیا ہے کہ یہ ایک ہی گروہ ہے جو ان کا مشترکہ دشمن ہے۔ چنانچہ وہ ایک دوسرے سے دور ہونے کی بجائے ایک دوسرے کے زیادہ قریب آ گئے ہیں۔ مگر امریکہ یاترا کے دوران مجھے اس بات پر حیرت ہوئی کہ اب امریکا کی ہوم لینڈ سیکورٹی کے ارکان کو ہم سے زیادہ ہمارے فرقے کی فکر ہے۔ جب ہیوسٹن ایئر پورٹ پر پی آئی اے کی فلائٹ نے لینڈ کیا تو ان میں سے کچھ مسافروں کو چھانٹ کر الگ کر لیا گیا اور ان سے پوچھ گچھ کا عمل شروع ہوا جس پر تقریباً تین گھنٹے صرف ہوئے۔ ان افراد میں میرے ہم سفر عزیر احمد بھی تھے۔ جبکہ خوش قسمتی سے مجھے اس تفتیش سے نہیں گزرنا پڑا۔ جب عزیر احمد باہر آئے تو تھکن سے ان کا برا حال تھا اور یہ تھکن جسمانی سے زیادہ ذہنی تھی۔ ان سے پوچھا گیا تھا کہ تم سنی ہو یا وہابی یا شیعہ ہو؟۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں سنی مسلمان ہوں۔ مگر فرقہ بازی پر یقین نہیں رکھتا۔ دوسرا سوال تھا کہ تمہارے پاس قرآن تو ہوگا؟۔ عزیر احمد نے نفی میں جواب دیا تو کہا گیا کہ اگر بڑا نہیں تو چھوٹا جیبی قرآن تو تمہارے پاس ضرور ہوگا۔ جب اس کا جواب بھی نفی میں ملا تو کچھ اس طرح کے دوسرے سوال بھی کئے گئے۔

کچھ اسی قسم کا سلوک عمران خان سے بھی امریکی ائیر پورٹ پر روا رکھا گیا۔ انہیں دو تین گھنٹے پوچھ گچھ کے لئے روکا گیا۔ میں 1970ء میں پہلی دفعہ امریکا گیا تھا۔ اس کے بعد سے متعدد مرتبہ امریکا جانے کا اتفاق ہوا۔ نائن الیون کے سانحہ کے بعد بھی میں دو مرتبہ امریکا گیا۔ لیکن ایک مرتبہ بھی نہ مجھے کسی تفتیشی مرحلے سے گزرنا پڑا اور نہ میری جامعہ تلاشی ہوئی۔ مگر اس دفعہ یعنی 34 برسوں میں پہلی مرتبہ کسی فضائی سفر کے دوران میری جامعہ تلاشی ہوئی جس میں کوئی حرج نہیں۔ مگر طریق کار بہت توہین آمیز تھا۔ مجھے اور دیگر متعدد مسافروں کو جن کی اکثریت مسلمان تھی۔ لاس اینجلس جاتے ہوئے ہیوسٹن ایئر پورٹ پر باقی مسافروں سے الگ کر کے ایک علیحدہ قطار میں کھڑا کیا گیا۔ اس کے بعد باری آنے پر ایک کٹہرے میں کھڑے ہونے کے لئے کہا گیا۔ جب مجھ سے پہلے مسافر کی جامہ تلاشی کا عمل مکمل ہو گیا تو مجھے کٹہرے میں سے باہر آنے کا کہہ کر ایک ایسی جگہ پاؤں رکھنے کی ہدایت کی گئی جہاں دو پاؤں کے نشانات بنے ہوئے تھے۔ پھر اس کے بعد ”ایکسر سائز“ شروع ہو گئی۔ پہلے میں نے دونوں بازو دائیں بائیں جانب پھیلائے۔ ان پر ڈیٹیکٹر پھیرا گیا۔ پھر ایک ٹانگ اٹھانے کے لئے کہا گیا۔ پھر دوسری ٹانگ اٹھانے کی

فرمائش ہوئی۔ بیلٹ اور جوتے میں نے پہلے ہی اتار کر رکھ دیئے تھے۔ اس تکلیف دہ مرحلے کے بعد کہ سب لوگ آپ کو شک بھری نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ ہینڈ بیگ کی تلاشی کا عمل شروع ہوا۔ حالانکہ اسے پہلے مشین سے گزارا جا چکا تھا۔ اس میں سے ایک ایک چیز نکال کر چیک کی گئی اور آخر میں بغیر کسی معذرت کے جانے کے لئے کہہ دیا گیا۔

اس سارے عمل میں جو چیز سب سے زیادہ کھٹکتی ہے وہ مذہبی امتیاز ہے ''محمد'' نام کے کسی مسافر کے ساتھ تو اس سے بھی زیادہ توہین آمیز سلوک ہوتا ہے اور یہ سب کچھ اس لئے کیا جارہا ہے کہ نائن الیون کے سانحہ کا ذمہ دار مسلمان دہشت گردوں کو قرار دیا گیا ہے اور میڈیا دن رات اس پراپیگنڈے کو ہوا دینے میں لگا رہتا ہے۔ حالانکہ اس سانحہ میں کسی مسلمان کے ملوث ہونے کا الزام سوائے ایک مفروضے کے کچھ نہیں۔ امریکی ایجنسیاں اس ضمن میں ایک بھی ٹھوس ثبوت پیش نہیں کرسکیں۔ نیویارک میں مقیم ہردلعزیز پاکستانی خالد شاہین بٹ نے اپنے ایک امریکی دوست سے بہت پتے کی بات کہی ہے کہ اگر مسلمان نائن الیون جیسے نازک اور سائنٹیفک بنیادوں پر کئے گئے آپریشن کے اہل ہوگئے ہیں اور وہ امریکا کی تمام تر سائنسی برتری اور ان کے حفاظتی اقدامات کو اس طرح تہہ وبالا کرکے دکھا سکتے ہیں تو پھر امریکا کے بچنے کی کوئی امید نہیں۔ لہذا اسے چاہئے کہ وہ مسلمانوں سے بنا کر رکھے۔ جب یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ہم نے پاکستان سے چھ سو دہشت گرد پکڑ لئے ہیں تو اس سے پاکستان کو فائدہ نہیں شدید نقصان پہنچتا ہے۔ کیونکہ عام امریکی اس لئے یہی نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ پاکستان دہشت گردوں کا گڑھ ہے۔ حالانکہ یہ وہ ''دہشت گرد'' ہیں جو امریکا اور پاکستانی فوج کی مدد سے افغانستان میں روسی فوجوں کے خلاف لڑتے رہتے ہیں۔ یہ چونکہ اب افغانستان میں امریکی فوجوں کے خلاف جہاد میں مشغول ہیں لہذا ان کا اسٹیٹس مجاہد سے دہشت گرد کا ہوگیا ہے۔ چنانچہ ہمارے صدر محترم کو چاہئے کہ وہ پینٹاگون اور امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے کان میں اپنی کارگردگی کی تفصیل بیان فرمادیا کریں۔ اسے امریکا کے اخبارات میں مشتہر نہ ہونے دیں۔ امریکا میں مقیم پاکستانی نائن الیون کے بعد جس دردناک اور المناک کیفیتوں سے گزرے ہیں۔ اس کی داستانیں سن کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ انہیں موجودہ حکومت سے گلہ ہے کہ ان کی تابعداری امریکا میں مقیم پاکستانیوں کے کسی کام نہیں آئی۔ اس کا اگر کسی کو فائدہ پہنچا تو وہ حکومت ہے۔ اب تک پینتیس چالیس ہزار پاکستانی اپنا گھربار اور جائیدادو نے پونے داموں بیچ کر واپس پاکستان آچکے ہیں۔ ان معاملات میں حکومت پاکستان کو سوچنے کی زحمت دینے کو جی نہیں چاہتا کہ خواہ مخواہ دماغ پر بوجھ پڑے گا۔ البتہ امریکی حکومت سے یہ گزارش ضرور کرنا ہے کہ وہ اس امر کی اچھی طرح تحقیق کریں کہ جو کچھ دنیا بھر کے مسلمانوں اور خصوصاً پاکستانیوں کے ساتھ ہورہا ہے کیا یہ واقعی امریکا کے مفاد میں ہے؟۔ اگر ایسا ہے تو وہ بخوشی یہ سلسلہ جاری رکھیں۔ بصورت دیگر اس کے آگے بند لگائیں۔ ورنہ اس طوفان میں بہت کچھ بہہ جانے کا خطرہ ہے؟۔ اگر امریکی ائیرپورٹس پر وہی کچھ ہوتا رہا جس کا اوپر کی سطور میں ذکر کیا گیا ہے اور سنی یا وہابی والے سوالات بھی پوچھے گئے اور قرآن مجید اور محمد کے حوالے سے توہین آمیز اور اشتعال انگیز رویہ جاری رکھا گیا تو سوچئے ایک دن اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟۔ (27 ستمبر 2004 روزنامہ جنگ ملتان)

شکارگاہ!

جناب عرفان صدیقی!

حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ بھی قافلہ شہداء سے جا ملے۔ ان کے رفیق سفر حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ چند لمحوں سبقت لے گئے۔ دونوں ختم نبوت کی سپاہ کے مجاہد تھے۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی روحوں کے استقبال کے لئے جنت کے ارفع ترین منزلوں کے دریچے ضرور وا ہوئے ہوں گے اور سرور کائنات نے اپنے عشاق کی ارواح کو بلندیوں کی طرف پرواز کرتے دیکھا ہوگا۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ اور ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ کی ارواح نے بھی حضرت مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کا استقبال کیا ہوگا اور ضرور کہا ہوگا کہ اتنی جلدی کیا تھی؟ کچھ دن تو اور گزار لیتے کہ ابھی تمہاری ضرورت تھی۔

میں زندگی میں صرف ایک بار حضرت مفتی صاحبؒ سے ملا ہوں اور وہ بھی کوئی اڑھائی ماہ قبل۔ ان کا سراپا آج بھی میرے سامنے ہے۔ ان کے ہونٹوں پر چپکی ہوئی مسکراہٹ شاید میں کبھی نہ بھلا سکوں۔ ان کے لہجے میں سمندروں کا ٹھہراؤ اور آبشاروں کا ترنم تھا۔ دھیمے انداز سے گفتگو کرنے والے اس شخص کی کسی بات سے مجھے یہ گمان نہ گزرا کہ وہ ایک عظیم عالم دین' ایک نامور مفتی' ایک پرعزم مجاہد' تحفظ ختم نبوت کا سربکف سپاہی' ایک منجھا ہوا استاذ' ایک پختہ کار صاحب قلم اور ایک جامع الصفات مبلغ ہے۔ میں نے حضرت مفتی صاحبؒ میں وہ انکساری دیکھی جو گئے وقتوں کے علمائے کرام کا خاصہ تھی۔

میں بچوں کے ہمراہ ایک شادی میں شرکت کے لئے کراچی گیا تھا۔ حضرت مفتی صاحبؒ مجھے صرف میرے کالم کے حوالے سے جانتے تھے۔ انہیں میری آمد کی خبر ہوئی تو انتہائی شفقت سے کھانے کی دعوت دی۔ میں مصروفیت کے باوجود ایک مقامی دوست اور حضرت مفتی صاحبؒ کے مداح کے ہمراہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان سے یہ میری پہلی اور آخری ملاقات تھی۔ جب وہ مجھے اپنی گاڑی پر بٹھا کر اپنے گھر کی طرف لے چلے تو سارے رستے حضرت مفتی صاحبؒ حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ کی شہادت کا تذکرہ کرتے رہے۔ ان کے گھر کی گلی میں داخل ہوتے ہوئے میں گردوپیش پر نگاہ ڈالتا رہا اور یہ خیال مجھے پریشان کرتا رہا کہ پے در پے سانحوں کے باوجود حضرت مفتی صاحبؒ نے اپنی حفاظت کا کوئی خصوصی انتظام نہیں کیا۔ ان کا گھر بھی محفوظ نہیں لگتا تھا۔ ان کے بیٹے نے دس فٹ مربع کا ایک چھوٹا سا کمرہ کھولا جس میں فرشی دسترخوان بچھا تھا۔ یہی حضرت مفتی صاحبؒ کا

ڈرائنگ روم بھی تھا۔ کھانے کے اہتمام سے ان کا اسلوب میزبانی ضرور جھلکتا تھا۔ لیکن ناروا تکلف کا شائبہ تک نہ تھا۔ کھانے سے فراغت کے بعد وہ مجھے جامعۃ العلوم بنوری ٹاؤن لے گئے اور بڑی محبت سے اس کے مختلف شعبے دکھاتے رہے۔ انہوں نے مجھے وہ کمرہ خاص طور پر دکھایا جس میں بیٹھ کر حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ درس حدیث دیا کرتے تھے۔

میں نے حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کی روح میں ایک اضطراب دیکھا تھا۔ وہ ٹھہری ہوئی شخصیت کے مالک تھے اور ان کی گفتگو ہیجان‘ غصے‘ اشتعال اور غضب سے خالی تھی۔ لیکن ملکی حالات نے انہیں دکھی کر رکھا تھا۔ خاص طور پر افغانستان کی صورت حال‘ عرب مجاہدین‘ ان کے دربدر اہل وعیال اور طالبان پر ڈھائے جانے والے مظالم نے انہیں بے کل کر رکھا تھا۔ حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کا شمار پاکستان کے ان گنے چنے علماء میں ہوتا ہے جن کا طالبان قیادت سے گہرا رابطہ تھا۔ وہ حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ کی ہم رکابی میں عملاً جہاد افغانستان کا حصہ رہے۔ قندھار کے مردجری سے ان کا نہایت قریبی تعلق تھا۔ نائن الیون کے قیامت خیز دن حضرت مفتی صاحبؒ عالمی تحریک تحفظ ختم نبوت کے سالانہ اجتماع کے سلسلے میں لندن میں تھے۔ امریکہ کو خبر ہوئی کہ طالبان کا ایک قریبی دوست اور معاون برطانیہ میں ہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ کو حراست میں لے کر امریکہ پہنچا دیا گیا۔ جہاں ان سے کئی دن پوچھ گچھ ہوتی رہی۔ لیکن پتہ چلا کہ نائن الیون کے واقعات سے تو ان کے خواب وخیال کا بھی کوئی شبہ تک نہیں۔ امریکہ کے شدید دباؤ پر پاکستان نے ملا محمد عمر سے بات چیت کرنے اور اسامہ بن لادن کی حوالگی پر قائل کرنے کے لئے موثر علمائے کرام کا وفد ترتیب دینے کا فیصلہ کیا تو حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ‘ حضرت مولانا سلیم اللہ خان‘ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی‘ حضرت مولانا حسن جان‘ جناب ڈاکٹر شیر علی‘ جناب قاری سعید الرحمٰن اور جناب قاری عتیق الرحمٰن کے ساتھ حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ بھی شامل تھے۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے جب اس ملاقات کا احوال بتایا تو ان کی آنکھوں میں ایک چمک سی آ گئی۔ کہنے لگے کہ امیر المومنین ملا عمر نے کہا میں جو کچھ کر رہا ہوں وہ آپ ہی سے سیکھا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ آپ نے مجھے جو کچھ سکھایا وہ سچ ہے۔ وفد قندھار کے مردجری کو قائل نہ کر سکا۔ لیکن اس کا سادہ پرکار استدلال پاکستان کے جید علماء کے دلوں میں گھر کر گیا۔

حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ جیسی شخصیت کا قتل انسانیت کا قتل ہے۔ وہ فرقہ واریت کی فتنہ گری سے کوسوں دور تھے۔ نفرت اس پاک دل و پاکباز شخص کے جذبہ و احساس میں کبھی گھر نہ کر سکی۔ وہ اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے۔ ان کی زبان نے کبھی زہر افشانی نہ کی۔ ختم نبوت کی تحریک ان کے لہو کی ایک ایک بوند میں رچی بسی تھی

اور وہ ساری زندگی اس کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ حجاج کی تربیت کے لئے وہ پندرہ سال سے انتہائی ٹھوس کام کر رہے تھے۔ اقراء روضۃ الاطفال کے نام سے مدارس کا وسیع سلسلہ انہی کی لگن اور ریاضت کا نتیجہ ہے۔ ان مدارس میں قوم کے پچیس ہزار سے زائد طلباء و طالبات معیاری دینی و دنیوی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

یوں لگتا ہے جیسے قاتلوں کے پاس کوئی فہرست ہے۔ وہ پورے اعتماد کے ساتھ اس فہرست میں شامل شخصیت کو نشانہ بناتے اور پھر اپنی توجہ اگلے نمبر شمار پر مرکوز کر دیتے ہیں۔ آہنی ہاتھوں کے نعرے لگانے والے پوری قوم اور خود اپنے آپ کو فریب دے رہے ہیں۔ ان کی ترجیحات ہی کچھ اور ہیں۔ انہیں قوم کا سرمایہ علم و حکمت لٹنے کا شاید کوئی رنج ہی نہیں۔ شاید ان وارثان حرم کا لہو ان کے نزدیک پانی سے بھی زیادہ ارزاں ہو چکا ہے۔ انہیں اس شکار سے دلچسپی ہے جو امریکہ کو مطلوب ہے۔ قاتل دندنا رہے ہیں۔ وہ جب چاہیں جس کو چاہیں سرعام گولیوں سے بھون ڈالتے ہیں اور پھر اگلے شکار کے لئے میگزین بھر لیتے ہیں۔

جس دن حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ اور حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ کے بدن چھلنی کر دیئے گئے۔ اس دن وزیر اعظم شوکت عزیز بھی کراچی میں تھے۔ اخباری رپورٹس بتاتی ہیں کہ ان کی سیکورٹی کے لئے درجنوں سڑکیں بند کر دی گئیں۔ بیسیوں ناکے لگا دیئے گئے۔ سینکڑوں گاڑیاں ٹریفک کی میلوں لمبی قطاروں میں پہروں پھنسی رہیں۔ یہاں تک کہ ہسپتالوں کو جاتی ایمبولینسوں کو بھی گزرنے کی اجازت نہ دی گئی۔ ہزاروں پولیس اہلکار خصوصی ڈیوٹی پر تعینات کر دیئے گئے۔ یہ دن اور اس سے پہلے کے دو دن ریڈ الرٹ کے دن تھے۔ لیکن حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کی سیکورٹی پر مامور دونوں کانسٹیبل جانے کہاں چلے گئے تھے۔ ممکن ہے انہیں کسی اور اہم ذمہ داری پر لگا دیا گیا ہو۔ کچھ بھی ہو اس بہیمانہ واردات نے اہل پاکستان کے دلوں پر ایک اور خنجر چلایا ہے۔ ایک بار پھر اونچی بارگاہوں سے یہ اعلان ہوا ہے کہ خود اپنی جانوں اور اپنے مالوں کا تحفظ کر سکتے ہو تو کر لو۔ ریاست بری الذمہ ہے۔ لیکن ریاست کو یہ ضرور سوچنا چاہئے کہ جب علم و حکمت کے چراغ یوں بجھتے چلے جائیں اور بے سمت آندھیاں ان کی روشنیوں کا گلا گھونٹتی رہیں تو بستیاں بستیاں نہیں رہتیں اندھیر نگریاں بن جاتی ہیں۔ کیا قیامت ہے کہ نور کے میناروں کی طرح بلند شخصیات دن دہاڑے ڈائنا میٹ لگا کر اڑائی جا رہی ہیں اور نہ کسی کوتوال کی آنکھیں نم ہوتی ہیں' نہ دل میں کوئی شعلہ لپکتا ہے' نہ نیندیں حرام ہوتی ہیں۔ ان کے پی آر او ایک ایک بیان جاری کرتے ہیں اور ان کی ذمہ داری تمام ہو جاتی ہے۔ کیا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ کسی ملک کے شہری شکارگاہ کے چرند و پرند سے بھی زیادہ غیر محفوظ ہو جائیں؟۔!!!

فضائل مدینہ وآداب زیارت!

مولانا عبدالشکور لکھنویؒ!

مدینہ منورہ کا تقدس اور اس کی عظمت وشان صرف اسی بات سے ظاہر ہے کہ وہ بہترین انبیا ﷺ کا مسکن تھا اور اب ان کا مدفن ہے۔ یہ ایک ایسی بڑی فضیلت ہے جو کسی دوسرے مقام کو نصیب نہیں اور کوئی دوسری فضیلت کیسی ہی کیوں نہ ہو اس کی ہمسری کسی طرح نہیں کر سکتی۔

مدینہ منورہ کے نام احادیث میں بکثرت وارد ہوئے ہیں۔ یہ بھی ایک شعبہ اس کی فضیلت کا ہے۔ منجملہ ان کے چند نام میں یہاں لکھتا ہوں۔ طابہ‘ طیبہ‘ طیبہ‘ طائبہ! علماء نے لکھا ہے کہ ان ناموں کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ نہایت پاک اور پاکیزہ مقام ہے۔ نجاست معنوی یعنی شرک وکفر سے بھی پاک ہے اور نجاسات ظاہری سے بھی بری ہے۔ وہاں کے در ودیوار اور ہر چیز میں حتیٰ کہ مٹی میں بھی نہایت لطیف خوشبو آتی ہے جو ہرگز کسی دوسری خوشبودار چیز میں پائی نہیں جاتی۔ اس خوشبو کا ادراک اکثر اہل ایمان کرتے ہیں۔ خاص کر وہ لوگ جن کے دل حضرت سیدالمرسلین ﷺ کی محبت سے لبریز ہیں۔ اس کی خوشبو کی دل ربا کیفیت سے خوب واقف ہیں۔ حضرت شیخ شبلیؒ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی مٹی میں ایک عجیب خوشبو ہے جو مشک وعنبر میں ہرگز نہیں۔ شیخ ابوعبداللہ عطار کا شعر ہے کہ:

بطیب رسول اللہ طاب نسیمها
فما المسك والكافور والصندل الرطب

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص مدینہ منورہ کو بے خوشبو کہے یا وہاں کی ہوا کو خراب کہے وہ واجب التعزیر ہے۔ اسے قید کر دینا چاہئے یہاں تک کہ وہ صدق دل سے توبہ کرے۔ ارض اللہ دار الہجرۃ بیت رسول اللہ حرم رسول اللہ محبوبہ حسنہ اور بھی بہت سے نام ہیں جو علمائے کرام نے ذکر کئے ہیں۔ سب سے زیادہ مشہور نام مدینہ‘ ہے۔

احادیث میں مدینہ منورہ کے فضائل بہت وارد ہوئے ہیں۔ اس مقام پر صرف چند حدیثیں صحیح لکھی جاتی ہیں:

مدینہ منورہ کے فضائل

1...... جب شروع شروع میں رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تھے اس وقت وہاں کی آب وہوا نہایت ناقص وخراب تھی۔ اکثر وبائی بیماریاں رہتی تھیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت بلالؓ آتے ہی سخت بیمار ہو گئے تھے تو اس وقت رسول خدا ﷺ نے یہ دعا مانگی تھی کہ اے اللہ! مدینہ کی محبت ہمارے

دلوں میں ڈال دے۔ جیسا کہ ہم لوگوں کو مکہ سے محبت ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع اور مد میں برکت دے اور مدینہ کی آب ہوا کو درست کر دے اور اس کا بخار جحفہ کی طرف بھیج دے۔ (صحیح بخاری)

2...... آنحضرتﷺ کو مدینہ منورہ سے اتنی محبت تھی کہ جب کہیں سفر میں تشریف لے جاتے تو لوٹتے وقت جب مدینہ منورہ قریب رہ جاتا اور اس کی عمارتیں دکھائی دینے لگتیں تو حضور اکرمﷺ اپنی سواری کو کمال شوق میں تیز کر دیتے اور فرماتے کہ یہ طابہ آ گیا۔ (صحیح بخاری) اور اپنی چادر مبارک اپنے شانہ اقدس سے گرا دیتے اور فرماتے کہ یہ طیبہ کی ہوائیں ہیں۔ صحابہ کرامؓ میں سے جو کوئی بوجہ گرد وغبار کے اپنا منہ بند کرتا تو آپ منع کرتے اور فرماتے کہ مدینہ کی خاک میں شفا ہے۔ (جذب القلوب)

3...... حضور نبی کریمﷺ نے فرمایا ہے کہ ایمان مدینہ کی طرف لوٹ آئے گا۔ جیسا کہ سانپ اپنے سوراخ کی طرف لوٹ آتا ہے۔ (صحیح بخاری)

4...... حضور نبی کریمﷺ نے فرمایا کہ دجال کا گزر ہر شہر میں ہوگا۔ مگر مکہ اور مدینہ میں نہ آنے پائے گا۔ فرشتے ان کی محافظت کریں گے۔ (صحیح بخاری)

5...... حضور نبی کریمﷺ نے فرمایا ہے کہ مدینہ برے آدمیوں کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے لوہے کی بھٹی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔ (صحیح بخاری)

یہ خاصیت مدینہ منورہ میں ہر وقت موجود ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جب مدینہ منورہ سے شام آنے لگے تو بہت خائف تھے۔ اپنے ساتھیوں سے کہتے تھے کہ: نخشی ان تکون فمن نفسته المدینه ! یعنی ہم کو خوف آتا ہے کہ کہیں ہم ان لوگوں میں سے تو نہیں ہیں جن کو مدینہ نکال دیتا ہے اور خاص کر اس خاصیت کا ظہور قیامت کے قریب بہت اچھے طور پر ہوگا۔ تین مرتبہ مدینہ منورہ میں زلزلہ آئے گا کہ جس قدر بدباطن لوگ اس وقت وہاں پناہ گزین ہوئے ہوں گے نکل جائیں گے۔

6...... حضور نبی کریمﷺ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے چلنے لگے تو دعا کی کہ اے پروردگار! اگر تو مجھے اس شہر سے نکالتا ہے جو تمام مقامات سے مجھے زیادہ محبوب ہے تو اس مقام میں مجھے لے جا جو تمام شہروں سے زیادہ تجھے محبوب ہو۔

7...... حضور نبی کریمﷺ نے فرمایا ہے کہ جس سے یہ بات ہو سکے کہ مدینہ میں مرے اس کو چاہئے کہ مدینہ میں مرے۔ کیونکہ جو شخص مدینہ میں مر جائے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے ایمان کی گواہی دوں گا اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ سب سے پہلے جن لوگوں کو میری شفاعت کی دولت نصیب ہوگی وہ اہل مدینہ ہوں گے۔ بعد اس کے اہل مکہ۔ بعد اس کے اہل طائف۔ اسی وجہ سے اکثر حضرت عمرؓ دعا کیا کرتے تھے

جیسا کہ صحیح بخاری میں مروی ہے کہ اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور میری موت اپنے رسول ﷺ کے شہر میں کر۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دونوں دعائیں قبول فرمائیں۔ خدا کی راہ میں شہید بھی ہوئے اور خاص مدینہ منورہ میں حضرت حبیب خدا ﷺ کے ہمراہ مدفون ہوئے۔ اسی وجہ سے امام مالکؒ حج کرنے کے لئے صرف ایک بار گئے اور حج کر کے فوراً مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ کبھی مدینہ منورہ سے باہر نہیں گئے کہ مبادا مدینہ سے باہر موت نہ آ جائے۔ تمام عمر مدینہ منورہ میں رہے اور وہیں وفات پائی۔

8...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مدینہ میری ہجرت کا مقام ہے اور وہی میرا مدفن ہے اور وہیں سے میں قیامت کے دن اٹھوں گا۔ جو شخص میرے پڑوسیوں (یعنی اہل مدینہ) کے حقوق کی حفاظت کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے ایمان کی گواہی دوں گا۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کرے گا وہ ایسا گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

9...... مدینہ کی خاک پاک میں اور وہاں کے میوہ جات میں حق تعالیٰ نے تاثیر شفا ودیعت فرمائی ہے۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ ایک مقام ہے وادی بطحان۔ وہاں کی مٹی سرور دو عالم ﷺ مرض تپ میں تجویز فرماتے تھے اور فوراً شفاء ہوتی تھی۔ اکثر علمائے کرام نے اس مٹی کے متعلق اپنا تجربہ بھی لکھا ہے۔ چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ بھی جذب القلوب میں لکھتے ہیں کہ جس زمانہ میں، میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا۔ میرے پیر میں ایک مرض سخت پیدا ہو گیا کہ تمام اطباء نے اس امر پر اتفاق کر لیا کہ اس مرض کا آخری نتیجہ موت ہے۔ صحت دشوار ہے۔ میں نے اس خاک پاک سے اپنا علاج کیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں بہت آسانی سے صحت حاصل ہو گئی۔ اسی قسم کی خاصیتیں وہاں کی کھجور میں بھی مروی ہیں اور لوگوں نے تجربہ بھی کیا ہے۔ اگرچہ بعد ثابت ہو جانے اس امر کے کہ حضرت سرور دو عالم ﷺ نے یوں فرمایا ہے کسی کے تجربہ کی کچھ حاجت نہیں۔ یہ تو شفائے جسمانی ہے۔ اہل ایمان تو وہاں کی خاک پاک میں شفائے روحانی کا یقین رکھتے ہیں۔

10...... منجملہ فضائل مدینہ منورہ کے یہ ہے کہ وہاں مسجد نبوی ہے جو آخر مساجد انبیاء ہے اور مسجد قباء جو دین اسلام میں سب سے پہلی مسجد ہے اور جس کی تعریف قرآن مجید میں وارد ہوئی ہے اور اس کو مسجد تقویٰ کا لقب دیا گیا ہے۔

مسجد نبوی کی فضیلت

مسجد نبوی کے فضائل بیان کرنے کی چنداں حاجت نہیں جس مسجد میں سرور انبیاء ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس کی تعمیر اپنے اہتمام سے فرمائی اور اس کو اپنی مسجد فرمایا۔ اس کی فضیلت اور بزرگی کوئی کیا بیان کر سکتا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک نماز میری مسجد میں بہتر ہے ہزاروں نمازوں سے جو کسی اور مسجد

میں ہوں۔ سوا کعبہ مکرمہ کے اور نیز فرمایا کہ لوگوں کو کسی مسجد کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز نہیں سوا ان تین مسجدوں کے۔ میری مسجد اور مسجد حرام یعنی کعبہ اور مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس۔ مسجد قباء کے فضائل بھی بہت ہیں۔ حضرت سرور دو عالم ﷺ ہفتہ میں ایک بار ضرور وہاں تشریف لے جاتے تھے۔ کبھی سوار ہو کر کبھی پا پیادہ۔ (صحیح بخاری)

11...... صحیح بخاری وغیرہ میں مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر یعنی (روضۂ مقدسہ) اور میرے منبر کے درمیان میں ایک باغ ہے۔ بہشت کے باغوں میں سے اور میرا منبر (قیامت کے دن) میرے حوض کے اوپر ہوگا۔

علمائے کرام نے اس حدیث کے کئی مطالب بیان کئے ہیں۔ مگر صحیح مطلب یہ ہے کہ وہ خطہ پاک جو روضۂ اقدس اور منبر اطہر کے درمیان ہے بعینہ اٹھ کے جنت الفردوس میں چلا جائے گا۔ جس طرح کہ دنیا کے تمام مقامات برباد ہو جائیں گے۔ اس مقام مقدس پر کوئی آفت نہ آئے گی۔ یہی مطلب ہے اس کے باغ ہونے کا۔ منجملہ باغات بہشت کے اور حضرت محمد ﷺ کا منبر عالی قیامت میں از سر نو اعادہ کیا جائے گا جس طرح کہ آدمیوں کے بدنوں کا اعادہ ہوگا۔ پھر وہ منبر آپ ﷺ کے حوض پر نصب کر دیا جائے گا۔

12...... صحیح بخاری وغیرہ میں مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ فلاں مقام سے فلاں مقام تک حرم ہے۔ اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اور نہ اس میں کوئی بات (ظلم ومعصیت کی) کی جائے جو شخص اس میں نئی بات کرے گا۔ اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت۔ علمائے کرام نے اس حدیث کے مطلب میں اختلاف کیا ہے۔ حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک مکہ معظمہ کی طرح مدینہ منورہ کے لئے بھی حرم ہے جس طرح مکہ کے حرم میں جدال قتال اور درخت کا شکار کرنا منع ہے اور ان افعال کے ارتکاب سے جزا لازم ہوتی ہے اسی طرح مدینہ منورہ کے حرم میں بھی یہ امور ممنوع ہیں اور ان کے ارتکاب سے جزا واجب ہوتی ہے۔ (یہ امام شافعیؒ کا قدیم قول ہے جدید قول میں وہ اس امر کے قائل ہو گئے ہیں کہ جزا واجب نہیں ہوتی۔ رد المختار) انہوں نے مدینہ کے حرم کی بھی ہر جانب سے تحدید کی ہے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس حدیث میں صرف مدینہ کی عظمت کا اظہار مقصود ہے اور وہاں ظلم و بدعت کا سد باب منظور ہے۔

13...... تمام علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ مدینہ منورہ کا وہ مقدس حصہ جو جسم اطہر نبوی ﷺ سے متصل ہے تمام مقامات سے افضل ہے۔ یہاں تک کہ کعبہ بلکہ عرش عظیم سے بھی۔ اب اس کے بعد اختلاف ہے کہ آیا مکہ افضل ہے یا مدینہ۔ صحیح یہ ہے کہ کعبہ کو چھوڑ کے باقی حصہ پر مدینہ کا باقی حصہ افضل ہے۔ امیر المومنین سیدنا حضرت عمرؓ نے بطور زجر و انکار کے عبداللہ بن عباس مخزومی سے کہا کہ کیا تم یہ کہتے ہو کہ مکہ مدینہ سے افضل ہے۔ انہوں نے کہا کہ مکہ خدا کا حرم ہے اور وہاں اس کا گھر ہے (اس وجہ سے اس کو افضل کہتا ہوں) حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں خدا کے حرم

اور اس کے گھر کی نسبت کچھ نہیں کہتا۔ پھر فرمایا کہ کیا تم یہ کہتے ہو کہ مکہ مدینہ سے افضل ہے۔ انہوں نے پھر وہی کہا کہ مکہ خدا کا حرم ہے اور وہاں اس کا گھر ہے۔ (اس وجہ سے میں اس کو افضل کہتا ہوں) حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں خدا کے حرم اور اس کے گھر کی نسبت کچھ نہیں کہتا۔ پھر فرمایا کہ کیا تم یہ کہتے ہو کہ مکہ مدینہ سے افضل ہے۔ کئی بار حضرت عمرؓ نے اس کلام کی تکرار فرمائی اور چلے گئے۔ معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ خانہ کعبہ کو مستثنیٰ کر کے مدینہ کو مکہ سے افضل کہتے تھے اور یہی حق ہے۔

زیارت روضہ مقدسہ کے فضائل اور اس کا حکم

حضرت سید المرسلینﷺ کی زیارت سرمایۂ سعادت دنیا و آخرت ہے اور اہل ایمان ومحبت کا مقصد اصلی اور حقیقی غایت اس کے فضائل بیان کرنے کی چنداں حاجت نہیں۔ قسم ہے رب العرش کے عزت وجلال بے زوال کی کہ اگر اس زیارت میں کچھ بھی ثواب نہ رکھا جاتا اور اس کا معاوضہ آخرت میں کچھ بھی نہ دیا جاتا تب بھی مشتاقان بے دل کی یہی حالت ہوتی اور حضرت رحمۃ للعالمینﷺ کا کلمہ پڑھنے والے اس وقت بھی اسی طرح مہینوں بلکہ برسوں کا سفر اختیار کر کے دشوار گزار راستوں سے عبور کر کے فوج کی فوج اس آستانہ عالی کی زیارت کے لئے آتے۔ ان کے مصائب سفر اور تمام تکالیف کا یہی معاوضہ بس ہے کہ روضۂ محبوب کی زیارت نصیب ہو جائے اور سرور انبیاء کی مقدس چوکھٹ پر جبہ سائی کی دولت مل جائے۔

مگر اس بارگاہ رحمت وکرامت کی فیاضی کا مقتضی ہے کہ جو لوگ اس آستانہ عالی کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ ان کے لئے علاوہ اس دولت بے بہا یعنی دیدار جمال بے مثال روضہ سرور انبیاء کے اور بھی بڑے بڑے اعلیٰ مدارج کا وعدہ کیا گیا ہے۔ نمونہ کے طور پر دو چار حدیثیں لکھی جاتی ہیں:

1...... حضور نبی کریمﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی ہے۔

2...... حضور نبی کریمﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری زیارت کے لئے آئے اور میری زیارت کے سوا اس کو کوئی کام نہ ہو تو میرے اوپر ضروری ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں۔

3...... حضور نبی کریمﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص حج کرے پھر بعد میری وفات کے میری قبر کی زیارت کرے۔ وہ مثل اس شخص کے ہوگا جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

4...... حضور نبی کریمﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص قصد کر کے میری زیارت کو آئے وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا اور جو شخص حرمین میں سے کسی مقام میں مر جائے گا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بے خوف لوگوں میں اٹھائے گا۔

5...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بعد وفات میری زیارت کرے۔ گویا اس نے زندگی میں میری زیارت کی اور جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگئی اور میری امت میں جس کسی کو مقدور ہو پھر وہ میری زیارت نہ کرے تو اس کا کوئی عذر نہیں۔ (سنا جائے گا۔)

احادیث مبارکہ کے علاوہ قرآن مجید میں بھی ایسے اشارات صریحہ موجود ہیں جو زیارت قبر اقدس واطہر کی ترغیب دیتے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک آیت یہ ہے:

ترجمہ:...... ''اور اگر وہ لوگ جبکہ اپنی جانوں پر ظلم کر چکے تھے (اے نبی) تمہارے پاس آتے۔ پھر وہ اللہ سے استغفار کرتے اور رسول (یعنی تم بھی) ان کے لئے استغفار کرتے تو بے شک وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پاتے۔''

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جانا اور ان سے استغفار کرنا باعث مغفرت ہے اور انبیاء علیہم السلام کے لئے حیات ابدی کا ثبوت تمام اہل اسلام کو مسلم اور قرآن واحادیث سے واضح طور پر ظاہر ہے۔ لہٰذا یہ شبہ بھی نہیں ہوسکتا کہ یہ فضیلت صرف اسی زمانہ کے لوگوں کو نصیب ہوسکتی تھی۔ اب اس کا وقت جاتا رہا۔

حافظ ابن کثیر محدث اپنی تفسیر میں اس آیت کے نیچے لکھتے ہیں کہ محمد بن حرب ہلالی کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ گیا اور روضہ شریف کی زیارت کر کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ولو انھم...... لہٰذا میں اپنے گناہوں سے استغفار کرتا ہوا آپ ﷺ کو اپنا شفیع بنانے کے لئے آیا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ بہت رویا اور اس نے ولولہ شوق میں دو شعر عرض کئے۔ اس میں ایک یہ ہے کہ:

نفسی الفداء لقبر انت ساکنه
فیه العفاف وفیه الجود والکرم

محمد بن حرب کہتے ہیں کہ اس اعرابی کے لوٹ جانے کے بعد میں نے حضرت سرور دو عالم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اس اعرابی سے جا کر ملو اور اس کو بشارت دو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ میری شفاعت سے بخش دیئے۔ اب باقی رہا یہ مسئلہ کہ زیارت روضہ شریف کا کیا حکم ہے۔ یعنی یہ سنت ہے یا واجب۔ علمائے محققین اس کے وجوب کے قائل ہیں اور احادیث سے ان ہی کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی۔ اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ اسی مضمون کی اور بھی احادیث ہیں اور تمام علما کا سلف ہے کہ آج تک تارکین زیارت پر ردوقدح کرنا اور ترک زیارت کو معیوب سمجھنا بھی اسی امر کی دلیل ہے کہ وہ لوگ زیارت کو واجب سمجھتے تھے۔ ورنہ سنت یا مستحب کے ترک پر ایسے سخت کلمات کا استعمال جیسے تارکین زیارت پر ان لوگوں نے کیا ہے نہیں ہوا۔ علاوہ ان سب کے سلف صالحین کا صحابہ کرامؓ وتابعینؒ کے زمانہ میں اس زیارت باسعادت کے لئے اہتمام کرنا اور اس پر سخت التزام رکھنا اس کے وجوب کی طرف صریح اشارہ کر رہا ہے۔

سیدنا حضرت بلالؓ موذن کا خاص زیارت روضۂ اقدس کے لئے شام سے مدینہ منورہ آنا بہت مشہور واقعہ ہے اور صحیح روایت ہے۔ ابن عساکرؒ نے روایت کی ہے کہ امیر المومنین حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں حضرت بلالؓ شام سے مدینہ منورہ آئے۔ انہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت سرور انبیاءﷺ فرماتے ہیں کہ اے بلالؓ یہ کیا ظلم ہے کہ تم کبھی ہماری زیارت کو نہیں آئے۔ یہ خواب دیکھتے ہی حضرت بلالؓ وہاں سے چل دیئے۔ جب روضۂ مقدسہ پر پہنچے تو بہت روئے۔ پھر حسنینؓ کے کہنے سے انہوں نے اذان دی جس سے ایک قیامت برپا ہوگئی اور حضرت سید المرسلینﷺ کی وفات کا غم از سرنو تازہ ہوگیا۔ اشھد ان محمدا...... ! پر پہنچ کر ان کی عجیب حالت ہوگئی اور بغیر اذان پوری کئے اتر آئے۔ امیر المومنین سیدنا حضرت عمرؓ جب بیت المقدس تشریف لے گئے اور کعب احبار مسلمان ہوئے تو حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا کہ اے کعب! کیا تمہارا جی چاہتا ہے کہ تم ہمارے ساتھ مدینہ چلو اور سرور انبیاءﷺ کی زیارت کرو۔ چنانچہ کعب احبار ان کے ہمراہ خاص زیارت کے لئے مدینہ منورہ آئے۔ پھر حضرت عمرؓ نے مدینہ پہنچ کر سب سے پہلے جو کام کیا وہ یہ تھا کہ روضۂ مقدسہ پر حاضر ہوئے اور حضرت رحمۃ للعالمینﷺ کی جناب میں بہ تمام ادب سلام عرض کیا۔

حضرت ابن عمرؓ کی عادت تھی کہ جب کسی سفر سے آتے تو سب سے پہلے روضۂ مقدسہ پر حاضر ہوکر جناب نبویﷺ میں سلام عرض کرتے۔ حضرت امام مالکؒ اپنے موطا میں روایت کرتے ہیں کہ نافع سے کسی نے پوچھا کہ تم نے دیکھا ہے کہ حضرت ابن عمرؓ قبر شریف کے پاس کھڑے ہوکر سلام عرض کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں دیکھا ہے اور سو بار سے زیادہ دیکھا ہے۔ وہ قبر شریف پر کھڑے ہوکے یہ کہتے تھے کہ: السلام علی النبی السلام علی ابابکر السلام علی ابی!

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ شام سے مدینہ منورہ قاصد بھیجا کرتے تھے۔ خاص اس لئے کہ وہ ان کا سلام بارگاہ رسالتﷺ میں پہنچادے اور یہ زمانہ جلیل القدر تابعینؒ کا تھا۔ اسی قسم کی اور بھی بہت سی روایات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اس زیارت پر کیسے دلدادہ تھے اور اس کے لئے کتنا اہتمام کرتے تھے اور درحقیقت مومن کے لئے حق سبحانہ کے دیدار کے بعد اس سے زیادہ اور کون سی دولت اور نعمت ہوسکتی ہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے اس بقعہ نور کی زیارت کرے اور اس کس بیکساں تکیہ گاہ ہر دو جہاں کی خدمت میں سلام عرض کرے اور اس کے جواب سے مشرف ہو:

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اس نعمت عظمیٰ کا لطف اس شخص سے پوچھیے جس کی قسمت نے یاری کی اور اس شربت کی چاشنی اس کو مل

چکی ہو اور خدا نے اس کو قلب سلیم اور ایمان کے ساتھ درد و محبت سے ممتاز فرمایا ہو۔ اس سے زیادہ بدنصیبی اور کیا ہوگی کہ بعض لوگ اس زیارت باسعادت کو یا اس کے لئے سفر کرنے کو ناجائز کہتے ہیں اور اپنی خوش فہمی سے اس پر نازاں ہیں۔ سنا ہے کہ بعض لوگ حج کر کے اپنے وطن لوٹ آئے اور مدینہ منورہ نہ گئے۔ ہائے افسوس اس سے زیادہ محرومی اور کیا ہوگی۔

زیارت کا طریقہ اور اس کے آداب

1...... جو شخص حج کرنے جائے اس کو چاہئے کہ اگر حج فرض ہو تو پیشتر حج سے فراغت کرے۔ پھر زیارت کے لئے جائے اور اگر حج نفلی ہو تو اختیار ہے۔ چاہے پہلے حج کرلے بعد اس کے زیارت کو جائے۔ یہ سب صورتیں اس حالت میں ہیں کہ جب حج کے لئے جانے کا راستہ مدینہ منورہ کی طرف سے نہ ہو۔ اگر مکہ جانے کے راستہ ہی میں مدینہ منورہ ملتا ہو۔ جیسے اہل شام کو وہ مکہ آنا چاہیں تو پہلے ان کو مدینہ منورہ ملے گا تو ایسی حالت میں خواہ مخواہ حج سے پہلے زیارت کرنا چاہئے۔ خواہ حج فرض ہو یا نفل۔ کیونکہ باوجود اس قدر قرب کے پھر زیارت کا ترک کردینا نہایت بدبختی اور قساوت قلبی کی دلیل ہے۔ (ردالمختار)

2...... زائر کو چاہئے کہ جب زیارت کے لئے چلے تو یہ نیت کرے کہ میں روضۂ اقدس و اطہر اور مسجد انور حضرت خیرالبشرﷺ کی زیارت کے لئے سفر کرتا ہوں۔ غرض یہ کہ اس سفر کے دو مقصود ہوں۔ زیارت روضہ شریف بھی اور زیارت مسجد شریف بھی۔ (درمختار وغیرہ)

3...... جس وقت مدینہ منورہ کی طرف کوچ کرے۔ اپنے ذوق وشوق کو ترقی دے اور اپنے دل کو بشارت دے کہ انشاء اللہ! اب عنقریب حضرت رحمتہ للعالمینﷺ کی زیارت نصیب ہونے چاہتی ہے اور سوا ان خیالات کے اور کسی قسم کے خیالات اپنے دل میں نہ آنے دے اور راہ بھر درود شریف کی کثرت رکھے۔ سوا اوقات نماز کے اور قضائے حاجت کے اسی عبادت عظمیٰ میں مشغول رہے۔ درود شریف سے بہتر کوئی ذریعہ بارگاہ رسالتﷺ میں تقرب کا نہیں ہے اور درود شریف کی کثرت نے آنحضرتﷺ کے جمال بے مثال کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ خصوصاً مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر درود شریف کی کثرت کرنا عجیب ہی ثمرہ دیتا ہے۔

حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چند فرشتوں کو اسی کام پر مقرر فرمایا ہے کہ جب کوئی زیارت کے لئے آنے والا درود شریف پڑھتا ہے تو وہ فرشتے حضور نبویﷺ میں جاکر عرض کرتے ہیں کہ فلاں شخص فلاں کا بیٹا حضرت محمدﷺ کی زیارت کے لئے آتا ہے اور حضرت محمدﷺ! اپنے پہنچنے سے پہلے یہ تحفہ حضورﷺ کے لئے بھیجا ہے۔ خیال کرو کہ اس سے زیادہ اور کیا نعمت ہوگی کہ اس سردار دو عالمﷺ کے سامنے تمہارا اور تمہارے باپ کا نام لیا جائے اور تمہارا تحفہ پیش کیا جائے:

جان میدہم در آرزو اے قاصد آخر بازگو
در مجلس آن نازنین حرے کہ از مامی رود

4...... اثنائے راہ میں جس قدر مقامات متبرکہ ملیں۔ مثلاً وہ مساجد جن میں حضرت سید المرسلینﷺ نے نماز پڑھی یا اور اسی قسم کے مقامات ان سب کی زیارت سے مشرف ہو اور جب ذوالحلیفہ کی مسجد میں پہنچے تو وہاں دو رکعت نماز پڑھے۔

5...... جب حرم شریف طیبہ مکہ قریب آ جائے اور وہاں کی عمارات اور مقامات دکھائی دینے لگیں تو نہایت خشوع وخضوع اور مسرت اور فرحت کو اپنے دل میں جگہ دے اور اس امر کا تصور کرے کہ اب ہم سلطان عالمﷺ کی بارگاہ میں پہنچنے چاہتے ہیں اور مقام مقدس کے عظمت وجلال کا خیال بیش از بیش رکھے اور کوئی بات خلاف ادب اپنے سے سرزد نہ ہونے دے۔ یہ وہ وقت ہے کہ جن کے دل نور ایمان سے منور ہوتے ہیں۔ آنحضرتﷺ کی محبت ان کے سینوں میں مشتعل ہو جاتی ہے اور ایک عجیب وجد وسرور کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ پھر ان کو اپنے تن بدن کا ہوش نہیں رہتا۔ اس بے خودی کی حالت میں کبھی کسی سے کوئی بات خلاف شرع بھی صادر ہو جاتی ہے کہ:

وقت آن آمد کہ من عریان شوم
جسم بگذارم سرا سرجان شوم

بوئے یار مہربانم میرسد
بوئے جانان سوئے جانم میرسد

باز آمد آب مادر جوئے ما
باز آمد شاہ مادر کوئے ما

اور اگر کسی شخص کو یہ حالت نصیب نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ بہ تکلف اپنے اوپر یہ حالت پیدا کرے اور ذوق وشوق والوں کی سی صورت بنائے۔ انشاءاللہ! اگر کچھ دیر بہ تکلف یہ حالت اپنے اوپر قائم رکھے گا تو پھر خود بخود ایک اصلی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ پھر جب جبل مفرح کے قریب پہنچے تو اس پر چڑھ کر عمارات مدینہ منورہ کا مشاہدہ کرے اور اس شہر مقدس کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک دے۔ یہ بات ایک ذوق وشوق کی ہے۔ اس کو مسنون نہ سمجھنا چاہئے۔

پھر جب مدینہ منورہ بالکل سامنے آ جائے تو بخیال ادب اور بمقتضاء شوق اپنی سواری سے اتر پڑے اور اگر ممکن ہو تو وہاں سے مسجد شریف تک پیادہ پا جائے۔ جب قبیلہ عبدالقیس کے لوگ حضور نبویﷺ میں حاضر ہوئے تھے۔ جیسے ہی ان کی نظر اس جمال پاک پر پڑی بغیر اس کے کہ اونٹ کو بٹھلائیں۔ بے اختیار اپنی سواریوں سے نیچے

آ گئے اور حضرت محمد ﷺ نے انہیں منع نہیں فرمایا۔ پھر جب حرم شریف مدینہ منورہ کے اندر داخل ہونے لگیں تو پہلے حضرت خیر البشر ﷺ کی خدمت میں سلام بادب تمام عرض کرے۔ بعد اس کے یہ دعا پڑھے۔

ترجمہ:...... ’’اے اللہ! یہ تیرے نبی کا حرم ہے اور تیری وحی اترنے کی جگہ ہے۔ پس مجھے اس میں داخل ہونے کی دولت عنایت کر اور اس کو میرے لئے دوزخ سے بچنے کا ذریعہ اور عذاب سے امان کا (باعث) بنا دے اور مجھے ان لوگوں میں سے کر جن کو قیامت کے دن حضرت محمد ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔‘‘

6...... مدینہ منورہ کے حرم شریف میں داخل ہونے کے لئے خوب اچھی طرح غسل کرے اور اگر غسل کا سامان حرم شریف سے باہر ممکن نہ ہو تو بعد داخل ہونے کے زیارت روضۂ اقدس کے لئے جانے سے پہلے غسل کرے اور خوشبو کا استعمال کرے اور عمدہ لباس (بعض لوگ مدینہ منورہ کے اندر داخل ہونے کے لئے احرام کا لباس پہنتے ہیں۔ یہ بالکل بے اصل ہے اور اس کا لباس مکہ معظمہ کے لئے خاص ہے۔ جذب القلوب) جو اس کو میسر ہو پہنے۔ بہتر یہ ہے کہ سفید کپڑے ہوں۔ کیونکہ حضرت رسول خدا ﷺ کو سفید لباس سے زیادہ رغبت ہے اور نہایت ادب وحلم ووقار سے مدینہ منورہ کی زمین مقدس پر قدم رکھے اور اس بات کا خیال ہر وقت دل میں رکھے کہ یہ وہ پاکیزہ زمین ہے جس سے حبیب خدا ﷺ کے مبارک قدموں نے مس کیا ہے اور یہ وہی گلی کوچے ہیں جہاں سرور انبیاء ﷺ کے اصحاب ؓ چلتے پھرتے تھے۔ درحقیقت وہ زمین تو اس قابل ہے کہ وہاں آدمی سر کے بل چلے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ:

برزمین کہ نشان کف پائے تو بود
سالہا سجدۂ ارباب نظر خواہد بود

7...... مدینہ منورہ کے اندر پہنچ کر سب سے پہلے مسجد شریف میں بقصد زیارت حضرت سید المرسلین ﷺ کے جائے اور اس کو ہر کام اور ہر چیز پر مقدم رکھے۔ ہاں! اگر یہ سمجھے کہ اسباب وغیرہ اچھے طور پر نہ رکھ لیا جائے گا تو تلف ہو جائے گا تو اپنا اسباب وغیرہ حفاظت سے رکھ کر باطمینان زیارت کے لئے آئے اور مسجد شریف میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:

ترجمہ:...... ’’میں (شیطان سے) خدا کی پناہ مانگتا ہوں اللہ کا نام لے کر (اس میں داخل ہوتا ہوں) رسول خدا پر سلام ہو اے نبی! آپ پر سلام ہو اور خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں۔‘‘

اور مسجد شریف میں نہایت ادب اور تعظیم کے ساتھ داخل ہو۔ پہلے داہنا پاؤں مسجد میں رکھے اور یہ بات دل میں ہر وقت رہے کہ یہ مسجد حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی مسجد ہے۔ یہ وہ مسجد ہے جہاں سرور انبیاء ﷺ نماز پڑھتے تھے۔ وعظ فرماتے تھے۔ اعتکاف کرتے تھے۔ یہاں وحی اترتی تھی۔ جبرائیل علیہ السلام آتے تھے اور مسجد شریف میں داخل ہونے سے پہلے مستحب ہے کہ کچھ صدقہ فقرائے مدینہ منورہ کو دے دے اور مسجد شریف میں پہنچ کر اعتکاف

کی نیت کرے۔ گو تھوڑی ہی دیر کے لئے ہو۔ کیونکہ یہ ایک بے مشقت عبادت ہے۔ جس کا ثواب بہت زیادہ ملتا ہے اور چاہئے کہ ہر مسجد میں داخل ہوتے وقت نیت اعتکاف کی کرلیا کرے۔ مفت بے مشقت ثواب ملتا ہے۔ اس کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔ پھر مسجد شریف میں منبر اقدس کے قریب دو رکعت نماز بہ نیت تحیۃ المسجد پڑھے اور اس نماز میں زیادہ طول نہ دے۔ صرف سورۃ الکافرون اور سورۃ اخلاص پر اکتفا کرے۔ بعد تحیۃ المسجد کے دو رکعت نماز شکرانہ کی پڑھے کہ حق تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے اس کو یہ دولت نصیب کی اور اس بارگاہ عظمت وجاہ میں اس کو پہنچایا۔ جس کی آستاں بوسی کی تمنا میں بڑے بڑے قدوسی جان دیتے ہیں۔

8...... تحیۃ المسجد اور نماز شکر کے بعد زیارت کی طرف متوجہ ہو اور یہ سمجھ لے کہ میں اب اس باعظمت بارگاہ میں جاتا ہوں جس کے سامنے تمام دنیا کے پرجلال بادشاہوں کی بھی کچھ وقعت نہیں۔ جو خدا کے تمام نیک بندوں کا سردار اور سب سے زیادہ اس کا مقرب اور محبوب ہے اور خدا سے دعا کرے کہ اے اللہ! اس مقام مقدس کے لائق ادب اور تعظیم کی مجھے توفیق دے اور میرے دل اور اعضاء کو تمام خلاف ادب باتوں سے محفوظ رکھ۔ سچ یہ ہے کہ بغیر عنایت ایزدی کے اس درگاہ عرش اشتباہ کی شان کے لائق ادب وتعظیم کسی سے ممکن نہیں۔ ایک زائر دلدادہ کہتا ہے کہ:

ترجمہ:...... ''جب ہم احمد ﷺ کی قبر شریف پر پہنچے تو ان کے نور سے ایک ایسی روشنی نکلی جس نے آفتاب اور ماہتاب کو شرمندہ کر دیا اور ہم ایسے مقام میں کھڑے ہوئے کہ میں خدا کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ مقام اپنی ہیبت سے حشر کو یاد دلاتا تھا۔''

غرض جس قدر اس کے امکان میں ہو ظاہر وباطن سے تعظیم وادب اور خشوع وخضوع کا کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ جذب القلوب میں لکھتے ہیں کہ جن باتوں کی شریعت میں ممانعت ہے مثل سجدہ کرنے' زمین پر منہ رکھنے اور کٹہرہ شریف کے بوسہ دینے وغیرہ کے ان امور سے پرہیز کرے اور یہ خوب سمجھ لے کہ ان باتوں میں کچھ بھی ادب نہیں۔ ادب تو فرمان برداری اور آنحضرت ﷺ کے حکم کی پیروی میں ہے۔ ہاں! اگر غلبہ شوق و بے خودی میں کسی سے کوئی بات صادر ہو جائے تو وہ معذور ہے۔ پھر نہایت ادب کے ساتھ نماز کی طرح داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سر مبارک کی طرف منہ کرلے اور قبلہ کی طرف پشت کر کے چار گز کے فاصلہ پر کھڑا ہو اور اس بات کا یقین کرلے کہ آنحضرت ﷺ اس کی حاضری سے واقف ہیں اور اس کو دیکھ رہے ہیں اور اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں اور اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں اور نہایت لطف وعنایت اس شخص کے حال پر فرما رہے ہیں۔ اس خیال کو خوب پختہ کر کے نہایت دردناک اور باادب آواز میں نہایت شوق وذوق کے ساتھ معتدل آواز سے عرض کرے کہ:

ترجمہ:...... ''آپ پر سلام ہو اے میرے سردار' اے خدا کے رسول۔ آپ پر سلام ہو اے خدا کے نبی۔

آپ پر سلام ہوا ے خدا کے پیارے۔ آپ پر سلام ہوا ے نبی (سراپا رحمت) آپ پر سلام ہوا ے امت کی شفاعت کرنے والے۔ آپ پر سلام ہوا ے سب رسولوں کے سردار۔ آپ پر سلام ہوا ے نبیوں کے مہر۔ آپ پر سلام ہو اے مزمل۔ آپ پر سلام ہوا ے مدثر۔ آپ پر سلام ہو اور آپ کے پاکیزہ باپ دادوں اور آپ کی اہلبیت پاک پر جن سے اللہ نے نجاست کو دور کر دیا اور ان کو خوب پاک کر دیا۔ اللہ آپ کو ہم سب کی طرف جزا دے۔ ان جزاؤں سے بڑھ کر جو اس نے کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی امت کی طرف سے دی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے رسول ہیں۔ آپ نے خدا کے پیغام پہنچائے اور امانت ادا کر دی اور امت کی خیر خواہی کی اور (دین حق کی) دلیل روشن کر دی اور اللہ کی راہ میں خوب جہاد کیا اور دین کو مضبوط کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ کو موت آ گئی۔ اللہ آپ پر صلوٰۃ اور سلام بھیجے جو آپ کے جسم کریم کے حلول سے مشرف ہے۔ ایسے صلوٰۃ وسلام جو رب العالمین کی طرف سے ہمیشہ رہیں۔ ان چیزوں کی تعداد کے موافق جو ہو چکیں اور جو خدا کے علم میں ہونے والی ہیں۔ ایسی صلوٰۃ کہ جس کی انتہا نہ ہو۔ یارسول اللہ! ہم آپ کے مہمان اور آپ کے حرم کے زائر ہیں۔ آپ کے سامنے حاضری سے مشرف ہوئے ہیں اور بے شک ہم دور دراز شہروں اور بعید مقامات سے نرم اور سخت زمین کو قطع کر کے آپ کے پاس آپ کی زیارت کے ارادہ سے آئے ہیں۔ تاکہ ہم آپ کی شفاعت سے اور آپ کی بخششوں سے اور آپ کے وعدوں سے اور کسی قدر آپ کے حق ادا کرنے سے اور آپ کی شفاعت سے اپنے پروردگار کے سامنے کامیاب ہوں۔ کیونکہ خطاؤں نے ہماری پیٹھ کو توڑ ڈالا ہے اور گناہوں نے ہمارے شانوں کو بوجھل کر دیا ہے اور آپ شافع مقبول الشفاعۃ ہیں۔ جن سے بڑی شفاعت اور مقام محمود کا وعدہ کیا گیا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر چکے تھے آپ کے پاس آتے۔ پھر وہ اللہ سے استغفار کرتے اور رسول بھی ان کے لئے استغفار کرتے تو بے شک وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پاتے اور ہم آپ کے پاس اپنی جانوں پر ظلم کر کے اپنے گناہوں سے استغفار کرنے آئے ہیں۔ پس آپ اپنے پروردگار سے ہماری شفاعت کیجئے اور اس سے دعا کیجئے۔ ہم کو آپ کے طریقہ پر موت دے اور ہمارا آپ کے گروہ میں حشر کرے اور ہمیں آپ کے حوض پر پہنچائے اور آپ کے جام سے ہمیں سیراب کرے اور ہم نہ رسوا ہوں نہ شرمندہ۔ شفاعت فرمائیے۔ شفاعت فرمائیے۔ شفاعت فرمائیے یارسول اللہ! اے پروردگار! بخش دے ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے اور ہمارے دلوں میں مسلمانوں کا کینہ نہ رکھ۔ اے پروردگار ہمارے! بے شک تو شفقت کرنے والا مہربان ہے۔‘‘

زیارت کرنے والے کو چاہیے کہ جو دعا وہاں پڑھے اس کے معنی ضرور معلوم کر لے۔ معلمین زیارت جو دعائیں اس وقت پڑھاتے ہیں اگر ان کے معنی معلوم ہو سکیں تو پھر اپنی زبان میں بھی جس قدر جی چاہے عرض معروض

کرے اور اپنے ذوق وشوق کو نہ روکے۔ مگر ادب کا خیال بیش از بیش رکھے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ اس مقام مقدس میں زیادہ گوئی بھی خلاف ادب ہے۔ لہٰذا صرف صلوٰۃ وسلام پر اکتفا کرنا اولیٰ ہے۔ مگر یہ بات ٹھیک نہیں۔ کیونکہ جو مشتاق دردمند ہزار تمناؤں کے بعد اس قدر مصائب سفر برداشت کرکے اپنے حبیب ﷺ کی خدمت میں پہنچا ہو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنے دل کی کیفیت بھی اچھی طرح عرض نہ کرے۔ یہ بڑا ظلم ہے کہ اس وقت اس سے کہا جائے کہ تو اپنے سوز وشکایت کو دل کے دل ہی میں رکھ۔ جب اپنے عرض نیاز سے فارغ ہو تو اپنے دوستوں سے جس شخص نے عرض وصیت کی ہو اس کا سلام حضرت سید المرسلین ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کردے کہ یا رسول اللہ ﷺ فلاں ابن فلاں نے حضور کو سلام عرض کیا ہے۔ حضور اس کے لئے پروردگار بزرگ سے شفاعت کریں۔

ناظرین! جو اقبال مند خوش نصیب ہو اور اس کو یہ دولت نصیب ہو اور حضرت رحمۃ للعالمین ﷺ کی زیارت سے وہ مشرف ہو اس سے نہایت التجا کے ساتھ میری وصیت ہے کہ اس ذرۂ بے مقدار کا سلام بھی اس کے آقائے نامدار کو پہنچادے کہ یا رسول اللہ! آپ کے ادنیٰ غلام عبدالشکور بن ناظر علی نے حضور کی جناب میں سلام عرض کیا ہے اور آپ کے لطف وکرم اور رحمت وشفاعت کا امیدوار ہے۔ یا رسول اللہ! حق تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین اور رؤف ورحیم فرمایا ہے۔ یا رسول اللہ! آپ کی رحمت ورافت تو خدا کی تمام مخلوق پر محیط ہے۔ یا رسول اللہ! خدا کی مخلوق میں میں بھی ہوں۔ بلکہ میں آپ پر ایمان لایا ہوں۔ اگرچہ نیک بندوں میں نہیں۔ لیکن آپ کی امت کے گنہگاروں میں تو ہوں:

ترجمہ شعر:...... اے نسیم صبح! میرا سلام اس جناب کو پہنچادے جن کی محبت میرے سینے میں جم گئی ہے۔ پس میرا بدن بظاہر ان سے دور ہے مگر میرا دل باطن کی آنکھ سے انہیں دیکھ رہا ہے۔

اللہم صلی علیٰ سیدنا محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم! جو شخص میری اس وصیت کو پورا کرے حق جل شانہ اس کو بطفیل حضرت حبیب خدا ﷺ کے جزائے خیر دے اور صلاح دنیا وآخرت اس کو نصیب کرے اور ایمان پر اس کی زندگی پوری کرے۔ آمین!

جب حضرت سید المرسلین ﷺ کی جناب میں اس طریقہ سے سلام نیاز اپنا اور اپنے احباب کا عرض کرچکے تو حضرت امیرالمومنین امام المتقین سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے سرمبارک کے سامنے نہایت ادب سے کھڑے ہو کر اس عبارت میں سلام عرض کرے:

ترجمہ:...... ''آپ پر سلام ہو اے رسول خدا ﷺ کے خلیفہ۔ آپ پر سلام ہو اے رسول خدا کے ہم نشین اور غار میں ان کے انیس اور سفروں میں ان کے رفیق اور ان کے رازوں میں امین۔ اللہ آپ کو ہماری طرف سے جزا دے تمام جزاؤں سے بڑھ کر جو اس نے کسی امام کو اس کے نبی کی امت کی طرف سے دی ہو۔ بے شک آپ نے

نبی کی خلافت بہت اچھی کی اور ان کے طریقہ اور روش پر چلے اور آپ نے مرتدوں اور بدعتیوں سے جنگ کی اور آپ نے اسلام کی بنیاد ڈالی اور اس کے ارکان بلند کر دیئے۔ پس آپ بہت اچھے امام تھے اور آپ نے رسول خدا کی قرابت والوں کے ساتھ نیک سلوک کیا اور ہمیشہ حق پر اور دین اہل دین کے مددگار رہے۔ یہاں تک کہ آپ کو موت آ گئی۔ آپ اللہ سبحانہ سے ہمارے لئے اپنی محبت کے دوام اور اپنی جماعت میں محشور ہونے اور ہماری زیارت کے مقبول ہونے کی دعا کیجئے۔ آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔''

پھر حضرت امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ کے سر مبارک کی محاذات میں اسی ادب کے ساتھ کھڑا ہو اور ان کو سلام کرے۔ اس عبارت سے:

ترجمہ:...... ''آپ پر سلام ہو اے امیر المومنین۔ آپ پر سلام ہو اے اسلام کے غالب کرنے والے۔ آپ پر سلام ہو اے بتوں کے توڑنے والے۔ اللہ آپ کو ہماری طرف سے بڑی عمدہ جزا دے۔ بے شک آپ نے اسلام کی اور مسلمانوں کی مدد کی اور بعد سید المرسلین کے اکثر شہر آپ نے فتح کئے اور آپ نے یتیموں کی کفالت کی اور رسول خدا کی قرابت والوں کے ساتھ نیک سلوک کیا اور اسلام آپ سے قوی ہو گیا اور آپ مسلمانوں کے لئے ایک پسندیدہ پیشوا اور ہدایت یافتہ رہنما تھے۔ آپ نے مسلمانوں کی تفریق کو جمع کیا اور ان کے فقیر کی مدد کی اور ان کے شکستگی کا اندمال کیا۔

پھر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما دونوں سے مخاطب ہو کر عرض کرے کہ:

ترجمہ:...... ''آپ دونوں پر سلام ہو اے رسول خدا ﷺ کے پاس لیٹنے والو اور آپ کے رفیق اور آپ کے وزیر اور آپ کے مشیر اور دین پر قائم رہنے میں آپ کی مدد کرنے والو اور آپ کے بعد مسلمانوں کی مصلحت کو قائم رکھنے والو۔ اللہ آپ دونوں کو عمدہ جزا دے۔ ہم آپ کے پاس آئے ہیں۔ تاکہ آپ کو رسول خدا ﷺ سے تقرب کا ذریعہ بنائیں جس میں آپ ہماری شفاعت کریں اور ہمارے پروردگار سے دعا کریں کہ وہ ہماری کوشش کو قبول کرلے اور ہمیں آپ کے مذہب پر زندہ رکھے اور آپ کے گروہ میں ہمارا حشر کرے۔''

پھر جس طرح پہلی بار حضرت سید المرسلین ﷺ کے سر مبارک کے سامنے دست بستہ کھڑا ہوا تھا اسی طرح کھڑا ہو اور پھر تضرع وزاری شروع کرے اور جو جو خواہش رکھتا ہو حضرت محمد ﷺ کے طفیل میں حق تعالیٰ سے مانگے اور بہت ذوق وشوق کے ساتھ حضرت حبیب خدا ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کر کے وہاں سے ہٹے اور حضرت ابولبابہؓ کے ستون کے پاس آ کر توبہ کرے اور جس قدر ممکن ہو نوافل پڑھے۔ پھر بعد اس کے اور آثار نبویہ کی زیارت کرے جو معلمین زیارت بنا دیتے ہیں۔ پھر بعد اس کے جنت البقیع میں جائے اور وہاں کے مزارات مقدسہ کی زیارت کرے۔ خصوصاً حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب اور حضرت امام حسنؓ اور بقیہ آئمہ اہل بیتؓ اور حضرت

امیر المومنین امام المتقین عثمان بن عفانؓ اور حضرت ابراہیم فرزند رسول خداﷺ اور ازواج مطہرات اور حضرت صفیہؓ اور باقی صحابہ کرامؓ کی۔ پھر شہدائے احد کی زیارت کرے۔ خصوصاً حضرت سید الشہداء حمزہؓ بن عبدالمطلب عم نبیﷺ اور جب وہاں پہنچے تو یہ کہے: سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار ......! اور ان تمام مشاہد ومزارات پر جا کر فاتحہ پڑھے۔ یعنی قرآن مجید کی سورتیں پڑھ کر ان کا ثواب ان حضرات کی ارواح مقدسہ کو پہنچا دے۔ پھر ہفتہ کے دن یا جس دن ممکن ہو مسجد قباء کی زیارت کے لئے بھی جائے اور وہاں پہنچ کر کم از کم دو رکعت نماز بہ نیت تحیۃ المسجد پڑھے۔

1 ...... جتنے دنوں مدینہ منورہ میں قیام ہو سکے اس کو غنیمت سمجھے اور وہ زمانہ غفلت میں نہ کاٹے اور جس قدر ہو سکے عبادت اور طاعت حق تعالیٰ کی کرے اور ہر روز اکثر حصہ اپنے وقت کا حضرت رحمتہ للعالمینﷺ کی زیارت میں صرف کیا کرے۔ پھر یہ دولت کہاں نصیب ہوگی۔ یہ روضۂ اقدس کہاں ملے گا جو وقت ہے غنیمت ہے۔

2 ...... اپنا اکثر وقت مسجد شریف نبوی کی ملازمت میں صرف کرے۔ وہاں اعتکاف کرے اور ہر قسم کی عبادت سے اپنے وقت کو آباد رکھے۔ نماز' روزہ' صدقہ۔ غرض جس قدر عبادتیں ممکن ہوں اس مسجد مقدس میں کرے اور جس قدر حصہ مسجد کا حضرت سید الرسلﷺ کے زمانہ میں تھا بے شک وہ حصہ اس سے افضل ہے جو آپ کے بعد میں اضافہ کیا گیا۔ پس اگر اس حصہ میں بیٹھنا ممکن ہو تو بہت بہتر ہے اور کم سے کم ایک شب اس مسجد مقدس میں شب بیداری کرے اور اس رات کو اپنی تمام عمر کا خلاصہ اور ماحصل سمجھے اور تمام رات عبادت میں کاٹ دے۔ بہتر ہے کہ اس رات میں اور کوئی عبادت نہ کرے۔ بلکہ صرف درود شریف کا ورد کرے: اللھم صلی علی محمد وعلیٰ آل محمد کماصلیت علیٰ ابرھیم وعلیٰ آل ابراھیم ۰ اللھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید! اگر اس شب میں نیند کا غلبہ ہو تو اس کو دفع کرے۔ انشاء اللہ جس وقت اس امر کا خیال کرے گا کہ میں کس مسجد مقدس میں بیٹھا ہوں اور حضرت سرور انبیاءﷺ کی حضوری مجھے حاصل ہے۔ اس وقت نیند وغفلت کا اثر بالکل جاتا رہے گا۔

مسجد اقدس میں رات بھر رہنے کے لئے اگر کچھ حکام وخدام کی خوشامد کرنا پڑے۔ بے تامل خوشامد بھی کرے اور جو جو باتیں کرنا پڑیں سب کرے اور اس دولت کو اپنے ہاتھ سے نہ جانے دے۔ مسجد شریف میں جب تک رہے اپنے دل اور زبان اور تمام اعضاء کو لغو کلمات اور حرکات سے محفوظ رکھے اور سوا حضور اقدس نبویﷺ کے کسی طرف متوجہ نہ ہو۔ اگر نہایت ضرورت کسی سے کلام کی ہو تو مختصر کلام کر کے پھر اسی جناب مقدس کی طرف متوجہ ہو جائے۔ مسجد شریف کے ادب کا خیال خوب رکھے۔ تھوک وغیرہ وہاں نہ گرنے پائے۔ کوئی بال سر یا داڑھی کا وہاں نہ ڈالے اور اگر گرا پڑا ہوا دیکھے تو فوراً اٹھالے۔ بعض لوگ چھوہارے کھا کر مسجد شریف میں اس کی گٹھلی ڈال دیتے

تھے۔ یہ بھی خلاف ادب ہے۔ جب تک مسجد اقدس میں رہے حجرہ شریفہ کی طرف نہایت شوق کی نگاہوں سے نظر کرتا رہے۔ کم از کم ایک قرآن مجید کا ختم اس مسجد عالی میں کرے اگر ممکن ہو تو کوئی کتاب جو آنحضرت ﷺ کے حالات وفضائل میں ہو اس کو پڑھے یا کوئی شخص پڑھتا ہو تو اس سے سنے۔

3...... مدینہ منورہ کے رہنے والوں سے نہایت محبت اور ادب کے ساتھ پیش آئے اور اگر چہ ان میں کوئی بات خلاف شریعت دیکھے پھر بھی ان کی برائی نہ کرے اور ان سے بہ خشونت نہ پیش آئے۔ ہاں بخیال امر بالمعروف نہایت ادب کے ساتھ نرم وشیریں الفاظ میں ان کو اس فعل کی خرابی سے مطلع کردے۔

4...... جب مدینہ منورہ میں قیام کی مدت ختم ہو جائے اور اس مقام مقدس سے چلنے لگے تو مسجد شریف کو رخصت کرے۔ یعنی وہاں نماز پڑھ کے دعا مانگے اور حسرت کے ساتھ وہاں سے جدا ہو۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ اور شیخین ؓ کی زیارت حسب معمول کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے کہ پھر اس درگاہ اقدس کی زیارت سے اسے مشرف فرمائے۔ علامت مقبولیت دعا اور زیارت کی یہ ہے کہ اس وقت بے اختیار آنکھوں سے آنسو بہ رہے ہوں اور دل میں یاس وحسرت بھری ہو اور اگر خدانخواستہ کسی شخص پر یہ حالت نہ پیدا ہو تو وہ بتکلف اپنے اوپر اس حالت کو طاری کرے۔

5...... پھر جب اپنے وطن کی طرف چلے تو وہاں سے کچھ تحائف اپنے احباب واعزہ کے لئے ہمراہ لائے۔ مکہ معظمہ سے آب زمزم اور مدینہ منورہ سے کھجوریں۔ پھر جب اپنے شہر میں پہنچ جائے تو چاہئے کہ گھر جانے سے پہلے جو مسجد گھر کے قریب ہو اس میں جائے۔ دو رکعت نماز پڑھے اور خدائے تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اس نعمت عظمیٰ پر حق تعالیٰ نے اسے فائز کیا۔ بعد اس کے اپنے گھر جائے۔ پھر جب گھر میں پہنچ جائے تو دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم کا دل سے شکریہ ادا کرے۔ اس مبارک سفر سے لوٹنے کے بعد یہ سمجھے کہ میں تجدید توبہ کر چکا ہوں اور توبہ بھی کسی اور کے سامنے نہیں۔ بلکہ وہ توبہ جو حضرت سرور انبیاء ﷺ کے حضور میں ہوئی۔ لہٰذا اس امر کا عزم قوی رکھے کہ میں اب کبھی اس توبہ کو نہ توڑوں گا اور حق تعالیٰ جل شانہ سے ہر نماز کے بعد خصوصاً بعد نماز صبح کے دعا مانگا کرے کہ الٰہی مجھے اس توبہ پر قائم رکھ اور اپنی نافرمانیوں سے بچا اور اپنی فرماں برداری کی توفیق دے اور ایمان پر میرا خاتمہ فرما۔

علمائے کرام نے لکھا ہے کہ حج مبرور کی علامت یہ ہے کہ جس حالت میں گیا تھا اس سے بہتر حالت میں لوٹے اور دل میں حضرت سید الرسل ﷺ کے اتباع سنت کا شوق پیدا ہو جائے اور دنیا واہل دنیا کی محبت سے دل سرد ہو جائے اور آخرت اور اہل دین کی محبت دل میں غالب ہو جائے۔

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ملک بھر میں مجلس کے تمام دفاتر ملتان' لاہور' اسلام آباد' راولپنڈی پشاور' ایبٹ آباد' مانسہرہ' آزاد کشمیر' جہلم' حافظ آباد' کراچی' سکھر' حیدرآباد' گمبٹ' پنوعاقل' خیرپور میرس' ٹنڈوآدم' چیچہ وطنی' ساہیوال' اوکاڑہ' شیخوپورہ' گوجرانوالہ' سیالکوٹ' کوئٹہ' ڈیرہ غازی خان' ڈی آئی خان' راجن پور' لیہ' بھکر' بہاول پور' حاصل پور' بہاول نگر' پاکپتن' رحیم یار خان' صادق آباد' مظفر گڑھ' جھنگ سمیت دیگر علاقوں میں ہنگامی طور پر اجلاس طلب کئے گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین' مقامی رہنما اور مرکزی قائدین نے عوام الناس کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا خاتمہ کر کے قادیانیوں کو خوش کرنے کی کوشش کی ہے جس کو ختم نبوت کے شیدائی کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کریں گے اور انہوں نے کہا کہ 1974ء کی آئینی ترمیم جس میں پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا گیا تھا۔ مگر حکومت نے سازش کے تحت پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کر کے امت مسلمہ کے دلوں کو مجروح کرنے کی کوشش کی ہے۔ قادیانیوں نے ابھی تک آئین پاکستان کو تسلیم ہی نہیں کیا۔ قادیانیوں کو آئین کا مکمل پابند بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت اسلام کی بنیاد اور ایمان کی روح ہے۔ اجلاس کے آخر میں صدر پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ ورنہ تمام ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

بھکر میں قادیانی کی نمبرداری سے برخواستگی

قادیانی نمبردار شیخ زبیر احمد گوہر کو چک نمبر 62 ایم ایل کی نمبرداری سے امجد حسین بخاری ڈی او آر کی عدالت سے برخواست کر دیا گیا اور اس کے بھائی انیس احمد گوہر کو بھی سربراہ نمبردار کی حیثیت سے برخواست کر دیا گیا۔ واقعات کے مطابق زبیر احمد ایک شاطر قسم کا قادیانی تھا۔ کچھ عرصہ قبل چک نمبر 62 کے ایک رہائشی احمد نواز نے نمبرداری چیلنج کر دی جو کہ مختلف مراحل سے گزر کر سید احمد حسین بخاری ای ڈی او آر ضلع بھکر نے مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ انہوں نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ شیخ زبیر احمد قادیانی ہے جس کے خلاف 298C کا تھانہ بھکر میں شدید نوعیت کا مقدمہ درج ہے اور یہ حکومت کا نادہندہ ہے۔ چک کی آبادی مسلمان ہے۔ جنہیں مدعا علیہ

کے رویہ پر سخت اعتراض ہے۔ مدعا علیہ اپنی ذمہ داری صحیح طریقہ پر ادا نہیں کر سکتا۔ لہذا تیخ زبیر احمد کو ہر کو نمبرداری سے برخواست کر کے ڈی او آر بھکر کو ہدایت کی جاتی ہے کہ قانون کے مطابق نئے نمبردار کی تقرری کریں۔ اس کی پیروی مسلمانوں کی جانب سے وکیل ختم نبوت راؤ محمد اسلم ایڈووکیٹ اور قادیانیوں کی جانب سے رانا عبدالستار ایڈووکیٹ نے کی۔ اس فیصلہ سے ضلع بھکر کے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور ختم نبوت کے رہنما کو مبارک باد دینے والوں میں حضرت مولانا محمد عبداللہ‘ سید وزارت حسین نقوی‘ رانا آفتاب احمد‘ رفیق خان نیازی ایڈووکیٹ‘ رانا جمشید‘ تاجر برادری‘ غلہ منڈی کے تاجران‘ صحافی برادری نے جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی کو مبارک باد دی ہے۔

17 سو قادیانیوں کو حجاج کے روپ میں مکہ بھیجنے کا منصوبہ

قادیانی قیادت نے حج کے اجتماع میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے 1700 رکنی ٹیم بھیجنے کی منصوبہ بندی کی ہے۔ قادیانی قیادت کے 14 اہم مرکزی افراد اس ٹیم کی سربراہی کریں گے۔ یورپ سے 400 جبکہ بنگلہ دیش‘ بھارت‘ مصر اور شام سے 600 سے زائد قادیانی حجاز مقدس روانہ ہوں گے۔ پاکستان سے 150 سے 200 قادیانیوں کو حجاز مقدس بھیجے جانے کی اطلاعات ہیں۔ قادیانیوں کے انتہائی باخبر ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ قادیانی سربراہ مرزا مسرور نے اس سال حج کے موقع پر دنیا بھر سے حجاز مقدس پہنچنے والے مسلمانوں میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے 1700 سے زائد قادیانیوں پر مشتمل ایک ٹیم روانہ کرنے کی منظوری دی ہے۔ ذرائع کے مطابق پاکستان سمیت دنیا بھر کے قادیانی حج کے موقع پر قادیانی عقائد ونظریات کی تبلیغ کا کام انجام دیں گے۔ ذرائع کے مطابق قادیانی مرکز نے اس سلسلے میں ایک 14 رکنی اعلیٰ سطحی کمیٹی بھی قائم کی ہے جو ان 1700 قادیانیوں کی حجاز مقدس میں معاونت کرے گی اور انہیں ضروری ہدایات اور لٹریچر فراہم کرے گی۔

ذرائع کے مطابق ان مرکزی افراد میں سابق سیکرٹری مال محمد گزدری‘ سابق ریجنل امیر جرمنی چوہدری سعیدالدین گجر‘ ریجنل امیر یورپ ڈاکٹر سید بشارت احمد‘ میجر رانا وحید ظفر‘ منیر احمد غیب‘ طارق وڑائچ کولن‘ ڈاکٹر نصیر احمد‘ راجہ مسعود احمد‘ نیشنل سیکرٹری امور عامہ ڈاکٹر محمد طاہر‘ حسن کابلی قریشی‘ مسعود قریشی‘ نصیر اور سید جاوید شامل ہیں۔ جبکہ پاکستانی وفد کی قیادت ڈاکٹر شریف کرے گا جو ان دنوں چناب نگر میں ذمہ داریاں انجام دے رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق اس سال تقریباً 1700 سے زائد قادیانیوں کو یہ ذمہ داری دی گئی۔ جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد 1200 کے قریب تھی۔ ذرائع کے مطابق لندن سمیت دیگر یورپی ممالک سے اس سال 400 قادیانی مربی تبلیغ قادیانیت کے لئے حجاز مقدس جانے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ جبکہ بھارت اور بنگلہ دیش سے 350 کے قریب قادیانیوں کو حجاز مقدس بھیجنے کی منظوری دی گئی ہے۔ مصر اور شام سمیت دیگر ممالک بشمول امریکا سے بھی قادیانی قیادت کی جانب سے قادیانیوں کو کہا گیا ہے کہ وہ بھی حجاز مقدس کا سفر کریں۔ یہ وہ افراد ہیں جنہوں نے تاحال خود کو قادیانی ڈکلیئر نہیں کیا

اور وہ مسلمانوں کے درمیان اپنی تبلیغی سرگرمیاں غیر اعلانیہ طور پر جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ذرائع کے مطابق مذکورہ مرکزی قیادت حجاز مقدس میں ان افراد کو حسب ضرورت قادیانی لٹریچر، تبلیغی مواد اور آڈیو وڈیو کیسٹیں اور دیگر امور فراہم کرنے کے انتظامات کرے گی۔ جبکہ حج کے موقع پر لاکھوں مسلمانوں کے درمیان بڑی تعداد میں قادیانی موجود ہوں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کو حجاز مقدس جانے سے روکے۔ ان مرکزی رہنماؤں نے سعودی حکومت سے بھی درخواست کی کہ وہ (ان ناپاک جسموں) قادیانیوں کو حجاز مقدس میں داخل نہ ہونے دے۔

عزم باغی

غرق ہونے کے لئے موجوں سے ٹکراتا ہوں میں
کھیلتا ہوں موت سے اور زندگی پاتا ہوں میں

رات کی تاریکیاں منزل پہ چھاسکتی نہیں
نور برساتے ہیں تارے جس طرف جاتا ہوں میں

میں غلاموں کو دیا کرتا ہوں درس حریت
میرا پیشہ ہے بغاوت باغی کہلاتا ہوں میں

مجھ پہ ہوتا ہے عیاں اس وقت راز زندگی
جب نظام سلطنت کا حکم ٹھکراتا ہوں میں

نغمہ توحید گاتا ہوں کچھ اس انداز سے
خرمن باطل پہ گویا آگ برساتا ہوں میں

لرزہ براندام ہوتا ہے نظام کائنات
بزم کو جب اپنے سوز دل سے گرماتا ہوں میں

درد دل کی مختصر سی داستان سن لیجئے
خود تڑپتا ہوں زمانے بھر کو تڑپاتا ہوں میں

وقت کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے
سنت یوسف کو زندانوں میں دہراتا ہوں میں

اپنی غربت پر مجھے جانباز کتنا ناز ہے
بادشاہوں کو بھی خاطر میں نہیں لاتا ہوں میں

تبصرہ وتذکرہ!

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔ادارہ!

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سوانح وافکار: ترتیب: حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع

بادی: صفحات 592: قیمت: 220روپے: ناشر: مکتبہ ختم نبوت لاہور۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی وامیر اول‘ تحریک آزادی کے نامور قائد‘ تحریک ختم نبوت کے حدی خواں‘ مجلس احرار اسلام کے پہلے امیر‘ بے بدل خطیب امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے سوانح خطبات کا مجموعہ پہلی مرتبہ منظر عام پر آرہے ہیں۔ حضرت شاہ جیؒ وہ خطیب اعظم جس نے اپنی بے مثال خطابت سے قادیانیت کے پرخچے اڑادیئے۔ وہ قائد تحریک آزادی جس نے حکومت کے عبرتناک مظالم کے باوجود آزادی کا علم تھامے رکھا وہ عاشق رسول جو عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے اپنی جان ہتھیلیوں پر لئے پھرتے۔ وہ عظیم محب رسول جس کی تقریر سن کر غازی علم الدین شہید نے راجپال کو جہنم رسید کیا۔ وہ محبوب العلماوالصلحاء جسے امام العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ نے امیر شریعت قرار دیا۔ وہ عظیم شاعر جس نے اپنی شاعری سے جھوٹی نبوت کی درگت بنائی۔ یوں حضرت شاہ جیؒ کی سیرت وسوانح پر کئی ایک کتابیں شائع ہوئیں اور کئی ایک دینی وسیاسی رسائل نے خاص نمبر شائع کئے۔ لیکن ڈھیر سارے موضوعات پہلی مرتبہ یکجا منظر عام پر۔ کتاب کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ باب اول سوانح‘ باب دوم خراج تحسین‘ باب سوم خطبات‘ اس باب میں حضرت شاہ جیؒ کی تمام تقاریر کو جمع کردیا گیا ہے۔ باب چہارم مکتوبات‘ باب پنجم‘ حضرت شاہ جیؒ کی شاعری۔ قائد تحریک ختم نبوت شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم‘ شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مدظلہ رفیق وخادم امیر شریعت حضرت مولانا محمد شریف احرار کی تقاریظ نے کتاب کی عظمت کو چار چاند لگادیئے ہیں۔

آسان نماز حنفی مدلل مع مجموعہ وظائف: مرتبہ: جناب ابومعاویہ حافظ نذیر احمد ثاقب:

صفحات: 160: چھوٹا سائز قیمت: 96: ملنے کا پتہ: مدرسہ عربیہ امیر معاویہؓ بلال جامع مسجد مغربی بازار جلالپور پیروالا۔

زیرنظر آسان نماز حنفی مترجم مع مجموعہ وظائف جناب قاری حافظ نذیر احمد ثاقب صاحب نے مرتب کی ہے۔ جس میں چھ کلمے‘ آخری دس سورتیں‘ نماز جنازہ‘ مسنون دعائیں‘ نفل نمازیں‘ جماعت کی نمازوں میں ملنے کا

طریقہ، تیمم، وضو، غسل، نماز کے فرائض، واجبات، سنن وغیرہ، دعائے استخارہ، خطبات جمعہ، عیدین، سورۃ الم سجدہ، سورۃ یاسین، سورۃ رحمٰن، سورۃ واقعہ، سورۃ الملک، سورۃ المزمل، منزل، چہل ربنا، چہل درود شریف، تبلیغی چھ باتیں شامل ہیں جو علماء، طلباء اور عوام کے لئے یکساں مفید ہیں۔ فقہ حنفی کے مطابق پڑھی جانے والی نماز کو احادیث مبارکہ سے بحوالہ درج کیا گیا ہے۔

خطبات حقانی (حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ): ضبط ترتیب: حضرت مولانا قاری محمد رمضان صاحب: صفحات 333: قیمت: درج نہیں: ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہؓ خالق آباد نوشہرہ سرحد۔

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی کے نام پر خطبات حقانی اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ جیسے ان کے قلم کے اندر تلوار کی کاٹ، سمندر کی لہروں کا بہتا ہوا تسلسل پر سکون اور لازوال موجوں کا سامان نظر آتا ہے اسی طریقہ سے زبان کے اندر لحن داؤدی، الفاظ کی نغمہ سرائی، دل سوزی، خشیت الٰہی سے بھری امنگیں، یاد اکابر کی داستانیں ان کے بیان کا طرہ امتیاز ہیں۔ کہنے میں بات ایسی ہو جو دوسرے کے دل میں جم جائے۔ واقعی حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی کی تحریر ایسی کہ پڑھنے کو دل کرے۔ چھوڑنے سے جی کترائے۔ یقیناً یہ کتاب بھی انہی خوبیوں کا مرقعہ ہے۔ رب کریم تشنگان علم کے لئے اس کو ذریعہ بنائے۔ خطباء اور مقررین اس سے فائدہ حاصل کریں اور عوام الناس کو علمی اور اصلاحی بیانات کے ذریعہ دین حنیف کی حقانیت اور سربلندی سمجھانے میں مددگار شامل ہوگی۔

میرے حضرت میرے شیخ: مصنف: حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب: صفحات 260: قیمت: 90: ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہؓ خالق آباد نوشہرہ سرحد۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب ان علمی اور عملی شخصیات میں سے ہیں جن کو ایک زمانہ بہت اچھے الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ اس کتاب کے اندر حضرت شیخ صاحبؒ کے حالات زندگی، سوانح، علمی اور عملی کارنامے، جہاد فی سبیل اللہ کی طرف میلان اور ان تمام فوائد اور کمالات کا ذکر ہے جو حضرت کی زندگی میں رچے بسے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ اہم چیز حضرت شیخ عبدالحق صاحبؒ کے ان اساتذہ کرام کا تذکرہ بھی ہے جو اپنے زمانہ کے جبال علم، مجاہد فی سبیل اللہ، اعلائے کلمتہ اللہ کے حدی خواں انگریز کے باغی، امت مسلمہ کے محسن و محافظ تھے۔ جن میں حضرت شیخ الہندؒ حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ، قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ، شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ ایسے نابغہ روزگار ہستیاں جنہیں آج آنکھیں دیکھنے کو ترستی ہیں کان سننے کو سسکتے ہیں۔ رب کریم رحمت کریں ان تمام اکابر علمائے کرام و مشائخ عظام کے مزارات مبارکہ پر۔ ان اکابر کا تذکرہ زیادتی ایمان اور شوق جنت کا باعث بنتا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کی سر بلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی جماعت ہے۔ یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے ☆ مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام تبلیغی، اصلاحی پروگرام اور سرگرمیاں ☆ تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے ☆ اندرون و بیرون ملک ۵۰ دفاتر و مراکز ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں ☆ لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیے جاتے ہیں ☆ مجلس کے زیر اہتمام ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کراچی اور ماہنامہ ”لولاک“ ملتان سے شائع ہو رہے ہیں ☆ چناب نگر میں مجلس کے زیر اہتمام دو عظیم الشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں ☆ ختم نبوت خط و کتابت کورس کے ذریعے امت مسلمہ کو فتنہ قادیانیت سے آگاہی ☆ مجلس کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروف عمل ہیں ☆ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں جن کی پیروی کر رہی ہے ☆ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں ☆ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ لوگوں کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں ☆ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ اسے شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے۔

تمام پروگرام حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ صاحب دامت برکاتہم کی ہدایت اور رہنمائی میں ترتیب دیے جاتے ہیں۔

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

اسلام آباد G-6-1-3 2829186	گوجرانولہ سیالکوٹی گیٹ 215663	لاہور عائشہ مسجد 5862404	ملتان حضوری باغ روڈ 514122	سرگودھا لکڑ منڈی 710474	چناب نگر مسلم کالونی 212611	جھنگ 613295	ٹوبہ ٹیک سنگھ اقبال نگر 541711	چیچہ وطنی 611618	خانیوال بستی سراجیہ 51786	منڈی بہاؤالدین محلہ صوفی پورہ 503042
عارف والہ 32765	بہاولپور 876105 0300-6851586	بہاولنگر 74682	رحیم یار خان 70418	کراچی 7780337	حیدرآباد 869948	سکھر منارہ معصوم شاہ 25758	ٹنڈو آدم جامع مسجد ختم نبوت 71613	گولارچی 5305	کوئٹہ 841995	ژوب 412730

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

مسلمان بچوں کیلئے...... جسے بڑی عمر کے مرزائی شوق سے پڑھ سکتے ہیں

بازی گر

اشتیاق احمد

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کچھ کتابوں میں یہ دعوے کئے ہیں:

1- مجھ پر بارش کی طرح وحی نازل ہوئی (حقیقۃ الوحی :150)

2- میں خداتعالیٰ کی 23 برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کرسکتا ہوں۔ (حقیقۃ الوحی :150)

3- میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے جو مجھ پر نازل ہوا۔ (حقیقۃ الوحی :357)

4- آنحضرتؐ کے بعد وحی کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ (ضمیمہ براہین پنجم :184)

5- خداتعالیٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوتی ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ :3)

6- نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ (حقیقۃ النبوت :228)

آپ ذرا ان دعوؤں کو غور سے پڑھ لیں۔ اس کے بعد مرزا کے یہ بیانات پڑھیں۔

1- قرآن کریم خاتم النبیین کے بعد کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا، خواہ نیا ہو یا پرانا، کیونکہ رسول کو علم دین جبرائیل کے ذریعے ملتا ہے اور جبرائیل کے آنے کا سلسلہ وحی بند ہونے کی وجہ سے ختم ہو چکا ہے۔ (ازالہ اوہام :411)

2- یہ بات قطعاً ناممکن ہے کہ خاتم النبیین کے بعد جبرائیل علیہ السلام کی وحی کے ساتھ زمین پر آمد شروع ہو جائے۔ (یعنی نہ وحی کا سلسلہ پھر شروع ہوسکتا ہے، نہ جبرائیل آسکتے ہیں)

3- بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔ (ازالہ اوہام :371)

4- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے، لہٰذا وحی کا سلسلہ بھی بند ہے اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ آپ کی وفات کے بعد وحی کا سلسلہ بند ہوگیا اور اللہ نے آپ کے ذریعے نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا۔ (حمامۃ البشریٰ :81)

5- وحی حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ (مجموعہ اشتہارات 230, 231/1)

آپ نے ملاحظہ فرمایا، مرزا کی باتوں میں کس قدر تضاد ہے۔ ایسے شخص کو نبی ماننے والوں کو غور و فکر کی دعوت ہے۔

صدر مملکت..... وزیر اعظم پاکستان اور وفاقی وزیر داخلہ سے مطالبہ

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے

- .... قادیانیوں کو ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئین پاکستان میں دوسری متفقہ ترمیم کے ذریعہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔
- .... ووٹر لسٹوں، پاسپورٹ و شناختی کارڈ کے فارموں میں ختم نبوت کا حلف نامہ رکھا گیا۔
- .... پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا گیا۔
- .... ربع صدی سے پاکستان کے تمام حکومتی ادوار میں اس پر عملدرآمد ہوتا رہا۔
- .... موجودہ دور حکومت میں قادیانیوں کی سازش سے ووٹر لسٹوں سے حلف نامہ حذف کیا گیا اور پھر اسلامیان پاکستان کے اضطراب و احتجاج کے باعث اسے وفاقی حکومت نے واپس لیا۔
- .... اب پھر حکومتی دوائر میں قادیانی لابی نے شب خون مار کر پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کرا دیا ہے۔
- .... حالانکہ یہ آئینی طور پر طے شدہ مذہبی و قومی مسئلہ تھا۔ جسے اب متنازعہ بنا کر اسلامیان عالم کو اضطراب اور اسلامیان پاکستان کو امتحان میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔
- .... پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ جہاں آئینی تقاضہ تھا وہاں اس لئے بھی ضروری تھا کہ قادیانی بوجہ غیر مسلم ہونے کے حدود حرمین شریفین میں داخل نہیں ہوسکتے۔ سعودی عرب حرمین شریفین میں قانونی طور پر شاہ فیصل مرحوم کے دور سے ان کا داخلہ بند ہے۔ پاکستان میں دیگر ممالک کی نسبت قادیانی تعداد زیادہ ہے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کے باعث دھوکہ دہی سے وہ مسلمان بن کر حرمین شریفین چلے جاتے تھے اب مذہب کے خانہ کو پاسپورٹ سے حذف کر کے قادیانیوں کی چال اور دھوکہ دہی کو کامیاب بنانیکی حکومتی سطح پر نامناسب کوشش کی گئی ہے۔
- .... صدر مملکت، وزیر اعظم، وفاقی وزیر داخلہ، قادیانی لابی کی ناز برداری اور پرورش کی روش ترک کر کے پاسپورٹ کے فارم میں حلف نامہ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو حسب سابق فوری بحال کرنے کا آرڈر جاری کریں۔

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان! فون: 514122